WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

پیمانِ محبت

عروہ عاقل

Chapter # 1

پیمانِ محبت کی کہانی مکمل فکشن اور فرضی کرداروں پر مبنی ہے۔۔۔۔۔ لیکن جن جگہوں کا زکر اس میں کیا گیا ہے وہ حقیقی ہیں۔۔۔۔۔

در حقیقت میری یہ تحریر ایسے کرداروں کے گرد گھومتی ہے جس میں سے ایک حقیقت کی دنیا میں جینے والی جو خود کو خودی مشکلات میں گیھر کے ان کا مقصد تلاش کرتے چہروں کے پیچھے چھپے رازوں کو پہچانتی ہے۔۔۔۔۔

دوسری طرف شہزادیوں کی دنیا میں جینے والی جو اپنے باپ کی وجہ سے اپنے خواب پورے نہیں کرپاتی۔

اور دو آیسے کردار بھی شامل ہیں جس میں سے ایک وہ جو غلط راستوں کا سفر اختیار کر چکا ہوتا ہے جیسے واپس پلٹنا بھول گیا ہو۔وہ پہلے ویسا نہیں ہوتا جیسا اسے بنادیا گیا ہے۔اور دوسرا جو ماضی میں ہوئے حادثے کا زمیدار خود کو ٹھہراتا ہے۔۔۔

یہ کہانی کئی زندگیوں پر منحصر ایک خوف سے شروع ہوتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میری مدد کرو۔۔۔۔۔پلیز کوئی میری مدد کرو۔۔۔۔۔"

اِدھر اُدھر بھاگتے لوگوں کو روکتے وہ روتے ہوئے مدد مانگ رہا تھا۔

"پلیز میری مدد کرو۔۔۔۔۔میں مر جاؤں گا۔۔۔۔۔۔"

ہجوم میں وہ مدد مانگتا اکیلا کھڑا اب کہ رونے لگا تھا۔

اس نے آنکھیں رگڑ کے نگاہ اپنے ارد گرد ڈالی جہاں ہر کسی کو صرف اپنی فکر تھی۔

پلٹ کے پیچھے دیکھا تو نظر دور سے اپنی طرف آتے آیک شخص پر پڑی۔وہ خوف سے ان لوگوں میں شامل ہوتا ایک بار پھر سے بھاگنے لگا۔

بھاگتے ہوئے اس کا سانس پھولنے لگا تھا۔نیلی جینز اور شرٹ میں ملبوس خوبرو نوجوان پوری رفتار سے بھاگ رہا تھا یوں حواس باختہ بھاگنے کے سبب منہ آدھے سے زیادہ کھلا ہوا تھا۔

پیروں میں جوتے نا ہونے کی وجہ سے پاؤں زخمی ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھاگتے بھاگتے وہ کسی سے ٹکراتا نیچے گر گیا۔

دونوں ہاتھوں پر رگڑ کے نشان پڑے۔وہ کراہ کر رہ گیا۔

وہ فوراً کھڑا ہوا اور پھر سے دوڑنے لگا تھا جب سامنے سے اسی شخص کو آتا دیکھ یک دم رک گیا۔

خوف سے اس کا پورا جسم لرزنے لگا۔

"پلیز کوئی میری مدد کرو۔۔۔۔۔۔۔وہ مجھے مار دے گا۔"

اِدھر اُدھر سے گزرتے لوگوں سے مدد طلب کرتا دو قدم پیچھے ہوا تھا۔بھری دنیا میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں تھا جو اس کی مدد کرتا۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی وہ بھاگنے کے لیے پیچھے پلٹا تو اسے اپنی کمر میں کسی نوکیلی چیز کے دھنسنے کا احساس ہوا۔اور اچانک اس کی آنکھ کھل گئی۔

وہ اٹھ کے بیٹھا۔ کمرے میں لیمپ کی زرد روشنی پھیلی ہوئی تھی۔اس کی پیشانی پسینے سے شرابور تھی۔ پیشانی صاف کرتے کچھ پل اس خواب کے حوالے سے بیٹھا سوچتا رہا۔

دو سال سے وہ اس خواب کے زیر اثر رہا تھا۔

سکون کا سانس لیتا اٹھا اور واشروم چلا گیا۔

شاور لینے کے بعد وہ یونیورسٹی کے لیے تیار ہوتا شیشے کے سامنے بلیک پینٹ شرٹ پہنے کھڑا تھا۔

بھوری آنکھیں شیشے میں اپنا عکس دیکھ رہی تھیں۔

اس کے کچھ بال پیشانی پر جھکے ہوئے تھے۔ ہاتھ میں برینڈڈ گھڑی تھی۔ پاؤں میں بلیک بوٹ پہنے بالکل تیار تھا۔

www.novelsclubb.com

عائش نے فل وال ونڈو کے سامنے سے پردے ہٹائے جو گھر کے پیچھے کی جانب کھلتی تھی۔سامنے آسٹریلیا کے سمندر کا خوبصورت منظر نظر آتا تھا۔

Melbourne کی سڑکیں بھیگی ہوئی اور بادل آسمان پر ہی منڈلا رہے تھے۔

میلبورن آسٹریلیا میں ایک شہر کے نام سے آباد تھا۔

میلبورن، شہر، وکٹوریہ، آسٹریلیا کا دارالحکومت جنوب مشرقی ساحل پر پورٹ فلپ بے کے سر پر واقع تھا۔دریائے یارا شاندار میلبورن کا غیر متنازعہ سماجی دل تھا۔

آسٹریلیا زیادہ تر بالوں سے ہی گھیرا ہوا رہتا یہی وجہ تھی کہ آج کا موسم بھی خاصا ٹھنڈا معلوم ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اکتوبر عام طور پر سب سے زیادہ ٹھنڈا اور جنوری سب سے خشک مہینہ ہوتا۔

آسٹریلیا میں میلبرن آبادی میں Sydney کے بعد دوسرے نمبر پر تھا۔اور دونوں شہروں کے درمیان ایک اچھی نوعیت کی دشمنی تھی جس میں جغرافیہ اور تاریخ نے متنوع خصوصیات کو وصیت کیا۔ مگر یہ کہ میلبورن وکٹوریہ کی معاشی زندگی پر حاوی تھا۔

یہ شہر ریاست کی زیادہ تر آبادی پر مشتمل یہ وکٹوریہ کا مالیاتی مرکز اور حکومت کی نشست تھا اور ریاست کو باقی آسٹریلیا اور دنیا سے جوڑنے والے مواصلاتی نیٹ ورک کا مرکز تھا

بلیک گھٹنوں تک آتا کوٹ پہن کے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔۔سیڑھیوں سے اتر کے نیچے آیا تو لاؤنج میں جہاں زیب صاحب کو بیٹھے پایا۔۔لکڑی کی بنی L سائز کی سیڑھیاں سیدھا لاؤنج میں ختم ہوتی تھیں۔لاؤنج میں قدرتی رنگ کی لکڑی کے ٹائل لگے تھے۔luxurious interior کا بنا بے حد خوبصورت گھر تھا۔

"اسلام علیکم عائش صاحب۔"

بدر (ملازم) نے جہاں زیب صاحب کے سامنے ٹیبل پر چائے کا کپ رکھا اور اسے دیکھ کے سلام کرتا کچن میں چلا گیا۔

میلبورن دنیا کے سب سے زیادہ قابل رہائش شہروں میں سے ایک تھا۔ میلبورن کو آسٹریلیا اور دنیا بھر میں سب سے زیادہ کثیر ثقافتی شہروں میں سے ایک کے طور پر بیان کیا جاتا تھا۔

"تمہاری یونیورسٹی کب ختم ہو رہی ہے؟"

جہاں زیب صاحب نے یونیورسٹی کے لیے تیار کھڑے عائش کو دیکھتے پوچھا۔

"ایک دو مہینے رہ گئے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

اس کا لہجہ بالکل سپاٹ تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب ان کا اگلا سوال کیا ہو گا۔ بھوری آنکھوں کی چمک مدھم ہوئی تھی۔

"اس کے بعد پھر کیا سوچا ہے؟؟"

وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ اسے اس بارے میں بات کرنا بالکل بھی پسند نہیں تھا ۔اس کے باوجود وہ روز کسی نا کسی طرح اس بات کو چھیڑ لیا کرتے تھے۔

"میں ڈاکٹر نہیں بنو گا۔۔۔"

ہر بار کی طرح آج بھی وہی جواب دیا تھا۔اس سے آگے کچھ بھی کہے اور سنے بغیر وہ باہر نکل گیا۔

وہ بہت کم گو اور زدی ہو گیا تھا۔وہ ان لوگوں میں سے ہوا کرتا تھا جسے دوسروں میں بہت جلدی گُھل مل جانا آتا تھا.

اسے ڈاکٹر بننے کا بہت شوق تھا۔جب اس نے میڈیکل کالج میں جانے کا کہا تو اس پے کسی نے اعتراض نہیں کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اتنا ذہین تھا کہ پورا خاندان اس کی ذہانت کی مثال دیا کرتا تھا۔ہمیشہ سے ہی آپنے ماں باپ کے لاڈکا اکلوتا وارث رہا تھا۔

جہاں زیب صاحب ایک انجینئر تھے اور فاطمہ بیگم ہاؤس وائف تھیں۔

آسٹریلیا آئے دس سال ہو گئے تھے۔یونیورسٹی میں داخلے کے دو سال بعد فاطمہ بیگم انتقال کر گئیں۔اکلوتا ہونے کی وجہ سے وہ سب سے زیادہ اپنی ماں کے نزدیک تھا۔

ان کی وفات نے اس کی زندگی پر بہت برا اثر ڈالا تھا۔اس کے بعد سے ہی اس نے لوگوں سے ملنا جُلنا چھوڑ دیا۔

اس کی زندگی یونیورسٹی اور گھر تک محدود ہو کے رہ گئی تھی۔دل میں کہیں نا کہیں وہ اپنی ماں کی موت کا ذمے دار خود کو ٹھہراتا تھا۔

شوقیہ میڈیکل رکھ تو لی تھی لیکن اسی وجہ سے ڈاکٹر بننے میں بھی اس کی دلچسپی ختم ہو چکی تھی۔تب سے اسے کوئی بھی جتنا مرضی سمجھا لے مگر اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ ڈاکٹر نہیں بنے گا۔

بلکہ اسے ڈاکٹروں سے نفرت ہو گئی تھی۔اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ نفرت اور بڑھتی گئی تھی۔

البتہ جہاں زیب صاحب ابھی بھی یہی چاہتے تھے کہ وہ ڈاکٹر بنے۔

اور اسی بات کو لے کے وہ روزا سے سمجھانے بیٹھتے تھے کیونکہ دنیا کا کوئی بھی باپ ایسا نہیں چاہے گا کہ اس کا بیٹا اپنے ہاتھوں سے خود کو تباہ کر لے۔

لیکن وہ اپنی ز دپر ہی بات ختم کر دیتا تھا۔اور ہر دن کی طرح آج بھی یہی ہوا تھا۔

میلبورن ایک ایسا شہر تھا جو زندگی گزارنا جانتا تھا۔اعلی درجے کے کھانوں سے لے کر تہہ خانے کے راک گیگس،ڈراموں، تہواروں اور بلاک بسٹر کھیلوں کے ایونٹس تک کا انتخاب کیا جاتا تھا۔یہ سب پارکوں،باغات اور تاریخی فن تعمیر سے بھرا شہر تھا۔

آسٹریلیا میں دسمبر کی سرد ہوائیں la trobe university کی شام کا فسوں خیز نقشہ بیان کر رہی تھیں۔ پوری یونیورسٹی دھندھ کی وادیوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔

"عمل۔۔۔۔۔ عمل روکو۔۔۔۔۔۔"

بلیک کمر تک آتے لوز ڈیپ ویو بالوں کو پونی میں قید کیئے دوپٹے کو مفرل کی مانند لپیٹا تھا۔ بلیک پاؤں تک آتا کوٹ اور پاؤں میں بند ہیلز والے سینڈل پہنے کندھے پر بیگ لٹکائے وہ دھیمی چال چلتی la trobe یونیورسٹی کے مین گیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی جب پیچھے سے اتی آواز پر پلٹی۔

"ہاں ایمیلیا کیا ہوا۔۔۔"

دور کھڑی ایمیلیا کو دیکھتے بولی تھی۔ایمیلیا ایک آسٹریلین لڑکی تھی جس کے گولڈن بال کندھوں تک آتے تھے۔

میلبورن یونیورسٹیLA TROBآسٹریلیا کی ریاست میں تیسری قدیم ترین یونیورسٹی اور دنیا بھر میں 50سے زائد یونیورسٹیوں میں سے ایک تھی۔

"تم گھر جا رہی ہو؟؟؟؟"

ایمیلیا نے عمل کے قریب آتے پوچھا.

موناش اور لاٹروب یونیورسٹیاں 1960کی دہائی میں قائم کی گئیں،اور ڈیکن یونیورسٹی،جو1974میں قائم ہوئی، تین کیمپسز کو برقرار رکھتی تھی۔

میلبورن میں اعلیٰ تعلیم کے کالج بھی تھے جو مختلف تکنیکی اور تعلیمی مضامین میں ڈگریاں یا ڈپلومہ پیش کرتے تھے۔

"ہاں۔۔۔ویسے بھی کوئی کلاس نہیں ہے تو رُک کے کیا کرنا ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آسٹریلیا کی la trobe یونیورسٹی کے 7 کیمپسز میں سے ایک ملبورن کیمپس اصل اور پرنسپل کیمپس ہے جو metropolitan علاقے میں واقع ہے۔

"اچھا تو کیسے جاؤ گی۔۔۔؟؟"

وہ عمل کے ساتھ قدم ملائے چلنے لگی...

یونیورسٹی کے میلبورن کیمپس اس کے آسٹریلوی یونیورسٹی کا سب سے بڑا کیمپس ہے۔

"پاپا لینے آرہے ہیں۔۔۔۔۔۔"

وراثت میں ملی خوبصورتی اپنے عروج پر تھی۔ گرین gemstone آنکھیں، شفاف چہرا عمل خود میں ہی ایک مثال تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے بابا کی طبیعت کیسی ہے؟"

ایک اور سوال۔۔۔۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہیں اب۔۔۔۔۔۔"

بنا اسے دیکھے مختصر سا جواب دیتی چلتی رہی۔

وہ دونوں چلتیں مین گیٹ تک پہنچی تو سامنے ہی لوگوں کا ہجوم لگا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے وہاں ؟۔۔۔۔"

ایمیلیا نے سامنے دیکھتے عمل سے پوچھا.

عمل بغیر کسی تاثر کے کھڑی دیکھتی رہی۔

عائش اپنے دوست عفان کے ساتھ گھر جانے کے لیے نکلا تھا۔ مین گیٹ پر پہنچا تو وہاں کافی لوگ جمع تھے۔ عائش نے عفان کو بھیجا کہ دیکھ کے آ کیا ہوا ہے۔ عفان گاڑی سے نکل کے ہجوم کی طرف گیا۔ وہ خود بھی گاڑی سے نکل کے کھڑا ہو کر دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"عائش وہاں پر ایک آدمی کو ہارٹ اٹیک آیا ہے۔"

عائش کی طرف اتے اونچی آواز میں بتایا۔

عمل نے رخ موڑ کے عائش کو دیکھا۔

"پتا نہیں کون ہو گا بے چارا۔۔۔۔۔۔"

ایمیلیا نے افسوس سے سر ہلایا.

عمل بے حس و حرکت اس ہجوم پر نظریں جمائے کھڑی تھی۔اسے ایک لمحہ لگا تھا سمجھنے میں۔

"بابا۔۔۔۔۔۔"

زور سے چلاتی وہ ہجوم کی طرف دوڑی۔اس کی آواز پر عائش کی نظر ہجوم کی طرف دوڑتی عمل پر پڑی تو کچھ سوچتے وہ بھی دوڑتا ہوا اس کے پیچھے گیا۔

"ہٹو پیچھے۔۔۔۔۔۔بابا۔۔۔۔۔۔بابا۔۔۔۔۔۔"

لوگوں کو پیچھے دھکیلتی آگے آئی تو اس کی نظر زمین پر گرے باپ پر پڑی۔وہ فوراً تیمور صاحب کی طرف لپکی تھی۔

"پلیز میری مدد کریں۔۔۔ایمبولینس کو فون کیوں نہیں کرتا کوئی۔۔۔۔"

تماشائی بنے کھڑے لوگوں کو دیکھتے چیخی۔

عائش دوڑتا ہوا آیا اور اپنی انگلیوں کی پوروں کو گردن پر رکھ کے تیمور صاحب کی نبض کی رفتار چیک کرنے لگا۔

ان کا دل بند ہو چکا تھا۔اس نے حیرانگی سے عمل کو دیکھا جو گرین gemstone آنکھوں میں نمی لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔۔۔۔۔ایمبولینس کو فون کیوں نہیں کرتے۔۔۔۔۔"

عمل کو اس کی نظروں سے خوف آیا تھا۔

"بابا۔۔۔۔۔بابا۔۔۔۔۔۔"

ان کے چہرے کو ہاتھوں میں لیے پکارا۔

"ہاتھ ہٹاؤ انہیں CPR دینا ہوگا۔"

عمل کو پیچھے کرتا ان کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے دباؤ دینے لگا۔دو بار دباؤ ڈالنے کے بعد اس نے چیک کیا لیکن دل ابھی بھی بند تھا۔وہ پھر سے CPR دینے لگا۔

عمل بے یقینی سے بیٹھی اسے کوشش کرتا دیکھتی رہی۔

چوتھے دباؤ پر ان کا دل پھر سے دھڑکنے لگا تھا۔

عائش سکون کا سانس لیتا ہاتھ ہٹا گیا۔

"فکر مت کرو۔۔۔۔۔تمہارے بابا سانس لے رہے ہیں۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

عمل سے کہتا کھڑا ہو گیا۔

"بابا۔۔۔۔۔۔"

وہ ایک بار پھر آہستگی سے باپ کو پکارنے لگی۔

تبھی ایمبولینس پہنچی۔ تیمور صاحب کو سٹریچر پر لٹا کے ایمبولینس میں ڈالا گیا۔

وہ عائش کو دیکھتی ایمبولینس کی طرف گئی۔

وہ اپنی ہی حرکت پر حیران ہوتا بہت غور سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔ آج اس نے خود کو اس جگہ پر پایا تھا جس جگہ سے وہ پچھلے دو سال سے نفرت کرتا آ رہا تھا۔

وہ گھر میں داخل ہوا تو خالی اندھیرے نے اس کا استقبال کیا۔ وہ گھر جو کبھی محبتوں سے چہکتا تھا آج ایک ویران عمارت سے زیادہ کچھ نہیں رہا تھا۔

اس کی چمک دمک اور خوبصورتی بہت تھی لیکن اسے گھر بنانے والا کوئی نہیں تھا۔

ہاتھ میں بلیک کوٹ پکڑے نم آنکھوں سے اندھیرے میں ڈوبے لاؤنج کا دھندلا سا منظر دیکھتا سٹڈی روم کی طرف بڑھا۔

سٹڈی روم سے روشنی باہر جھانکتی دکھائی دے رہی تھی۔

جہاں زیب صاحب کرسی پر بیٹھے کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھے۔وہ آہستہ سے دروازا کھول کے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

کمرے کے دونوں طرف پوری دیواروں پر شلف سے کتابیں بھری ہوئی تھیں۔ سامنے ٹیبل اور اس کے آگے دو سنگل صوفے پڑے تھے۔جہاں زیب صاحب کی کرسی کے پیچھے کھڑکی تھی جو ملبورن کی چمکتی سڑکیں دکھاتی تھی۔

جہاں زیب صاحب نے کتاب بند کی اور عینک اتار کے سامنے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے اسے دیکھا۔

"عفان نے بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔کہ کیسے تم نے اس آدمی کی جان بچائی۔۔۔۔۔۔۔

"وہ عینک سامنے ٹیبل پر رکھتے بولے

"اس نے آپ کو بتا بھی دیا؟"دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے جھکا ہوا سر اٹھا کے ان کی جانب دیکھا۔

"ہاں۔۔۔۔۔"جہاں زیب صاحب نے مسکراتے سر ہلایا۔

"عفان کے بچے تجھے میں نہیں چھوڑوں گا۔"

تصور میں عفان کو مخاطب کرتے منہ میں بڑبڑایا تھا۔

"تم جو مجھے کچھ نہیں بتاتے تو اُسی سے پوچھ لیتا ہوں۔"

انہوں نے اپنی کتاب بند کر دی۔اور مکمل اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

"بتانے والا کچھ ہوتا ہی نہیں ہے تو کیا بتاؤں۔"

www.novelsclubb.com

وہ جہاں زیب صاحب کی عینک پر نظریں جمائے کھڑا تھا۔

"دو سال پہلے جو ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔تم اسے بھول کیوں نہیں جاتے۔۔۔۔۔۔"

بہت پیار سے ایک بار پھر سمجھانا چاہا تھا۔وہ جوابًا خاموش ہی رہا۔

"تم ایک بہترین ڈاکٹر بن سکتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔بس۔۔۔۔۔۔ تمہیں خود کو تَسلیم کرنے کی ضرورت ہے۔"

اس کی آنکھوں میں دیکھتے بہت کچھ باور کرواگئے تھے۔

"میں۔۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر نہیں بن سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کیوں چاہتے ہیں کہ میں ڈاکٹر بنو۔؟"

ان کی جانب نم آنکھوں سے دیکھنے لگا۔

"اس لیے کیونکہ اللہ کو وہ لوگ بہت پسند ہیں۔۔۔۔۔جو اس کے بندوں کی مدد کرتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"اسی وجہ سے تو ڈاکٹر نہیں بنو گا۔۔۔۔۔۔۔۔میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ کی رضا کے لیے لوگوں کی مدد کروں نا کہ انہیں مرتا ہوا چھوڑ دوں۔۔۔۔۔۔۔۔"

آخری جملے پر اس کی آواز اونچی اور لہجہ سخت ہوا تھا۔

"لیکن عائش۔۔۔۔۔۔"ایک بار پھر جہاں زیب صاحب نے عائش کو سمجھانے کی ناکام کوشش کرنی چاہی تھی۔

عائش بے زاری سے جہاں زیب صاحب کی بات کاٹتا اگے ہو کے غصے میں بولا۔

"بابا۔۔۔۔۔ضروری نہیں ہے کہ ڈاکٹر کی ڈگری ملنے کے بعد میں ڈاکٹر ہی بنو۔۔۔۔۔میں کوئی اور جاب کرلوں گا کچھ اور کرلوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔اتنی بڑی دنیا ہے۔۔۔۔آخر آپ کو کس چیز کی فکر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کھانے کی۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے چونک کے دروازے کی طرف دیکھا۔عفان شرارتی مسکراہٹ لیے دروازے پر کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"انکل آپ کو تنگ کرنے کے لیے میں معافی چاہوں گا۔"

عائش کھڑا اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"ارے نہیں بیٹا کوئی بات نہیں آؤ بیٹھو۔"

جہاں زیب صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے سامنے صوفے پر بیٹھنے کا کہا۔

"ابا کا رپورٹر۔۔۔۔۔۔تو اس وقت یہاں کیا کر رہا ہے؟۔"

وہ عائش کے شدید تپش والے تاثرات کو خاطر میں لائے بغیر جا کے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"وہ اصل میں۔۔۔۔۔۔میں گھر پر کافی بور ہو رہا تھا تو۔۔۔۔۔۔سوچا آپ کا حال چال پوچھ لوں، تھوڑی باتیں بھی ہو جائیں گی اور آپ کے ساتھ کھانا کھانے کا موقع بھی مل جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

جہاں زیب صاحب اس کے مسکوں پر ہنستے ہوئے بولے۔۔

"اچھا کیا تم آ گئے۔"

عائش کی موجودگی مکمل فراموش کی جا رہی تھی۔

"اس وقت مجھے آپ کا یہ ریپوٹر سخت زہر لگ رہا ہے۔یہ جو سنانے آیا ہے جلدی سن کے باہر نکالیں اس وائرس کو۔۔۔۔۔۔"

گہرا سانس لے کے پہلے تھوڑا غصّہ ٹھنڈا کیا پھر جہاں زیب صاحب سے مخاطب ہوا

۔

کیونکہ جو بھی ہو۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنے باپ پر چلا نہیں سکتا تھا۔

"کیا کہا۔۔۔"

عفان صدمے سے بولا۔وہ خود کے لیے ریپوٹر سننا برداشت کر سکتا تھا لیکن وائرس۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"وہی جو تونے سنا۔۔۔"

عائش جانتا تھا کہ اسے اس لفظ سے کتنی چڑھ ہے۔اسی لیے جان بوجھ کے ڈھٹائی سے بولا۔

"یادرکھنا مشکل وقت میں یہی وائرس کام آئے گا"

اپنی طرف اشارہ کرتے بولا۔

"ہاں۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔۔۔یادرکھوں گا۔"

ہاتھ ہلا کے اسے ٹالتا باہر چلا گیا۔

جہاں زیب صاحب نے گہرا سانس لے کے نظریں جھکا لیں۔

یہ دونوں یونیورسٹی میں دوست بنے تھے۔ تین سالوں میں ان کے درمیان کسی قسم کا کوئی تکلف نہیں رہا تھا۔

"انکل اب آپ اسے سمجھانا چھوڑ دیں۔۔۔۔آپ دیکھیے گا وہ دن دور نہیں جب وہ خود اپنی مرضی سے ڈاکٹر بنے گا۔اور پاکستان کے بہترین ڈاکٹرز میں سے ایک کہلائے گا۔"

وہ جہاں زیب صاحب کے چہرے کی افسردگی بھانپتے انہیں ایک بار پھر امید دے گیا تھا۔

"انشاللہ میرے بیٹے انشاللہ۔۔۔۔۔۔"

وہ عفان کی صاف گو پر خوشی سے مسکرائے تھے۔

وہ ادھر ادھر نظر دوڑاتی کسی کو تلاش کرتے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی جب سامنے اسے سیڑھیاں اترتے دیکھ اس کے قدم وہیں روک گئے۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے بابا کیسے ہیں اب؟"

عائش ڈیپارٹمنٹ سے کچھ فاصلے پر موجود لائبریری جانے لگا تھا جب سیڑھیاں اترتے اس کی نظر عمل پر پڑی تو روک کے اس کے بابا کا حال پوچھ لیا۔

اچانک اسے اپنے سامنے دیکھتے عمل کو چپ لگ گئی تھی۔

بغیر کسی تاثر کے کھڑی عمل کو دیکھتے مسکرایا۔

بلیک پینٹ اور شرٹ کے اوپر ہلکے سکن رنگ کا گھٹنوں تک آتا کوٹ پہنے وہ اتنا پرکشش لگ رہا تھا کہ ڈیپارٹمنٹ کی لڑکیاں پاس سے گزرتے اس پر رشک کر رہی تھیں۔

"پہلے سے بہتر ہیں ابھی تو لیکن ڈاکٹر نے کہا ہے کہ سرجری ہوگی پھر وہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔"

آدھی بات چھپا کر اسے تصلی بخش جواب دیتی ہلکا سا مسکرائی۔

"یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کے لیے دل سے خوش ہوا تھا۔

"تم نے مجھ پر جو احسان کیا ہے اسے میں شائد کبھی چکا ہی نہیں سکتی۔"

گرین جیم سٹون آنکھوں میں نمی بھر آئی۔کسی اور کے لیے یہ ضروری ہو نا ہو لیکن اس کے لیے یہ بہت بڑی بات تھی۔بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو پھر سے جوڑنے کا اسے ایک اور موقع دیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"میں نے کوئی احسان نہیں کیا۔بس یوں سمجھ لو کہ کسی کا قرض تھا مجھ پر۔۔۔۔

جس کا ابھی تک میں نے صرف۔۔۔۔ایک حصہ ادا کیا ہے۔۔۔۔۔"

اس کا انداز کھویا سا تھا گویا تصور میں کسی کا چہرا ابھرا ہو۔۔۔۔۔۔

"کیسا قرض؟؟؟"

عمل نے بڑے تجسّس سے پوچھا۔

"اپنے بابا کا اچھے سے خیال رکھنا۔ٹھیک ہے؟؟"

خوبصورت مسکراہٹ لبوں پر سجائے عمل کا سوال نظر انداز کیا۔

"لیکن۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ کچھ کہنے لگی تھی جب وہ عمل کی بات کاٹتے بولا۔۔۔۔۔۔

"یوں سمجھ لو کہ مجھے لوگوں کی مدد کرنا اچھا لگتا ہے۔"

عمل کے چہرے کے زاویے ہی بتا رہے تھے کہ وہ ابھی وہیں قرض والی بات پر ہی اٹکی ہوئی تھی۔

اپنی طرف سے اس نے بہت آسان انداز میں سمجھایا تھا۔

"اب میری کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔میں چلتا ہوں۔"

کلاس سے پہلے عائش کو لائبریری جانا تھا لیکن اب ٹائم نہیں تھا۔اسے کہہ کے پلٹا اور سیڑھیاں اترنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"سنو ڈاکٹر۔۔۔۔"

وہ اسے روکنے کے لیے پلٹی تو سیڑھیوں پر اپنا توازن کھوتی گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گئی۔

عائش یک دم واپس مڑا۔وہ سیڑھی پر پاؤ پکڑے بیٹھی تھی۔

جینزاور گھٹنوں تک آتی فراک پہنے دوپٹہ گردن کے گرد لپیٹا ہوا تھا۔پاؤ میں بلیک رنگ کے ہیلز والے شوز پہنے تھے۔اوراوپر کے ادھے لوز ویو بالوں کو پونی میں قید کیے نیچے والے بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا۔کلائی میں پہنا بریسلیٹ اس کی خوبصورتی میں مزید اضافا کر رہا تھا۔

"کیا ہوا؟"

اس تک کے فاصلے کو طے کرتے آیا۔

"کچھ نہیں بس ہلکی سی چوٹ لگی ہے پاؤ میں۔"

www.novelsclubb.com

پاؤ پہ لگی رگڑ کو دیکھتے بولی۔

"دھیان کہاں تھا تمہارا؟؟"

اس سے نچلی سیڑھی پر بیٹھتے بیک وقت پریشانی اور غصے کے ملے جلے تاثرات لیے بولا۔

"چھوٹی سی رگڑ ہی ہے ٹھیک ہو جائے گی۔"

اس کا دل ناجانے کیوں عائش کے قریب بیٹھنے پر تیزی سے دھڑکا تھا۔ عائش نے ایک نظر اس کے پاؤں پر ڈالی پھر سر اٹھا کے عمل کو دیکھا۔ گرین جیم سٹون آنکھیں بھوری آنکھوں سے ٹکرائی۔۔۔اپنی بے چینی پر قابو پاتے نظریں جھکا گئی۔

پاس سے ایک دو سٹوڈنٹس گزرتے انہیں دیکھ رہے تھے۔

"خیال کیا کرو اور کوشش کیا کرو کہ اس طرح لمبی ہیلز والے شوز مت پہنا کرو ۔۔۔۔۔۔موچ بھی آسکتی تھی۔"

www.novelsclubb.com

اس کے ہیل والے سینڈل کی طرف اشارہ کیا۔

"جی ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔آگے سے خیال کیا کروں گی۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں دیکھتے مسکرائی تھی۔

"میں ڈاکٹر نہیں ہوں۔"

وہ سنجیدگی سے کہتا کھڑا ہو گیا۔

اس کی یک دم سنجیدگی پر وہ حیران ہوئی۔

"خیال رکھنا اپنا۔۔۔اوکے ؟؟"

اس کے جواب کا انتظار کیے بغیر ہی پلٹا اور سیڑھیاں اترتے وہاں سے چلا گیا۔

وہ وہیں بیٹھی اسے دور جاتا دیکھتی رہی۔

----

www.novelsclubb.com

طلوع سورج گہری وادیوں میں سوئے گریس پر صبح کا علان کرتا اپنی روشنی سینٹورینی پر ڈال رہا تھا جو گریس میں ایک جزیرے کے نام پے آباد تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سینٹورینی ہمیشہ سفید اور نیلے رنگ کے خوبصورت رنگوں میں گھیرا رہتا جہاں جادوئی دنیا کا گمان ہوتا تھا۔

ایجین سمندر سے باہر نکلنے، سنو کروں کے گھروں(whitewashed houses)اور سینٹورینی کے نیلے رنگ کے گرجاگھر (چرچ) گریس کے سب سے زیادہ تشویش تصاویر میں سے ایک تھے۔اس کینڈی پر چار جزیرے سائکلس میں ایک آتش فشاں کے ٹوٹے ہوئے کیلڈرا میں تعمیر کیے گئے تھے۔جو خوبصورت ترین مقامات کی فہرست میں سر فہرست تھے

اب ہم چلتے ہیںoia کی طرف جو سینٹورینی پر ایک گاؤں کے نام پر دنیا بھر میں جانا جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

جو یقینی طور پر سینٹورینی کا سب سے مشہور گاؤں تھا۔سینٹورینی میں اویا واحد جگہ نہیں تھی یہ سب سے زیادہ ہجوم اور سیاحتی گاؤں تھا۔

اویا سمندر سے 600 میٹر بلندی پر جزیرے کے سب سے اونچے مقام پر واقع تمام سمتوں کے شاندار نظاروں سے لطف اندوز ہونے کا موقع دیتا تھا.

اویا کا شمالی گاؤں (جس کا تلفظ "ee-a" ہے) بلاشبہ سینٹورینی میں غروب آفتاب دیکھنے کے لیے سب سے مشہور جگہ تھی۔

شہر کے وسط میں واقع Agios Spyridonas اور Anastaseos گرجا گھروں کے مشہور نیلے گنبد کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔

زمین پر سب سے زیادہ فوٹوجینک مقامات میں سے ایک سمجھا جاتا، اویا گاؤں اپنے منفرد فن تعمیر، کپتانوں کے گھروں، نیلے گنبد، غار کے گھروں اور دنیا کے بہترین غروب آفتاب کے لیے مشہور تھا۔

اور وہیں اویا کی گلی کے آخر پے ملے گئیں ہماری ہیلن۔۔۔۔

"چاچا آپ کو پتا ہے آپ کے ہاتھ کی بنی برڈ لا جواب ہوتی ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

گلی میں کھڑی بڑے مزے سے آنکھیں بند کر کے ہاتھ کے اشارے سے کچھ محسوس کرتی دوکاندار کو اپنی بات کا یقین دلا رہی تھی۔

"ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔بیٹھا یہ تو تم روز ہی کھتی ہو۔"

اس کی شرارت پر ہنستے ہوئے اسے برڈ پکڑائی۔

"ہاں تو روز ہی مزے کی لگتی ہے نا۔میں چلتی ہوں بابا انتظار کر رہے ہوں گے ۔۔۔۔۔۔"

بڑے لاڈ سے اپنی شرارت کو چھپاتے خوشی سے ہاتھ ہلا کے آگے گلی میں چل دی۔

لمبی مگر پتلی گلیاں دلفریب نظارہ پیش کرتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

دیہات اپنے شو گر کیوب گھروں، پکی گلیوں، شاندار گرجا گھروں،اور سب سے بڑھ کر سمندر کے دلکش نظارے کے لیے ممتاز تھا۔

شولڈر کٹ گھٹنوں تک آتی بلو فروک پہنے لمبے بال کمر پہ لہرائے مزے سے گلی میں چلتے چہرے پر مسکراہٹ نمایاں ہو رہی تھی۔

سمینہ بیگم کے گھر کے پاس پہنچی جب وہ دوسری منزل پر کھڑی ہیلن کو گزرتے دیکھ اسے مخاطب کرتے کہنے لگی

"ہیلن کافی دن ہو گئے تم آئی نہیں شام میں چکر لگا جانا الینا بھی یاد کر رہی تھی۔"

اس نے سر اٹھا کے دیکھا وہ چائے کا کپ لیے بالکنی میں کھڑی تھیں۔

گھٹنوں تک آتی فروک پہنے بالوں کو پونی میں قید کیئے، ہاتھوں میں نیل پالش لگائے ہونٹوں پر لپسٹک جبکہ جھریوں سے پاک چہرا لیے بالکل جوان معلوم ہوتی تھیں

www.novelsclubb.com

سینٹورینی کے بلند مقام سے نیچے دور تک چینی کے سفید گھر پھیلے ہوئے اور دور سے نیلے رنگ کے گنبد نظر آتے تھے۔

چھوٹی چھوٹی گلیاں بھول بھلیوں کی مانند بنی ہوئی تھیں جنہیں پھولوں کی بیلیں اور زیادہ خوبصورت بناتی تھیں۔

"ہاں کیوں نہیں سمینہ خالا۔"

ہنستے ہوئے اونچی آواز میں انہیں جواب دیتی چلتی رہی۔

ہیلن گریک نام جس کا مطلب چمکتی ہوئی روشنی۔۔۔۔۔۔روشنی۔۔۔۔۔۔۔

ہاں وہ روشنی کی طرح ہی تو چمک رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تھوڑا سا آگے چلی جب گلی کے بچوں نے اسے گھیر لیا۔

"باجی۔۔۔۔باجی۔۔۔۔۔مجھے بچائیں۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اپنی برڈ کو بچاتی بچوں کے حصار سے نکلی۔

"بچوں۔ں۔ں۔۔ں۔۔ں۔۔۔۔آرام سے کھیلو لڑنا مت ٹھیک ہےےےےےے۔۔۔۔۔۔۔"چھوٹے بچوں کی طرف ان کے بال بگاڑ کر آگے چل دی۔

وہاں کے لوگوں کو سینٹورینی کی تنگ گلیوں میں گھومنے، مقامی بوتیک کو براؤز کرنے اور ناقابل فراموش شاندار غروب آفتاب کو پکڑنے کا موقع ملتا تھا۔

"نانو آپ کی طبیعت ٹھیک ہے نا؟"

سامنے ہی بائیں جانب گھر کے باہر ایک خاتون کو بیٹھے پایا۔

"میں ٹھیک ہوں کچھ اپنا بھی خیال رکھ لیا کرو"

"ہاں ٹھیک ہے خیال رکھیے گا۔۔۔۔۔۔"

بنا رو کے مسکراتے گھر کی طرف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

اس گلی سے گزرتے ایک پل کو بھی اس کے لبوں سے مسکراہٹ نا گئی۔ ہیلن اپنے بابا کے ساتھ وہاں بچپن سے ان ہی گلی والوں کے ہاتوں میں پلی بڑھی تھی۔اس کی ہر خوشی ان ہی سے جڑی تھی۔اس کے خواب شہزادیوں والے تھے۔وہ ایک خوش مزاج لڑکی تھی۔ ہیلن کی پیدائش پر ہی اس کی ماں کا انتقال ہو گیا۔

وہ عام سی لڑکی نہیں تھی اپنے خیالوں میں شہزادیوں کی زندگی جینے والی ایک بے حد خوبصورت شہزادی تھی۔

ملبورن کی flinder اسٹریٹ دنیا بھر کے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی۔وہ بھی فلنڈرز اسٹریٹ پہ لوگوں کے بڑھتے ہجوم میں شامل ہوتی سڑک پر اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی تھی۔

آسٹریلیا کی ریاست وکٹوریہ کے دارالحکومت میلبورن میں فلنڈرز اسٹیشن کے سامنے سے گزرتے عمل کی گرین جیم سٹون آنکھوں میں ایک الگ ہی چمک آئی تھی۔

فلنڈرز اسٹیشن شام کی چاندنی میں وائٹ، یلو اور ریڈ لائیٹس کی روشنی لیے پوری گلی میں پھیلا ہوا تھا۔

اس کا 708 میٹر مین پلیٹ فارم دنیا کا چوتھا طویل ترین ریلوے پلیٹ فارم تھا۔ ورثے میں درج فلنڈرز اسٹریٹ اسٹیشن جنوبی نصف کرہ کے سب سے مصروف مضافاتی ریلوے اسٹیشنوں میں سے ایک تھا جہاں سے روزانہ 1500 سے زیادہ ٹرینیں اور 110,000 مسافر گزرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

پاؤں میں لگی چوٹ پہ ہلکی سا درد ابھی بھی محسوس ہو رہا تھا۔ جسے نظرانداز کرتی سڑک کے کنارے سو سے زائد لوگوں کے درمیان چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی چل رہی تھی۔

تیمور صاحب ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھے اور ماہ نور بیگم بھی وہی ان کے پاس ہی ہوتی تھیں۔

اسی لیے عمل یونیورسٹی سے سیدھا ہاسپٹل بابا کے پاس جارہی تھی۔

فلنڈرز اسٹیشن سے چند منٹ کے فاصلے پر, کراؤن کیسینو، آرٹ گیلری، ایکویریم اور فیڈریشن اسکوائر تھے۔یہ سب flinders سڑک کے اوپر ہی چند چند منٹوں کے فاصلے پر واقع تھے۔

فلنڈرز اسٹیشن کے قریب دکانیں، شاپنگ سینٹرز، کیفے اور ریستوراں موجود تھے۔
flindersاسٹریٹ کے درمیان سے گرین اور وائٹ رنگ کی ٹرام بھی گزر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

میلبورن کی پہلے سے ہی بھرپور ثقافتی زندگی کو 1968 اور 1984 کے درمیانی عرصے کے دوران بہت بڑھایا گیا تھا، جب شہر کے مرکز کے قریب دریائے یارا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے جنوبی کنارے پر وکٹورین آرٹس سینٹر بنایا گیا تھا۔اس میں وکٹوریہ کی نیشنل گیلری، میلبورن کنسرٹ ہال اور کئی تھیٹر شامل تھے۔فنون لطیفہ کی دیگر سہولیات کے ساتھ۔

فلنڈرز اسٹیشن سے سڑک کے دوسرے کارنر کے بالکل سامنے ایک St Paul's Cathedral(چرچ) تھا جس کے تین ٹاورز ڈارک اورنج براؤن شیڈ کے تھے۔ درمیان والا ٹاور باقی دونوں سے زیادہ لمبا تھا۔رات کو فلنڈرز اسٹیشن جتنا چمکتا تھا چرچ باہر سے اتنا ہی خوفناک اور اندر سے اتنا ہی خوبصورت نظر آتا تھا۔

تھوڑا اور آگے چلنے پر اس کی نظر سنیکرز والی دوکان پر ٹھہری.

دوکان کے باہر کھڑی شیشے سے دوسری طرف رکھے وائٹ سنیکر کو دیکھتے اس کے ذہن میں صبح والا منظر آیا جب عائش نے اسے ہیلز والے شوز پہننے سے منع کیا تھا۔

پھر سر جھٹکتے دوکان کے اندر گئی اور سنیکرز خرید کے اسے پاؤں میں پہن لیے اور ہیلز والے شوز اتار کر ہاتھوں میں پکڑ لیے تھے۔

اس دوکان کے ساتھ عمدہ ڈائننگ ریستوراں، وضع دار کیفے، پوشیدہ بارز اور فیشن بوتیکوں سے لیس تاریخی آرکیڈز اور لین ویز تھے۔

وہ دوکان سے باہر نکلی تھی کہ اسے کسی کی نظروں کی تپش خود پر محسوس ہوئی۔

عمل نے نگاہیں ادھر اُدھر دوڑائیں مگر فلنڈرز اسٹریٹ کی آبادی میں اسے نہیں ڈھونڈ سکتی تھی۔اس سڑک پر چلتی عوام کو خود کے علاؤہ کسی سے غرض نہیں تھا۔

اپنا وھم سمجھ کے سر جھٹک دیا۔

www.novelsclubb.com

ایک ہاتھ کو کوٹ کی جیب میں ڈالے دوسرے ہاتھ میں سینڈل پکڑے سڑک کے کنارے کھڑی ہو گئی۔

وہاں کھڑی کسی ٹرام کا انتظار کر رہی تھی کہ سامنے ایک ٹرام آ کے رکی۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ چلتی ہوئی ٹرام تک آئی تب ہی سڑک کے دوسرے کنارے پر کھڑے کسی نے عمل کا ٹرام کے پاس جاتے منظر کو اپنے کیمرے میں قید کیا۔

وہ ٹرام میں جا کر بیٹھ گئی۔اس کی خوشی اس کے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی۔ٹرام کی سیٹ پر بیٹھی شیشے سے باہر گرین جیم سٹون آنکھیں بارش کی بوندوں سے بھیگی ملبورن کی سڑکیں دیکھ رہی تھی۔

ہاسپٹل پہنچتے تیمور صاحب کے پرائیویٹ روم کی طرف بڑھی جو عمل نے تیمور صاحب کے لیے خریدا تھا۔

مفت سرکاری ہسپتالوں کا نظام 1846 میں شروع ہوا تھا،اس میں بہت سی خصوصی سہولیات شامل تھیں،جو کہ خاص بیماریوں یا مریضوں کے زمرے کے ساتھ ساتھ عام ہسپتالوں سے بھی نمٹتی تھی۔اس کے علاوہ بھی کئی پرائیویٹ ہسپتال جن میں سے ایک میں تیمور صاحب ایڈمٹ تھے۔

"بابا۔۔۔۔۔۔۔۔دیکھیں میرے نئے شوز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیسے لگ رہے ہیں۔؟"

وہ کمرے میں آتے خوشی سے چیخی۔

تیمور صاحب کے لیے عمل نے جو پرائیویٹ کمرا خریدا تھا وہ بہت بڑا نہیں تھا۔

ایک بیڈ جس کے اوپر کی طرف Anesthesia مشین رکھی تھی اور دو صوفوں کے سیٹ ایک بائیں جانب اور دوسرا بیڈ کے بالکل سامنے رکھا ہوا تھا۔

تیمور صاحب بیڈ پر لیٹے اپنے بائیں جانب صوفے پر بیٹھی ماہ نور بیگم سے کچھ کہہ رہے تھے جب عمل کے ایک دم کمرے میں آ کے چیخنے پر دونوں نے بیک وقت عمل کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"عمل۔۔۔۔یہ ہاسپٹل ہے بچے آرام سے۔"

ماہ نور بیگم نے اسے ٹوکا۔۔۔

"امی دیکھیں میرے نئے شوز۔۔۔۔۔"

ان کے پاس آتے گول گھوم کے چہکتے ہوئے شوز دکھائے۔

"بہت پیارا۔۔۔خوبصورت۔۔۔۔بہترین۔۔۔۔"

تیمور صاحب عمل کے ہنستے چہرے کو دیکھتے بولے۔

تیمور صاحب نے تعریف کی تھی اس کی جو واقع ہی تعاریف کے قابل تھی۔

"شکریہ۔۔۔میرے پیارے بابا۔۔۔۔۔"

وہ پیار سے ان کے گلے لگی۔ماہ نور بیگم عمل کو دیکھتے مسکرادی۔

وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہونے اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر اداس ہونے والی ایک عام سی لڑکی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ ابھی تک اس نے اپنی زندگی کو بے تحاشا محبتوں سے گھیرا ہوا پایا تھا۔اذیت کے نام پر دس سال پہلے ایک حادثا گزرا جس کے بعد سے عمل نے طے کیا کہ وہ ڈاکٹر بنے گی۔اور تب سے ہی وہ ان کے اور بھی زیادہ قریب ہو گئی تھی.

"بابا کو گھر کب لے کے جا رہے ہیں ہم ؟"

ماہ نور بیگم کی طرف پلٹ کے دیکھتے پوچھا۔

"ڈاکٹر آج چیکپ کے بعد ڈسچارج کر دیں گے۔"

ماہ نور بیگم نے صبح ڈاکٹر سے بات کی تھی۔اور ڈاکٹر کا یہ کہنا تھا کہ جتنی جلدی ہو سکے ان کی سرجری کروالیں بعد میں کمپلیکیشنز ہو سکتی ہیں۔

"کمپلیکیشنز سے کیا مطلب ہے آپ کا؟"

ماہ نور بیگم کو ڈاکٹر کی بات کا مطلب سمجھ نہیں آیا تھا۔یا پھر جو مطلب انہیں سمجھ آیا تھا اسے وہ کبھی قبول نہیں کرنا چاہتیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"مطلب یہی ہے کہ پھر ہم انہیں بچا نہیں سکتے ان کے پاس وقت بہت کم ہے۔ بہتر ہے کہ ان کی سرجری وقت سے پہلے ہو جائے۔"

ڈاکٹر کی بات نے انہیں ہلا کے رکھ دیا۔زندگی میں پہلی دفعہ انہوں نے خود کو اس قدر تنہا پایا تھا کہ بے بسی سے قطرہ قطرہ آنسو گالوں سے بہتے زمین پر گر کے دوسروں کے پاؤں کی دھول کا حصہ بن گئے۔---------------------

"میرے پیارے بابا آج گھر جائیں گے۔---------"

عمل کی آواز پر وہ اچانک ماہ نور بیگم اپنے تصور سے باہر نکلیں۔ عمل نے بہت لاڈ سے تیمور صاحب کے ہاتھ کا بوسا لیا تھا۔

"جب اتنی پیاری ڈاکٹر میرے پاس ہو تو پھر کس چیز کی فکر مجھے۔"

تیمور صاحب نے عمل کو دیکھتے ماہ نور بیگم سے کہا۔ماہ نور بیگم کی آنکھوں کے سامنے کسی کے چہرے کا عکس ابھرا۔وہ آنکھوں میں پانی بھر لائی۔

"آپ دیکھیے گا بابا ایک دن آپ کو ڈاکٹر بن کے دیکھاؤ گی۔ لیکن اس کے لیے آپ کو جلدی سے ٹھیک ہونا ہو گا۔۔۔ کیوں ماما؟"

خاموش بیٹھی ماہ نور بیگم کو مخاطب کیا۔

"بالکل۔۔۔۔"

وہ ہلکا سا مسکرائی۔ اس وقت ان کے ذہن میں بہت سی باتیں چل رہی تھیں۔ ایک طرف شوہر کی زندگی تھی تو دوسری طرف بیٹی کا مستقبل۔۔۔۔۔۔۔۔

کسے کیا بتائیں اور کیا چھپائیں۔۔۔۔۔۔۔ وہ فیصلہ نہیں کر پا رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

معاشرہ عورت کو بہت بڑی بڑی آزمائشوں سے آزماتا ہے۔ جس میں وہ کسی ایک کا انتخاب کرتے کرتے دونوں کو کھو دیتی ہے۔ اور وہ اسی وقت کو دو بارا دھرائے جانے سے ڈرتی تھیں۔ لیکن کسے پتا تھا کہ کبھی کبھی آپ کے اندر کا ڈر آپ کے

سامنے حقیقت کا روپ دھار کے ایک بار پھر آپ کا نصیب بن جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"امی آپ بابا کے پاس روکیں میں ڈاکٹر سے بات کر کے آتی ہوں۔"

تیمور صاحب دوائیوں کے زیرِ اثر سوئے ہوئے تھے۔

"تم نے کیا بات کرنی ہے؟"

"بابا کی سرجری کے حوالے سے کچھ بات کرنی ہے۔میں آتی ہوں ابھی۔"

ماہ نور بیگم نے اسے روکنا چاہا تھا مگر وہ کچھ بھی سنے بغیر کمرے سے باہر نکل گئی۔

اس کا روخ ڈاکٹر کے آفس کی طرف تھا۔وہ ہاسپٹل کی دوسرے فلور کے کوریڈور سے گزر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آگے سے ہٹ جاؤ۔۔۔۔۔۔"

اچانک پیچھے سے اتی آواز پر عمل نے پلٹ کے دیکھا ایک ڈاکٹر اور دو تین نرسز تیزی سے دوڑتے ہوئے سٹریچر پر خون سے لتھ پتھ مریض کو ایمرجنسی وارڈ لے جانے کے لیے اس کی طرف آرہے تھے۔

ان کے قریب آتے وہ یک دم پیچھے ہوئی۔ پیچھے سیڑھیاں تھیں۔ وہ اپنا توازن کھوتی پیچھے کی طرف سیڑھیوں پر گرنے لگی تھی جب کسی نے اس کا ہاتھ تھاما۔ اسے اپنی طرف کھینچ کے سیدھا کھڑا کرتا ڈاکٹر ان نرسز کے ساتھ سٹریچر کھینچتا آگے چلا گیا۔

عمل اس کا چہرا نہیں دیکھ پائی۔ روخ موڑ کے اس شخص کی پشت کو دیکھا۔ اس نے ڈاکٹر کوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کی گردن پر کان کے بالکل نیچے عجیب سا ٹیٹو بنا ہوا تھا۔ وہ عجیب سی نظروں سے کھڑی اسے دور جاتا دیکھتی رہی۔

اس پر سے نظریں ہٹا کے جب عمل نے اپنے ہاتھ کو دیکھا تو خوف سے پورا جسم لرزنے لگا۔ عمل کا پورا ہاتھ خون سے بھرا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ سے دو خون کے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

قطرے نیچے فرش پر گرے۔اس نے ایک بار پھر سے دس سال پہلے ہونے والے حادثے میں خود کو بے بس کھڑا پایا تھا۔اس حادثے کے تصور سے جیم سٹون گرین آنکھیوں میں نمی بھر آئی۔وہ فوراًواشروم کی طرف بھاگی۔واشروم جاکے اس نے اپناہاتھ دھویا۔اس کاہاتھ کانپ رہاتھا۔اسے چکر آرہے تھے۔اسے یوں لگا جیسے ابھی گر جائے گی۔ہاتھ دھونے کے باوجود اسے اپنے ہاتھوں پہ خون نظر آرہا تھاوہ خون جو دس سال پہلے اس کے ہاتھوں پہ ہی لگا رہ گیا تھا۔شیشے میں خود کو دیکھاتو چہرے پر بھی خون کی ننی بوندیں گری ہوئی نظر آئیں۔فوراًکانپتے ہوئے ہاتھوں سے چہرے پر پانی ڈال کر خون صاف کیااور باہر نکل ائی۔

واپس تیمور صاحب کے کمرے کی طرف جانے لگی۔اچانک بے دھیانی میں کسی سے ٹکرائی۔

www.novelsclubb.com

" Sorry"

عمل نے پلٹ کے اسے دیکھا۔وہ شخص فون کان سے لگائے کسی سے بات کر رہا تھا ۔اور دوسرے بازو میں ڈاکٹر کوٹ لٹک رہا تھا جس پر جگہ جگہ پر خون کے قطرے لگے ہوئے تھے۔ عمل نے یہ چہرا پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

وہ عمل پر ایک نظر ڈال کر فون پر بات کرتا وہاں سے چلا گیا۔ عمل خود کو سنبھالتی واپس کمرے میں چلی گئی۔

"ہوئی بات ڈاکٹر سے ؟ کیا کہا ڈاکٹر نے ؟"

عمل کے کمرے میں آتے ہی ماہ نور بیگم نے اس سے سوال کیا۔

"نہیں ہوئی بات۔۔۔وہ اپنے آفس میں نہیں تھے۔"

www.novelsclubb.com

عمل انہیں تسلی بخش جواب دیتی صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔

"جس سے میں ٹکرائی کیا یہ وہی تھا؟"

وہ سوچ رہی تھی مجھے گرنے سے بچانے والا وہی تھا ابھی جس سے میں ٹکرائی۔

وہ بالکل خاموش بیٹھی تھی جب ماہ نور بیگم اس کی خاموشی کو نوٹس کرتے بولیں۔

"عمل کچھ ہوا ہے؟"

"نہیں۔۔۔کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔تھوڑا تھک گئی ہوں."

"تم گھر جا کے تھوڑا آرام کر لو میں یہی رو کتی ہوں۔"

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔"

وہ ماہ نور بیگم کو اپنی خاموشی کی وجہ بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔اسی لیے اپنا موڈ ٹھیک کرتی وہی بیٹھی رہی۔لیکن ذہن میں ایک سوال بار بار آرہا تھا۔

"وہ کون تھا۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

\-

\-

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ مشین جو آپ دیکھ رہے ہیں اسے Anesthesia مشین کہتے ہیں۔عام طور پر اسے administer inhalation anesthesia کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔یہ مریضوں کو mix of anesthesia gases and oxygen فراہم کرتا ہے جبکہ blood pressure, pulse rate and temperature. کی monitoring بھی کرتی ہے."

گہرے نیلے رنگ کی جینز، بلیک turtleneck شلٹ کے اوپر وائٹ ڈاکٹر کوٹ پہنے عائش لیب میں پہلی سیٹ پر بیٹھا میم خدیجہ کو بہت غور سے سن رہا تھا۔ہاتھ پر برینڈڈ گھڑی پہننے، پاؤں میں بلیک کینوس سنیکرز پہنے بالوں کو جیل سے پیچھے کیے وہ کسی کے بھی دل میں سما جانے کی قوت رکھتا تھا۔عفان اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا تقریباً سونے والا تھا۔جب بھی کوئی کام کی لیب ہوتی تھی تو وہ اسے ایسے ہی گزار دیتا تھا۔ عائش کو خود پر کسی کی نظروں کی تپش مسلسل محسوس ہو رہی تھی۔اور وہ جانتا تھا

www.novelsclubb.com

کہ کون اسے اپنے حصار میں لیے ہوا تھا۔اسی لیے وہ اپنی توجہ صرف میم خدیجہ پر رکھے بیٹھا تھا۔اس کی یہ بے رخی کسی کا دل چیرنے کے لیے کافی تھی۔

Anesthesia "مشین تین بنیادی علاقوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

(1)ایک ہائی پریشر کے نظام،

(2)ایک انٹر میڈیٹ پریشر نظام،اور

(3)کم دباؤ کے نظام."

میم خدیجہ لیب میں موجود باقی تمام مشینوں کے ساتھ ساتھ Anesthesia مشین کے بھی مختلف حصوں کی طرف اشارہ کرتے سمجھا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

مگر احتشام آخری سیٹ پر بجائے میم کو سننے کے ایمن پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔اس کی توجہ میم خدیجہ کی طرف بالکل نہیں تھی۔اس نے ایمن کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اس کی نظر عائش پر جا کر ٹھہر گئی۔دکھ سے اس نے ایمن کو دیکھا۔

ایمن عائش پر نگاہیں جمائے بیٹھی تھی یوں لگ رہا تھا کہ آج وہ عائش کو خود میں قید کر لے گی اور احتشام اس کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایمن کو ہوش ہی نہیں تھا کہ اسے کسی نے چاہا تھا اور وہ بھی شدت سے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میم خدیجہ نے anesthesia machine کے مختلف حصوں اور استعمال بتا کے کلاس ختم کر دی۔

جب کلاس ختم ہوئی تو احتشام کی نگاہیں ایمن پر تھیں مگر خیالوں میں وہ کہیں اور ہی پہنچا ہوا تھا۔آہستہ آہستہ ساری لیب خالی ہوتی گئی مگر احتشام اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔

"عفان تم کب serious ہو گے؟"

عائش عفان کو لیب نا سننے پر جھاڑتا کھڑا ہوا۔

"میں serious ہی تو ہوں اور کیسے ہوتے ہیں serious؟"

عفان بھی انجان بنتا ڈھٹائی سے بولتا کھڑا ہوا اور عائش کے پیچھے لپکا۔

عائش باہر نکلنے لگا تھا جب احتشام نے کھڑے ہوتے اس کا راستہ روک لیا۔

"راستے سے ہٹو۔"

عائش اسے دیکھتے عام انداز میں بولا۔

"تم میرے راستے کی رکاوٹ ہو۔"

احتشام کی آنکھوں سے نفرت صاف جھلک رہی تھی۔ عفان کو احتشام پر بہت غصہ آرہا تھا مگر اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کا سر پھاڑ دے۔

"میں نے کیا کیا ہے بتاؤ گے؟"

www.novelsclubb.com

عائش جانتا تھا کہ وہ کس رکاوٹ کی بات کر رہا ہے اس کے باوجود اس نے سوال کیا۔

"سارا قصور تمہارا ہی تو ہے۔ تمہاری وجہ سے صرف تمہاری وجہ سے وہ مجھے قبول نہیں کرتی۔ ہر دن وہ تمہاری صرف ایک جھلک دیکھنے کو بے چین ہوتی ہے۔ کیوں۔۔۔۔۔بتاؤ گے مجھے۔۔۔۔؟"

احتشام کرخت لہجے میں اس کے سینے پر انگلی ٹکائے بولا۔

"میں نے اسے نہیں کہا کہ وہ تمہیں قبول نا کرے۔اور میں نے یہ بھی نہیں کہا کہ وہ مجھے پسند کرے۔

تم اسے مجبور نہیں کر سکتے خود سے محبت کرنے سے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ تم جسے چاہو اسے آسانی سے حاصل کرلو۔ کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ تمہاری محبت اس کے قابل ہے بھی یا نہیں۔۔۔۔۔؟ جب تمہاری محبت میں صدق ہوگی تو وہ خود ہی تمہارے پاس آجائے گی۔ اسے ہی زندگی کہا جاتا مسٹر احتشام۔ اس لیے اسے زندگی کی طرح جیو نا کہ ایک کھیل کی طرح۔۔۔۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عائش اسے وہیں غصے میں چھوڑ کے کلاس سے باہر نکل گیا۔عفان بھی اسے گھورتا عائش کے پیچھے باہر نکلا۔

"تمہیں اس کا حساب دینا ہو گا عائش۔۔۔۔ چھوڑوں گا نہیں میں تمہیں ۔۔۔۔۔۔۔"

پیچھے سے عائش کی پشت کو گھورتے کمینے لہجے میں بولا۔ مگر عائش باہر نکل چکا تھا۔

"اس کی ہمت کیسے ہوئی تجھے وہ سب کہنے کی۔۔۔۔۔چل واپس اسے سبق سکھا کے آتے ہیں"

احتشام ان دونوں کا کلاس فیلو تھا۔عائش کی اور احتشام کی آپس میں بالکل بھی نہیں بنتی تھی۔اور اس کی وجہ ہمیشہ سے ایمن رہی تھی۔

"چھوڑ۔۔۔۔۔۔۔۔"

عائش لاپرواہی سے ہاتھ ہلاتے چلتا رہا۔

لیکن وہ عفان ہی کیا جو چھوڑ دے۔۔۔۔۔

"نہیں ٹھیک ہے مانا کہ ایمن تجھے پسند کرتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ احتشام آ کے تجھے باتیں سنائے گا۔۔۔۔۔۔۔"

ایمن عائش کو پسند کرتی تھی۔یہی وجہ تھی احتشام کی نفرت کی کہ ایمن ہمیشہ سے عائش کی وجہ سے اسے نظر انداز کرتی آئی تھی۔

"بکواس نا کر۔۔۔۔۔۔۔"

اسے اب عفان کی ایک ہی بات بار بار دھرائے جانے پر غصّہ آنے لگا تھا۔

"کیا بکواس نا کر۔۔۔۔۔چل آ جا ابھی اس کا منہ توڑ کے آتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

عائش کا بازو کھینچا۔عفان کو بدلہ لینے سے زیادہ اس کا منہ توڑنے میں دلچسپی تھی۔

عائش نے قدم روک کے اسے گھوری سے نوازا۔

"اسے اس کی حرکت کا جواب مل گیا ہے"

عائش گھمبیر لہجے میں بولا۔

"وہ جواب تھا؟ وہ تو تمانچا تھا اس کے منہ پر۔ تجھے تو اس کا سر پھاڑ دینا چاہیے تھا۔"

"اس کے لیے میرا دیا گیا جواب سر پھاڑنے سے بھی زیادہ تکلیف دہ تھا۔"

طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے پورے یقین سے کہا تھا۔

"ایک تو۔۔۔ تو handsome اتنا ہے تقریباً ڈیپارٹمنٹ کی ساری لڑکیوں کا اکلوتا کرش ہے تو۔ پھر اس سب میں بے چارے احتشام کا بھی کوئی قصور نہیں ہے۔"

بڑے مزے سے نقشے کا جائزہ لیتے عائش کے چہرے کے بگڑتے زاویے کو سیرے سے نظرانداز کیے چلتا رہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ آج تیرا پورا نے حساب کتاب کھلوانے کا شدت سے موڈ ہو رہا ہے۔"

عائش ڈاکٹر کوٹ کے بازوؤں کو اوپر کی طرف فولڈ کرتا عفان کی طرف قدم

بڑھاتے دانت پیس کے بولا۔

"نہیں۔۔۔۔۔۔"

وہ نفی میں سر ہلاتا پیچھے ہوا۔

پورانے حساب کتاب سے اس کا مطلب ریپوٹر والی پوسٹ تھی جو وہ آج کل جہاں

زیب صاحب کے لیے سرانجام دے رہا تھا۔

"مجھے یاد آیا تمہیں پروفیسر نے بلایا تھا۔"

"مجھے پتا ہے وہی جا رہا ہوں"

www.novelsclubb.com

"تجھے کس نے بتایا۔"

"صرف ایک تو ہی جاسوس نہیں ہے اور بھی بہت سے ہیں....."

"کون ہے وہ جاسوس؟؟؟"

اس نے عفان کو گھورا۔

عائش نے اسے چھوڑ دیا تھا اس کے باوجود وہ باز نہیں آیا۔

ہیلن آئی ہو گی۔۔۔۔"

آبان صاحب گھر میں کب سے ہیلن کا انتظار کر رہے تھے جو بریڈ لینے گئی تھی۔ڈور بل کی آوار پہ منہ میں بڑبڑاتے دروازے کی طرف گئے۔

www.novelsclubb.com

"میں کب سے۔۔۔"

دروازے کے سامنے کھڑے شخص کو دیکھتے آبان صاحب کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے۔

وہ شخص بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس اپنی ایک الگ ہی دھشت رکھتا تھا۔ سر پر بلیک کیپ منہ کو بلیک ماسک سے ڈھکا ہوا تھا۔ اگر وضع تھیں تو سیاح آنکھیں جو اپنے اندر سے آگ اگل رہی تھیں۔

'اااا۔۔۔پ۔۔۔۔ی۔ی۔یہاں۔۔۔۔ائیے نا۔۔۔۔۔اندر آئیے۔۔۔۔۔"

خوف سے کانپتے الفاظ بھی دبنے لگے تھے۔

اپنی گھبراہٹ کو کابو میں کرتے اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔

خاموشی سے قدم رکھتا اندر داخل ہوا۔

"خضر بھائی۔۔۔۔آپ بھی۔۔۔۔آئے اندر۔"

www.novelsclubb.com

اس کے پیچھے کھڑے خضر کو مخاطب کیا۔

گھر بہت بڑا نا تھا دروازے کے ساتھ ہی بائیں جانب پینک رنگ کی سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں جس پر کارپٹ بچھا تھا اور پینک ہی رنگ کا سائیڈ ہینڈل جس پر پینک اور پرپل پھول بیلوں پر پتوں کو ساتھ لیے لپٹے تھے جہاں سیڑھیاں ختم ہو رہی تھیں۔

دروازے کے بالکل اگے ڈارک پینک ٹائلز کے اوپر بےبی پیک ایک کارپٹ بچھا ہوا تھا۔وہ ایک چھوٹا سا کوری ڈور بنا تھا دائیں جانب ایک دروازا جہاں سے کچن آتا تھا اور سامنے والے دروازے جہاں سے گزر کے لاؤنج آتا تھا لاؤنج کے دائیں طرف بھی ایک دروازا تھا جو کہ کچن کی طرف کھلتا تھا۔

دیواریں وائٹ اور دروازے پنک رنگ سے پینٹ کیے گئے تھے۔سیڑھیوں کے دائیں جانب دیوار پر شیشہ لٹکایا گیا تھا جسے پھولوں کی بیلوں سے سجایا ہوا تھا اور اس کے نیچے ایک ٹیبل جس پر ایک لیمپ،پھولوں کا گلدستہ اور ساتھ میں کچھ رنگ برنگی موتبیاں رکھی ہوئی تھی۔کچن اور لاؤنج کے دروازوں کے درمیان ایک چھوٹا

www.novelsclubb.com

سا پینک ٹیبل پڑا تھا اور اس کے اوپر پرپل اور سفید رنگ کے پھولوں کے گلدستے رکھے ہوئے تھے۔

بہت ہی خوبصورتی سے گھر سجایا گیا تھا ہر ایک ایک شجاوٹ دیکھنے والے کے دل کو چھو لیتی تھی۔

اس گھر کو دیکھ کر کسی شہزادی کے رہنے کا گومان ہوتا تھا۔

وہ چلتا ہوا شان سے سوفے پر درمیان میں بیٹھ گیا البتہ خضر نہیں بیٹھا وہ اس کے پیچھے جا کے کھڑا ہو گیا۔

ابان صاحب دروازا بند کر کے نظریں جھکائے ڈرتے ہوئے اس کی طرف بڑھے اور جا کے اس کے سامنے کھڑے ہو گئے ایسے جیسے کوئی مجرم کھڑا ہوتا ہے۔

"آآآ۔۔۔۔پ۔۔۔۔۔نے زحمت۔۔۔۔ک۔۔۔۔ک۔۔۔کیوں۔۔۔۔ کی۔۔۔۔م۔۔۔م۔۔۔مجھے بلا ل۔۔۔۔۔لیا۔۔۔۔۔ہوتا۔۔"

وہ اسے گھوری جا رہا تھا جب آبان صاحب نے بات کا آغاز کیا۔ وہ شخص جوان کے سامنے بیٹھا تھا اس کی آنکھوں میں کچھ تھا کچھ ایسا جو انہیں لرزنے پر مجبور کر گیا تھا۔

اس نے اپنی پستول نکال کے سامنے ٹیبل پر رکھ دی۔

آبان صاحب نے ایک نظر اس کی پستول پر ڈال کے کانپتے ہوئے اپنے ماتھے کے پسینے صاف کیئے۔

"تمہاری بیٹی کہاں ہے۔؟"

اس کے سوال پے آبان صاحب نے کرنٹ کھا کے اس کو دیکھا اور پھر پیچھے کھڑے خضر کو جو انہیں غصے سے دیکھ رہا تھا۔ انہیں اس سے اس سوال کی توقع نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"و۔۔۔ہ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔۔مجھے معاف۔۔۔۔۔کر دو۔۔۔۔۔۔م۔۔۔م۔۔۔مجھ سے۔۔۔۔کوئی۔۔۔۔غلطی۔۔۔۔۔ہو گئی۔۔۔۔ہے۔۔۔۔۔؟"

اپنی چوری چھپاتے انجان بنا تھا

"ہوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔شاید ہونے والی ہے۔۔۔۔۔۔"

مسلسل اس کی طرف دیکھتا کنفیوز کر گیا تھا۔

"ااا۔۔۔پ۔۔۔غلط سمجھ۔۔۔۔رہے ہیں۔۔۔۔۔"

وہ اس کے پاؤں میں جا کر بیٹھ گیے۔

"تم کس کے لیے کام کرتے ہو۔۔۔؟"

وہ اس کی طرف جھکا۔اس کی آنکھوں سے آگ برس رہی تھی۔۔۔۔۔

"اااا۔۔۔۔۔پ۔۔۔۔پ۔۔۔۔اپ کے۔۔۔۔۔۔۔لیے۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ کانپ رہا تھا۔

"میں کون ہوں۔۔؟"

وہ ہنوز اس کی آنکھوں میں دیکھتے اس کی لرزش میں اور اضافہ کر رہا تھا۔

"اااا۔۔۔پ۔۔۔گ۔۔گ۔۔ گریس کے۔۔۔۔ب۔۔۔ب۔۔۔۔

بادشاہ۔۔۔ہیں۔"

خوف سے نظریں پستول پر جمائے اس کی بادشاہت کو قبول کیا۔

"تم نے کس کو میری جاسوسی کی ہے۔؟"

ایک اور سوال۔۔۔

"ک۔۔۔ک۔۔۔کسی کو۔۔۔۔بھی۔۔۔نہیں۔۔۔۔"

اس سوال پر تو اسے اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"جانتے ہو میں غدار کا کیا حال کرتا ہوں؟"

گمبھیر لہجے میں کہتا اس پر مزید جھکا۔

"ن۔۔۔نہ۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔"

نفی میں سر ہلایا۔

"زندہ زمین میں گاڑ دیتا ہوں۔۔۔۔"

اس کی آواز مزید بھاری ہوئی۔اس کی آنکھوں میں عجیب سی دہشت تھی۔

"اپنی بیٹی کو سنبھال کے رکھنا۔سنا ہے بہت خوبصورت ہے۔۔۔"

اتنا کہہ کر کھڑا ہو گیا اور دروازے کی طرف بڑھا۔

آبان صاحب حیران وہی بیٹھے رہ گئے۔خضر نے ایک نظر اس کی حالت پر ڈالی جو ابھی بھی خوف سے کانپ رہا تھا اور مسکراتے ہوئے اس کے سامنے پڑی پستول اٹھا لی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں جو کام دیا ہے وہ کل تک ہو جانا چاہیے۔۔۔۔"

بنا مڑے ایک اور حکم جاری کرتا دروازے سے باہر نکل گیا۔خضر پستول اپنی کوٹ کی جیب میں چھپاتا اس کے پیچھے باہر نکل گیا۔

گریس کنگ باہر نکلا تو اس کا سامنہ بریڈ لاتی ہیلن سے ہوا۔ ہیلن پر ایک نظر ڈال کے اس کی سائیڈ سے گزر گیا جبکہ وہ جانتا تھا کہ یہی اس کی بیٹھی تھی۔

ہیلن نے غور سے اسے گزرتے دیکھا جسے یقیناً اس نے پہلے کبھی یہاں نہیں دیکھا تھا۔ گریس کنگ نے مکمل خود کو بلیک رنگ میں چھپایا ہوا تھا صرف اس کی آنکھیں ہی دیکھ پائی تھی۔ ہیلن ابھی سوچ رہی تھی کہ شاید وہ ہمارے گھر سے نکل کے گیا تھا اس نے دروزے پر پہنچتے فوراً اپنی سوچ کو یقینی بنایا۔۔۔ شاید۔۔۔۔ نہیں یقیناً وہ اس کے گھر سے ہی نکلا تھا۔

"بابا۔۔۔۔۔"

باپ کو زمین پر بیٹھے دیکھ فکر مند ہوئی تھی۔

"آپ ٹھیک ہیں؟۔۔۔۔۔"

"ہاں میں ابھی تو بالکل ٹھیک ہوں لیکن شاید اگلے پانچ منٹ تک نہیں رہوں گا۔"

"کیوں پانچ منٹ میں ایسا کیا ہو گا۔"

وہ ان کی بات پر پریشان ہوئی۔

"کچھ اور ہو نا ہو بھوک سے مجھے کچھ ہو جائے گا آج۔۔۔"

آبان صاحب نے شرارت سے اس کا دھیان بھٹکایا۔

"بابا آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔آپ کو پتا ہے نا کہ مجھے ابھی آپ کی بہت ضرورت ہے۔۔۔۔میں آپ کو کہیں نہیں جانے دوں گی۔۔۔۔"

وہ ناراض ہوئی تھی۔

'اچھا تم یہ ناراضگی سیشن بعد میں کر لینا ابھی مجھے ناشتہ دو بہت بھوک لگی ہے

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔۔"

اپنے پیٹ کو سہلاتے معصومیت سے کہا

"ہاں آپ کو کونسا میری ناراضگی کی کوئی فکر ہے آپ کو تو ناشتہ چاہیے بس۔۔۔"

مصنوعی غصے میں کہتے کچن میں گئی اور ناشتہ لگانے لگی۔ آبان صاحب بہت محبت سے اسے ناشتہ لگاتے دیکھ رہے تھے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ہیلن کو کچھ بھی پتا لگے۔ اس کے الٹے سیدھے سوالات کا جواب نہیں دے سکتے تھے۔ اس لیے اس کا دھیان بڑے آرام سے کچن میں لگا کے خود آج کے واقعے کے بارے میں سوچنے لگے۔

آبان صاحب کو کسی نے گریس کنگ کے ساتھ غداری کرنے کی سپاری (کافی اچھی خاصی رقم پہلے ہی) دی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ پریشان رہتا تھا۔ کیونکہ وہ گریس کنگ کا آدمی تھا اور شروع سے ہی اس کے انڈر کام کرتا آیا تھا۔ اس کے لیے گریس کنگ کی مخبری کرنا مشکل نہیں تھا۔ کیونکہ وہ اس کے ساتھ کافی سالوں سے کام کر رہا تھا۔ گریس کنگ کے بارے میں کافی کچھ جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

مگر آتنے عرصے میں اس نے اس بات کو بھی جان لیا تھا کہ گریس کنگ کے خلاف جانا مطلب اپنی زندگی کا ختم ہو جانا۔ فلحال وہ اسی کشمکش میں مبتلا تھا کہ اسے اس بات

کا اتنی جلدی کیسے پتا چل گیا جبکہ گریس کنگ کے لیے یہ جاننا بالکل بھی مشکل نا تھا

عمل ایمیلیا کے ساتھ La Trobe University Student

Accommodation / Jackson Clements Burrowsآئی تھی۔

وہ دونوں مین گیٹ سے ہوتے ہوئے اندر گئیں۔ایک طرف لڑکیوں کے کمرے

تھے اور دوسری طرف لڑکوں کے۔۔۔۔

اندر داخل ہوتے وارڈن نے انہیں وہی روک لیا۔

"میں اپنی کزن سے اپنا کچھ ضروری سامان لینے آئی ہوں۔۔۔۔گھر سے ماما نے

اس کے ہاتھ بھجوایا ہے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایمیلیا نے اس کے پوچھنے پر بتایا۔

"ٹھیک ہے تم جا سکتی ہو لیکن یہ نہیں جائے گی۔۔۔۔"

عمل کو اوپر سے نیچے تک گھورتے اسے وہیں روک لیا۔

"عمل تم یہیں رو کو میں جلدی آجاؤ گی۔۔۔"

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔۔ تم جاؤ میں یہی ہوں۔۔۔۔۔"

ایمیلیا سیڑھیاں عبور کر کے ساتھوے فلور پر چلی گئی۔ جبکہ عمل وہی کھڑی آتے جاتے لوگوں کو دیکھنے لگی۔

طلباء کی رہائش / جیکسن کلیمینٹس بروز

www.novelsclubb.com

عمارتیں دو جھاڑو والے آرکس بناتی ہیں، ایک سائٹ کے شمال مشرقی کونے کے ساتھ اور دوسرا جنوب مغربی کونے کے ساتھ، اور عمارتوں کے درمیان بڑے مرکزی 'پرائیویٹ' صحن تھے۔

"ہیلو۔۔۔۔کیا تم کسی سے ملنے آئی ہو۔۔۔۔"

عمل کو لابی میں کھڑے دس منٹ ہو گئے تھے تبھی پیچھے سے کسی لڑکی نے اسے مخاطب کیا۔

"میں اپنی دوست کے ساتھ آئی ہوں۔۔۔اسے کچھ کام تھا اپنی کزن سے تو وہ اس سے ملنے گئی ہے۔۔۔۔"

کمر تک آتے لوز ویو بال کھولے ہوئے ٹراؤزر شرٹ کے اوپر ڈاکٹر کوٹ اور پاؤں میں سنیکرز پہنے عمل بالکل پرفیکٹ اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"کونسے فلور پہ۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

"7۔۔۔۔۔۔۔"

"تو تم بھی چلی جاؤ۔۔۔۔۔یہاں اکیلی کب تک کھڑی رہو گی۔۔۔۔۔۔"

مسکراتے ہوئے اسے کہا۔

"لیکن وہ وارڈن۔۔۔۔۔۔؟...."

عمل نے سامنے بیٹھی وارڈن کی طرف دیکھا۔

"اب تم دیکھو میں کیا کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔"

بڑے مزے سے اسے کھتی وارڈن کی طرف گئی۔وہاں پہلے سے تین چار لڑکیاں کھڑی وارڈن سے بات کر رہی تھیں۔اس نے جا کے ایسی تیلی لگائی کہ ہنگاما کھڑا ہو گیا۔

"چلو جلدی بھاگو۔۔۔۔۔"

بھاگ کے عمل کے پاس آئی اور اسے لے کے سیڑھیوں کی طرف بڑھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ تم نے کیسے کیا۔۔۔۔"

عمل نے نیچے کھڑی وارڈن کو لڑکیوں میں الجھا پا کے اسے پوچھا۔۔۔۔

"بسسس۔۔۔۔۔۔۔یہ ٹرک میں ہمیشہ یوز کرتی ہوں۔۔۔۔جو لڑکیاں وہاں کھڑی ہیں۔۔۔۔ان کا ایک گروپ ہے۔۔۔۔اکثر رات کو پارٹیوں میں جانے کے لیے میں ان کی مدد کرتی ہوں وارڈن کا دھیان بھٹکانے میں۔۔۔۔اور جب مجھے کچھ کروانا ہوتا ہے تو یہ اسی طرح میری مدد کرتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے اسے بتاتی اوپر جا رہی تھی۔۔۔۔

عمل اسے ہنستا دیکھ خود بھی مسکرا دی۔اس کی باتیں سنتی یہ بھول گئی تھی کہ وہ لڑکی اسے لڑکوں والے فلور پر لے آئی تھی۔

وہ لڑکی پانچویں فلور کے آخری والے کمرے کے سامنے جا کے روکی۔۔۔۔۔۔

"یہ والا فلور نہیں ہے۔۔۔۔۔"

عمل کو اچانک کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔۔۔

"تم اپنا تعارف کروانا چاہو گی۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

شیطانی مسکراہٹ سجائے عمل کو دیکھا اور اسے اندر کھینچ لیا۔۔۔۔۔۔۔

"چھوڑو۔۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔۔"

اپنا بازو اس کی گرفت سے چھڑایا۔اور ایک نظر اس کمرے پر ڈالی۔۔۔۔وہ بہت بڑا گیم ہال تھا۔۔۔۔جہاں صرف چار لڑکے کھڑے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

"یہ کہاں لے آئی ہو۔۔۔۔۔۔۔مجھے واپس جانا ہے۔۔۔۔"

عمل واپس دروازے کی طرف بھاگی۔گھبراہٹ سے اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

ایک لڑکا دروازے کے سامنے آکے کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"اب کیسے جاؤ گی۔۔۔"

اس نے خباست سے قہقہ لگایا۔عمل نے اس لڑکی کی طرف دیکھا۔۔۔۔

"ہمیشہ کی طرح بہت اچھا کام کیا۔۔۔۔"

ان چاروں میں سے ایک نے اس کے کام کو سراہتے اسے پیسے پکڑائے۔۔۔

"شکریہ بوس۔۔۔۔اب اس لڑکی کا کیا کرنا ہے۔۔۔۔"

اس نے خوش ہوتے پیسے لیے اور کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"بھائی کو فون کیا ہے۔۔۔وہ اپنے آدمی بھجوا کے اسے لے جائیں گے۔۔۔۔پھر وہ جانے اور ان کا کام۔۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔پلیز مجھے چھوڑ دو۔۔۔۔۔"

عمل کے لیے ایک سیکنڈ بھی وہاں کھڑا ہونا محال ہو گیا تھا۔وہ وہاں سے غائب ہو جانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر وہ بے بس تھی۔۔۔وہ اس کمرے میں قید ہو گئی تھی۔۔۔نا چیخ پا رہی تھی نا نکل پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ایک انجان لڑکی پر اعتبار کرنا اسے بھاری پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک پینٹر اپنی پینٹنگز گلی کی دیوار پے سجائے ہر وقت آبان صاحب پر نظر رکھتا تھا۔ اس نے آبان صاحب کی پریشانی کا ذکر خضر سے کیا تھا۔ خضر نے یہ بات گریس کنگ تک پہنچائی تو وہ آبان صاحب کو لگام ڈالنے آپہنچا تا کہ وہ آسانی سے فیصلہ کر سکے کہ وہ غدار بن کر مرنا چاہے گا یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گریس کنگ گریس کی دنیا کا بادشاہ تھا۔ جبکہ برے اور ظالم لوگوں کے لیے وہ ڈیول کنگ مانا جاتا تھا چونکہ گریس کنگ ایک ایک کر کے سارے شیطانوں کو ختم کرتا تھا۔ اور اس کے دشمن اسے ڈیول مائینڈ کے نام سے یاد کرتے تھے۔ اس کے اتنے دشمن تھے جنہیں خود پے وار کرنے کا موقعہ کبھی نہیں دیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ گریس کے سب سے بڑے معافیہ گینگ کا کنگ تھا۔ڈیول کنگ کے سامنے جانے والا ہر شخص تھر تھر کانپ اٹھتا تھا۔وہ کبھی اپنے دشمن کو دوسرا موقع نہیں دیتا تھااور بڑی بے رحمی سے اس کی جان نکال لیتا تھا۔

گریس کنگ کا دنیا کی نظروں میں بہت بڑا بزنس تھا۔

اس کے اپنے ورکر اور اس کی ٹیم اسے گریس کنگ کے نام سے پکارتے تھے اس کا اصل نام کوئی نہیں جانتا تھا۔خوبرو نوجوان گریس کی دنیا ہلائے ہوئے تھا۔

زیادہ تر لوگ اسے گریس کنگ کے نام سے ہی پہچانتے تھے اس کا چہرا وہی لوگ دیکھ پاتے تھے جنہیں وہ دیکھانا چاہتا تھا۔

"اسے چھوڑ کیوں دیا وہیں گولی مار دینی تھی کمینے کو۔"

خضر غصے میں بولا۔

وہ دونوں firostefani میں آ گئے جہاں پر سینٹورینی کا سب سے زیادہ خوبصورت نظارہ دیکھنے کو ملتا تھا۔

سینٹورینی میں فیروسٹیفانی گاؤں کو ایک الگ بستی سمجھا جاتا تھا لیکن یہ دراصل سینٹورینی کے دارالحکومت فیرا کی توسیع تھا۔نام "Firostefani" (Fira + Stefani، گریس میں تاج کا مطلب ہے) Fira کے سب سے اونچے حصے پر فیروسٹیفانی اس کے مقام سے ماخوذ تھا۔جزیرے کے شمالی حصے میں کیلڈیرا پر اس کا تحفہ شدہ مقام اسے ایک قابل ذکر مقام بناتا تھا۔

جزیرے پر شاندار گہرے نیلے پانی اور سرخ، سیاہ اور سفید کنکری والا ساحل تھا۔

یہاں سے تاجِ فیرا، نظارہ بڑا شاندار نظر آتا تھا۔

www.novelsclubb.com

خوبصورت، عام گھروں کے درمیان کچھ سفید نیلے گرجاگھر بھی تھے جو لوگوں کی توجہ مبذول کرتے تھے۔اس روایتی گاؤں میں شاندار مقامات پر چند آرام دہ ہوٹل، ریستوراں اور کیفے موجود تھے۔

جن میں سے ایک ہوٹل بلوڈولفن کے نام سے پورے سینٹورینی میں جانا جاتا تھا۔

سینٹورینی کا سب سے بڑا ہوٹل تھا جس کی چھتوں سے فیروسٹیفانی اور سمندر تک کے شاندار نظارے کے ساتھ اسنیکس کے ساتھ وائن چکھنے کا موقع بھی دیا جاتا تھا۔

مختلف ہوٹلوں کے سویمینگ پولز سینٹورینی کی خوبصورتی میں اضافا کرتے تھے۔

"ماروں گا زندہ تو نہیں چھوڑوں گا تڑپا تڑپا کے ماروں گا مگر صحیح وقت آنے پہ۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

گریس کنگ بلوڈولفن ہوٹل کے کھولے حصے میں دونوں ہاتھ جیبوں میں ڈالے سپارٹ لہجے میں سامنے پہلے سمندر کو دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جس میں دور تک نظر ڈالنے پر بھی دوسرا سرا نظر نہیں آتا تھا۔

ہوٹل کے فرنٹ سائیڈ پر سیحن تھا جس میں ایک سویمنگ پول اور لوازمات سے لطف اٹھانے کے لیے ٹیبل چیرز رکھے گئے تھے جن میں سے ایک پر خضر بیٹھ گیا۔

فیروسٹیفانی شاہانہ ہوٹل، سوئٹ، ولاز، اسٹوڈیوز اور کمرے ہر ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ایک شاندار منظر کا سامنا کرتے تھے۔

فیروسٹیفانی کا ماحول جو گاؤں کے ہر کونے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا تھا اور اسے ایک پرکشش انتخاب بناتا تھا۔

"ہاں ابھی تو یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کس دشمن کے ساتھ ملا ہوا ہے۔"

www.novelsclubb.com

خضر نے سر ہلاتے اس کی بات کی تصدیق کی تھی۔

خضر اس کا بھائیوں جیسا دوست تھا۔ جو بچپن سے اس کے ساتھ ہی رہا تھا۔

"یہ بھی پتا چل جائے گا بہت جلد پھر دونوں کو پکڑ کے زمین میں گاڑ دوں گا۔"

فیروسٹیفانی کو گھورتے غصے میں بولا۔

فیروسٹیفانی میں ضروری سامان فراہم کرنے کے لیے کچھ دکانیں اور چھوٹے بازار بھی موجود تھے جن میں سے زیادہ تر مرکزی شاپنگ اسٹریٹ پر مرکوز تھیں۔۔

فیروسٹیفانی کا بڑا فائدہ سینٹورینی کے

دارالحکومت سے اس کی قربت تھا۔ ہجوم اور جاندار فیرا سے صرف ایک قدم کے فاصلے پر۔ نتیجے کے طور پر، یہ کامل مساوات بناتا تھا. سکون اور راحت کو ایک روشن رات کی زندگی کے ساتھ جوڑا گیا تھا۔

"ایک بات بتا کیا اس کی بیٹی واقع خوبصورت ہے؟"

خضر کو اچانک اس کی بات یاد آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کیا پتا"

گریس کنگ نے فوراً انکار کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بول تو ایسے رہا تھا جیسے۔۔۔۔۔ہاں ٹھیک ہی بولا ہو گا۔"

اس کی بات کا مذاق اڑانے والے انداز میں کہتا اس کی گھوری پر فوراً سے بات بدل گیا کیونکہ ایسا ہو نہیں سکتا تھا کہ گریس کنگ نے جس بارے میں بات کی ہو وہ اس بارے میں جانتا نا ہو۔۔۔۔۔

ساحل کی مچلتی لہروں کو دیکھتے آنکھوں کے سامنے ہیلن کا عکس ابھر کے مدہم ہوا

\-------------

\---

\---------------

وہ دونوں La Trobe University Student Accommodation کے مین گیٹ سے ہوتے ہوئے چوتھے فلور پر پہنچ کے میٹنگ روم میں جانے لگے

تھے جب اس سے اوپر سامنے کی طرف سے پانچویں فلور کے ایک کمرے سے لڑکی کے چیخنے کی آواز آئی۔دونوں کے چلتے قدم وہیں ٹھہر گئے۔

"تمہیں وہ آواز سنائی دی؟"

اس نے عفان سے پوچھا جو گردن اٹھا کے اس کمرے کو گھور رہا تھا۔عائش کے تیور بگڑے۔

"ہاں۔۔۔۔۔۔"

اُس ایک چیخ کے بعد سناٹا چھا گیا تھا۔عفان فوراً سیڑھیوں سے اوپر والے فلور پر گیا عائش بھی اس کے پیچھے اوپر گیا۔۔جب کمرے کے باہر کھڑے ہوئے تو کوئی آواز نہیں آرہی تھی۔

www.novelsclubb.com

عفان نے دروازہ بجایا لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عائش اور عفان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ کوئی نا کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔اس بار عائش نے زور سے دروازا کھڑکایا۔اب اسے غصّہ آنے لگا تھا۔تب کسی نے دروازا کھولا۔

"جی کیا چاہتے آپ کو۔"

دروازے کے سامنے کھڑے ایک لڑکے نے پوچھا۔

"اندر کیا ہو رہا ہے۔"

ماتھے پر بل لیے عائش اونچی آواز میں بولا۔

" کچھ بھی نہیں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

عائش نے زور سے ہاتھ مار کے دروازہ پورا کھول دیا۔

"ارے۔۔۔عائش بھائی آپ یہاں۔۔۔کچھ کام تھا تو مجھے بلا لیا ہوتا"

ان کے گروپ کا لیڈر عائش کو پہچان گیا تھا فوراً آگے ہوتے بولا

ان کے گروپ میں چار لڑکے تھے۔ جس میں سے باقی تین تو عائش کو بہت اچھی طرح جانتے تھے سوائے اس ایک کے جس نے دروازا کھولا تھا۔

"اس ہال سے ایک لڑکی کے چیخنے کی آواز آئی تھی۔"

عفان نے پورے کمرے میں نظریں دوڑائیں۔

"نہیں یہاں کوئی لڑکی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ اچانک عائش کو اپنے سامنے دیکھ کے گھبرا گئے تھے۔ اور ان کا لیڈر دانت نکال رہا تھا۔

"وہ تو اس کی آواز تھی۔ ہمارے گروپ میں نیا آیا ہے نا تو ہم بس اس کے ساتھ ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ تو جب یہ چیختا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے کوئی لڑکی چیختی ہے۔۔۔۔ چل تو عائش بھائی کو بھی چیخ کے دیکھا زرا۔۔۔۔۔"

ہنستے ہوئے اس نے عائش کو ایک کہانی سنائی اور اس لڑکے کو چیخنے کا اشارہ کیا تو وہ اپنے پورے زور سے چیخا۔

"آآآآآآآآآآآآآآآآآ۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اچھا بس بس۔۔۔ ٹھیک ہے ایسے ہی فضول میں ٹائم ویسٹ کیا۔۔۔۔ چل آ ہم چلتے ہیں۔۔۔"

عفان اسے کہتا پلٹ گیا۔ عائش مڑنے لگا تھا جب اس نے پھر سے دروازے کی طرف دیکھا جسے وہی لڑکا دوبارا بند کر رہا تھا۔ عائش نے اچانک زور سے دروازا کھول کے اس لڑکے کو پیچھے کی طرف دھکا دیا۔

عائش کی اس حرکت پہ آگے بڑھتے عفان کے قدم روکے۔

اس نے دروازے کے پیچھے دیکھا تو غصے سے اپنے ہاتھ کی انگلیاں بھینچی۔ چاروں لڑکے آنکھیں پھاڑے حیرت سے تیش میں کھڑے عائش کو دیکھ رہے تھے۔ اب

عائش ان کے ساتھ کیا کرے گا یہ تو سب ہی جانتے تھے۔اپنی صفائی میں کچھ کہنے کے لیے بھی نہیں تھا۔عائش کے سخت تاثرات عفان پر ساری حقیقت واضح طور پر بیان کرر ہے تھے۔

عائش نے غصے سے اس لڑکی کو دیکھا تو وہ عمل کو چھوڑ کے پیچھے ہو گئی۔اس نے عمل کے منہ پے ہاتھ رکھے اسے زور سے پکڑا ہوا تھا۔تڑپ سے عمل کی آنکھوں سے آنسوں نکل رہے تھے۔ عمل بہت شرمندہ تھی وہ عائش سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی۔وہ لڑکی وہاں سے فوراً باہر نکل گئی۔

عفان دروازے پر ہی کھڑا تھا جب اس کا موبائل چیخنے لگا۔سکرین پر نمودار ہونے والے نام پر نظر پڑتے عفان کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اب بات کافی آگے جا چکی ہے۔ اس نے ایک سائیڈ پر جا کے فون اٹینڈ کیا۔

www.novelsclubb.com

عائش نے عمل کا ہاتھ پکڑا اور باہر لے جا کے سیڑھیوں سے اترنے لگا۔عمل بالکل خاموش اس کے ساتھ کھینچتی چلی جا رہی تھی۔اس کی نظر اپنی دائیں جانب گلری

میں کھڑے فون پر بات کرتے عفان پر پڑی۔وہ لمحوں میں پہچان گئی تھی یہ وہی تھا جس سے وہ ہاسپٹل میں ٹکرائی تھی۔

"تم یہاں رو کو۔۔۔۔۔میں پانچ منٹ میں واپس آیا۔۔۔یہاں سے ہلنا مت۔۔۔۔۔"

عمل کو دوسرے فلور کے بینچ پر بیٹھا کے وہ واپس اسی کمرے کی طرف گیا۔

"معصوم دکھنے والی اندر سے ایسی لڑکی نکلے گی میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔۔میں اتنی آسانی سے لوگوں پر اعتبار کیوں کر لیتی ہوں۔۔۔؟۔۔اگر عائش نہیں آتا تو۔۔۔ یہ لوگ میرے ساتھ کیا کرتے؟۔۔۔۔۔میں کس کو مدد کے لیے بولاتی۔۔۔کون مجھے وہاں سے نکالتا۔۔۔۔"

زمین کو گھورتی دل میں سوال کر رہی تھی۔

ان سب سوالوں کے جواب کہاں سے لائے گے۔۔۔؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ وہی بیٹھی اپنی سوچوں میں گم تھی کہ ایک ایک کر کے چار گولیوں کی آوازیں سنائی دیں۔ عمل سہم گئی تھی۔ یہ آواز اسی کمرے سے آئی تھی۔

وہاں موجود طلباء گولیوں کی آوازیں سن کر باہر کی طرف بھاگے ان میں ہی کوئی بے فکری سے چلتا ہوا باہر جا رہا تھا۔

عمل دوسرے فلور پر کھڑی حیرانگی سے لوگوں کو بھاگتا دیکھ رہی تھی کہ اس کی نگاہ اینٹرس پر پڑی۔ جہاں بلیک جینز جیکٹ پہنے اس شخص کی گردن پر ٹیٹو بنا تھا۔ وہ باہر نکل گیا۔

عمل اسے دیکھتے ایک پل کے لیے ٹھہر گئی۔ اسے اب پتا چلا تھا کہ وہ گولیوں کی آواز ۔۔۔۔تو مطلب اس نے سب کو مار دیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عمل اسی پر نظریں جمائے تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بھاگی۔

نیچے آتے ہی عمل کی نظریں اسے تلاش کرنے لگی تھیں۔وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی۔وہ کون ہے؟؟کیوں اس کی زندگی کو اور مشکل بنا رہا ہے۔۔۔؟

وہ اس کی نگاہوں سے اوجھل ہوتے ہی غائب ہو گیا۔

سارے لوگ باہر نکل گئے تھے۔اتنے لوگوں میں وہ اسے نہیں ڈھونڈ پائی۔۔۔تیز بھاگنے کی وجہ سے عمل کو سانس لینے میں دشواری پیش آ رہی تھی۔چہرا پسینے سے شرابور تھا۔دھکے کھاتی لڑکھڑاتی وہی اکیلی کھڑی تھی۔۔

"عمل۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اچانک پیچھے سے عائش کی آواز آئی۔اس نے پلٹ کے دیکھا۔۔۔۔

"عمل ل تم ٹھیک ہو۔۔؟؟۔۔۔۔"

حیرانگی سے اسے دیکھا جو گولیاں چلنے سے پہلے غائب ہو کے اب اچانک اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

خود پر قابو پاتے بولی۔

"آؤ تمہیں ڈیپارٹمنٹ تک چھوڑ دیتا ہوں۔"

اس کی یہ حالت دیکھ کے تو عائش اسے بالکل اکیلے نہیں جانے دے سکتا تھا۔

عائش اسے لے کے Student Accommodation سے باہر نکل گیا۔

وہ روڈ پر چلنے لگے ایمبولینس کی آوازیں دور تک سنائی دے رہی تھیں۔دونوں بالکل خاموش خالی سڑک پر چل رہے تھے۔

ابھی کچھ دیر پہلے جو کچھ ہوا اسے سمجھنے کے لیے عمل کو تھوڑا وقت چاہیے تھا۔

www.novelsclubb.com

"کتنا عرصہ ہو گیا ہے تمہاری فیملی کو آسٹریلیا شفٹ ہوئے۔؟"

عائش نے بات کا آغاز کیا۔

"کافی سال ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم ڈاکٹر کیوں بننا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔؟"

"مجھے ڈاکٹرز پسند ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ دوسروں کی مدد کرتے ہیں اور میں بھی ان میں سے ایک ہونا چاہتی ہوں"

بہت اطمینان سے جواب آیا تھا۔اصل وجہ وہ دبا گئی تھی۔دس سال پہلے کا منظر ایک پل کو اس کے ذہن میں ابھر کے مدھم ہوا۔اس منظر کا عکس اس کے ذہن میں آتے اس کے چہرے پر اداسی کے آثار ابھرے تھے جنہیں وہ فوراً چھپا گئی۔

"اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ ڈاکٹر ہمیشہ دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔"

عائش اس کے جواب پر ابھی بھی مطمئن نہیں ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ وہ لوگوں کی جان بچاتے ہیں۔"

وہ بہت سادگی سے بولی۔

"تمہیں ایسا لگتا ہے ؟۔۔۔۔۔۔میں تمہاری بات سے بالکل بھی سہمت نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ضروری نہیں ہے کہ ڈاکٹر۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ عائش اپنی بات مکمل کرتا اس کا فون بجنے لگا۔ سکرین پر جگمگاتے نام کو دیکھتے یک دم اس کے تاثرات بدلے تھے۔

"ایک منٹ میں کال سن لوں۔"

عمل سے کہتا تھوڑا سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

عمل وہیں کھڑی انتظار کر رہی تھی مگر عائش کی آواز اس تک نہیں پہنچ رہی تھی

عائش نے کچھ فاصلے پر کھڑی عمل کو بادلوں میں کچھ تلاش کرتے دیکھا تو اس کی نگاہیں عمل کے بائیں کان میں پہنے چھوٹے سے جھمکے پر ٹھہر گئیں.

چھوٹا سا بیل شکل کا جھمکا جس کو پرل فینسی لیس سے سجایا گیا تھا اور درمیان میں ایک سفید پرل موتی لٹک رہا تھا

www.novelsclubb.com

فون بند کر کے عائش واپس عمل کے پاس ایا۔

"چلیں...."

عمل اس کے جواب کی منتظر تھی مگر عائش نے بات ہی ختم کر دی تھی۔وہ بنا کچھ بولے اس کے ساتھ چلنے لگی۔

یہ پہلی بار تھا جب عائش جہاں زیب کسی لڑکی کے ساتھ چل رہا تھا۔

"تمہارے پاؤں کی چوٹ کیسی ہے اب؟"

اس کے نئے شوز پر نظر پڑتے اسے کل والی چوٹ کا خیال آیا۔

"اب تو بالکل ٹھیک ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اچھے لگ رہے ہیں تمہارے سنیکرز"

"شکریہ۔۔۔۔۔۔"

وہ خوشی سے ہنسی تھی۔

وہ پھر سے آسٹریلیا کی ٹھنڈی ہواؤں کا مزا لیتے آیک ساتھ خالی سڑک پر چلنے لگے۔

عمل ہاتھ باندھے ہلکی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر بکھیرے بادلوں سے ڈھکے آسمان کو دیکھتے ٹھنڈی ہواؤں کے اس منظر کو اپنے اندر قید کر رہی تھی۔ ہوا سے بالوں کی چند لٹیں بار بار اس کے چہرے کو ڈھک رہی تھیں۔

"ڈیپارٹمنٹ آگیا"

عائش کی آواز پر عمل نے اسے دیکھا۔

"ہمم۔۔۔شکریہ۔۔۔اب میں چلی جاؤں گی۔۔۔"

شکریہ کر کے اسے تسلی دیتی ڈیپارٹمنٹ کی طرف گئی۔

www.novelsclubb.com

"عمل"

عائش نے پیچھے سے آواز دی۔

"ہاں۔۔۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عمل نے پلٹ کے خود سے چند قدم دور کھڑے عائش کو دیکھا۔

وہ قدرے ہلکا سا جھوکا اور بغور اسے دیکھتے بولا۔

"تمہیں نہیں لگتا کہ تمہارے بالوں کو فضا کی دھول داغ دار کر سکتی ہے...؟۔ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں وقت رہتے سمبھال لینا چاہیے۔۔ ورنہ وہ اپ سے دور ہو جاتی ہیں۔۔اور پھر آپ اور زیادہ مشکلوں میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا اسے الجھا گیا تھا۔

"جو چیز چھپی ہو وہ بہت انمول ہوتی ہے.اور انمول چیزوں کی حفاظت شیل میں بند موتی کی طرح کی جاتی ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ایک بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ نے عائش کے لبوں کو چھوا۔عائش نے آج کے حادثے کو لے کر اسے اپنے آپ پر غور کرنے کے لیے سمجھانا چاہا تھا۔

عمل عائش کو دیکھتے مجسمے کی طرح کھڑی اس کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

عمل کے دل کو الجھا کے وہ وہی سے پلٹ گیا۔ مگر عمل وہی کھڑی اسے خود سے دور جاتا دیکھتی رہی جب تک وہ اس کی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو گیا۔

"ہیلن جلدی کرو ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔"

الینا دروازے پر تیار کھڑی اسے جلدی آنے کا بول رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں بس آگئی۔۔۔"

ہیلن سیڑھیوں سے اترنے لگی۔

"آبان انکل کہاں ہیں۔۔؟"

الینا نے خالی گھر میں جھانکتے اس سے پوچھا۔

"بابا تو صبح ہی چلے گئے تھے انہوں نے خود کو کام میں ہی اتنا الجھایا ہوا ہے اور کچھ کام بھی ایسا ہے تو کوئی پتا نہیں چلتا کب آ رہے ہیں اور کب جا رہے ہیں۔"

سیڑھیوں پر بیٹھ کر سینڈل پہنتے اسے بتا رہی تھی۔

اسے صرف اتنا پتا تھا کہ بابا کسی کمپنی میں کام کرتے ہیں۔۔۔اور انہیں یہ کام کرتے ساتھ سال ہو چکے تھے۔۔۔در حقیقت وہ کمپنی گریس کنگ کی ہی تھی۔ مگر ہیلن اس حقیقت سے ناواقف تھی کہ اس کا باپ ایک گینگسٹر کے لیے کام کرتا تھا۔

"ہممم۔۔"

www.novelsclubb.com

الینا اس کی بات پر سر ہلا گئی۔

اس نے پاؤں تک آتی سفید فروک پہنی تھی جس کے اوپر چھوٹے چھوٹے بلو، یلو، اور پنک رنگ کے چھوٹے سائز کے پھول اسے خوبصورت بناتے نظر آرہے تھے۔ کمر تک آتے کھلے بال اور پاؤں میں بلو سینڈل پہنے جبکہ الینا نے فروک کے نیچے رڈ سینڈل پہنے تھے دونو کی فروکس ایک جیسی تھیں فرق صرف اتنا تھا کہ الینا کی فروک پر تھوڑے بڑے سائز میں رڈ اور پنک رنگ کے پھول بنے تھے۔

"الینا جلدی بھاگو کہیں انکل ہمیں چھوڑ نا جائیں."

ہیلن نے گھر کو لاک کیا اور الینا کا ہاتھ پکڑ کے تیز چلنے کو کہا۔ اسے اس بات کی بھی فکر تھی کہ اگر تھوڑی سی بھی دیر ہوئی تو وہ یہی رہ جائیں گی اور ان کا سارا دن زایا جائے گا

"نہیں چھوڑ کے جاتے بابا"

الینا اسے تسلی دیتے اس کے ساتھ بھاگنے لگی۔

www.novelsclubb.com

سفید گلی کے آخری حصے کی دیوار پر لکڑی کے لمبے لمبے ڈنڈے بچھائے ہوئے تھے جن کے اوپر پھولوں کی بیلیں سجائے گلی کو ڈھانپا ہوا تھا۔کچھ پینک رنگ کے پھولوں کی بیلیں نیچے کو لٹک رہی تھیں جو وہاں سے گزرتے ہر شخص کے دل کو لبھاتی تھیں۔

وہ اس گلی سے گزر کے گھروں کی سائیڈ سے اوپر کو جاتی سیڑھیوں سے اترنے لگیں ۔زیادہ تر سیڑھیاں سفید ہی ہوتی تھی لیکن کچھ کے اوپر بلیک پتھروں کے ڈزائن بھی بنائے گئے تھے۔

وہاں کے لوگ اس لیے بھی فلیٹ جوتے پہننے سے گریز کرتے تھے کیونکہ فلیٹ شوز پہننے سے گھروں کی چھتوں اور سیڑھیوں سے گرنے کا خدشہ ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں گھروں کی چھتوں سے ہوتے ہوئے سیڑھیاں اتر کے الینا کے بابا کی بورٹ کی طرف گئیں جہاں وہ ان دونوں کا ہی انتظار کر رہے تھے۔آویا کے کنارے اور بھی کافی کشتیاں روانگی کے لیے تیار کھڑی تھیں۔

"بابا ہم آگئے اب چلیں۔؟"

وہ دونوں بوٹ میں بیٹھ گئی۔وائیٹ رنگ کی موٹر والی کشتی اتنی بڑی تھی کہ تین سے چار لوگ آرام سے بیٹھ سکتے تھے۔

"اگر تم دونوں تھوڑی دیر اور لگاتے تو میں یہی چھوڑ کے چلا جاتا۔۔۔ٹائم سے واپس آکے دوکان بھی سنبھالنی ہے مجھے۔۔۔۔"

وہ مصنوعی غصے میں بورٹ کو سٹارٹ کرتے بولے۔

"جی جی بابا چلیں۔۔۔"

وہ ایک دوکاندار تھے مچھلیوں اور سمندر کی دیگر اشیا کی خرید و فروخت کرتے تھے۔ گریس میں زیادہ تر لوگ رات میں کھانوں کا مزا لینے نکلتے اسی لیے وہ روز ہی دن میں گریس کے کسی دوسرے جزیرے پر جا کے مختلف سامان خرید لاتے رات میں پھر وہی سامان فروخت کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"الیناوہ دیکھو اویا کتنا خوبصورت لگ رہا ہے نا۔"

ان کی بورٹ اویا سے دور جا رہی تھی جب ہیلن نے انگلی اویا کی طرف اٹھا کے دور سے اویا کا خوبصورت منظر دیکھایا۔

"ہاں۔۔۔۔"

صبح صبح سورج نے اپنی پہلی روشنی اویا پر ڈالی۔

وائٹ اور بلو میں ڈوبا اویا سورج کی روشنی میں مختلف رنگ پیش کر رہا تھا۔ دور سے گھروں کی چھتیں جن کی سائیڈ سے اوپر کو جاتی سیڑھیاں واضع نظر آتی تھیں۔

سینٹورینی ایک چٹان نما جزیرہ تھا۔ جس پر وائیٹ چھوٹے چھوٹے ہاؤسز ایک دوسرے کے اوپر نیچے تعمیر کیے گئے تھے۔ گھروں کی چھتوں سے چھوٹی چھوٹی گلیاں گھروں کی سائیڈ سے سیڑھیوں کی طرف جا رہی تھیں۔ اور ان گلیوں میں زنگ برنگی پھولوں کی بیلیں دلفریب نظارہ پیش کرتی تھیں۔

گھر کی چھتوں پر چھوٹے بڑے سویمینگ پولز بنائے گئے تھے۔

وائیٹ ہائوسز کے سرخ،نیلے دروازے کھڑکیاں دور سے نمایاں ہوتی تھیں۔

سینٹورینی رات کو ہر گلی،ہر گھر سے آتی یلولائیٹس کی روشنی میں جگنو کی طرح جگمگاتا تھا۔

خالی سوئے ہوئے نیلے سمندر کے اوپر سینٹورینی شان سے خود کو سجائے بیٹھا تھا۔

ان کے روز کے دورے میں ہیلن اور الینا ہفتے میں ایک بار ان کے ساتھ چلی جاتی تھی۔اور آج بھی بڑی فرست سے سارے کام چھوڑ کے وہ دونوں ان کے ساتھ Mykonos town آئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

میکونوس ٹاؤن کو چورا یا ہورا بھی کہا جاتا تھا۔

یہ جزیرے کا سب سے بڑا مصروف اور مشہور شہر مانا جاتا تھا۔

میکونوس کے ساحل کے کنارے ان کی بورٹ روکی۔

"وقت پر واپس آجانا؟"

وہ دونوں بورٹ سے اتریں۔اب ان کا روخ میکونوس کی گلیوں کی جانب تھا۔

"جی بابا واپس ٹائیم سے آجائیں گے"

الینا نے بابا کو جواب دے کہ خوشی سے چہکتے ہیلن کو چلنے کا اشارہ کیا۔

وہ دونوں میکونوس کی گلیوں کی طرف بڑھیں۔۔

گلی کے دائیں طرف گھر کی سیڑھیاں اوپر کو جارہیں تھیں اور بائیں طرف گھر کی بالکونی تھی۔یہوہی وہ چلتے چلتے تھوڑا سا آگے گئیں ایک طرف گھر کے باہر دیوار پر مختلف تصاویریں لگی تھیں اور دوسری دیوا کے ساتھ جوتوں کی دوکان لگائی ہوئی تھی۔ان جوتوں کو دیکھتے آگے بڑھ گئیں۔

گلی کی دونوں طرف سے سیڑھیاں اوپر گھر کو جاتی نظر آتی تھیں۔اس گلی کے کافی آگے اور بھی بہت ساری دوکانیں تھیں۔وائٹ ہاؤس پر بلو دروازے، کھڑکیاں،

اور بالکنی اور کچھ وائٹ ہاؤس کی رڈ دروزے، کھڑکیاں، بالکنی بھی دیکھنے کو ملتی تھیں
۔

ایک طرف ہینڈ بیگ تو دوسری طرف کپڑوں کی دوکان لگی تھی۔اس سے آگے
سیڑھیوں کے ہینڈل کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا ٹیبل رکھ کے کیپس کا پہاڑ کھڑا کیا
ہوا تھا۔

"یہ والی سب سے زیادہ اچھی ہے۔۔۔مجھے یہ چاہیے"

الینا ایک کیپ اٹھاتے ہنستے ہوئے بولی۔

"نہیں تم یہاں کو پکنک منانے نہیں آئی۔جو لینے آئے ہیں وہ لو۔۔۔"

ہیلن نے اس کے ہاتھ سے کیپ لے کے واپس رکھ دی۔اور اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے
لے گئی۔جبکہ اس حرکت پر الینا کا منہ بن گیا تھا۔

وہاں کے زیادہ تر گھر دوسری منزل پر ہی بنے ہوئے تھے اور نیچے دوکانیں کھولیں ہوئی تھیں۔ گلی سے ہوتی سیڑھیاں اوپر گھر تک جاتی تھیں۔ میکونوس میں جتنے گھر تھے اس سے زیادہ سیڑھیاں نظر آرہی تھی۔

"اور کتنا چلنا ہے۔"

الینا اکتا کر بولی۔

"بس تھوڑا سا آگے۔"

ہیلن اتنا کہ کے چلتی رہی۔ سامنے ہی ایک دوکان کے باہر کچھ کپڑے لٹک رہے تھے اور ساتھ ہی اوپر بوڈ پر fashion for everyone کے نیچے بڑا سا رڈرنگ میں salachas لکھا نظر آیا۔

ہیلن اسے لے اس دوکان میں چلی گئی۔ بل آخر ہیلن کو ایک ڈرس پسند آہی گیا

اصل میں وہ دونوں ہیلن کے آرٹ کمپیٹیشن میں پہننے کے لیے ڈرس لینے آئیں تھیں۔اتنا گھومنے کے بعد اب جا کے اسے کوئی سوٹ پسند آیا تھا۔

وہ آرٹ کی شوکین تھی۔اس کا یہ پہلا قدم تھا آرٹ کی دنیا میں۔۔۔

اور اسے اس بات کا بھی یقین تھا کہ میں ہی جیتوں گی۔کیونکہ وہ ایک بہترین آرٹسٹ تھی۔

شوپنگ سے فارغ ہو کے سمندر کے کنارے موجود ریسٹورنٹ میں گئیں۔بلو رنگ کی کرسیاں اور ایک چھوٹا سا ٹیبل لائن میں رکھے ہوئے تھے۔اس سے آگے کچھ قدموں کے فاصلے پر سمندر کی لہریں پتھروں سے ٹکراتی دلفریب نظارہ پیش کر رہی تھیں۔دور دور تک کھلا آسمان اور سمندر ہی سمندر نظر آ رہا تھا۔

"ایک بات بتاؤ۔۔۔جب تم ایک فیمس آرٹسٹ بن جاؤ گی۔۔۔اور تمہارے پاس بہت سارے پیسے بھی ہوں گے تو تم کہاں جانا چاہو گی۔۔۔"

آڈر دینے کے بعد الینا نے بات کرنے کے لیے ایک موضوع پکڑا۔

"میں۔۔۔وہاں جانا چاہوں گی جہاں میرے بابا جائیں گے۔۔"

"لیکن تمہیں تو syros پسند ہے نا۔۔۔تو تم سب سے پہلے وہاں جانا۔۔۔تمہاری خواہش پوری ہو جائے گی۔"

"میں وہاں نہیں جاؤ گی۔جس جگہ کو میں چاہتی ہوں میں وہاں کبھی نہیں جاؤ گی"

"کیوں"

"کیونکہ چاہت ختم ہو جائے گی۔میں وہاں جانے کے لیے اسے نہیں چاہتی۔میں چاہنے کے لیے اسے چاہتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"یہ کیا بات ہوئی۔۔۔خواہشات پوری کرنے کے لیے ہی تو ہوتی ہیں۔۔۔۔"

"نہیں خواہشات ایک چاہ کی طرح ہوتی ہیں جو پوری ہو جانے پر ختم ہو جاتی ہے۔ اگر میں وہاں پیدا ہوئی ہوتی۔اور وہی رہتی تو مجھے کبھی بھی اس کی چاہ نا ہوتی۔۔ جیسے سینٹورینی اور میکونوس کی چاہ نہیں رہی۔۔۔۔"

ہیلن سمندر میں ڈوبتے سورج کے نظارے کو دیکھ رہی تھی جو وہاں موجود ہر ایک شخص کی نظروں کا مرکز بنا ہوا تھا۔

آسمان میں پرپل پنک اور بلو رنگ کے بادل پھیلائے ہوئے تھے۔یہ نظارہ بہت کم لوگوں کا نظروں کا مرکز بنتا تھا۔

ہیلن کے چہرے کو سورج کی روشنی اور بھی روشن کر رہی تھی۔اس کی آنکھوں نے اس لمحے کو خود میں قید کیا۔اس کے چہرے پر کئی رنگ بکھرے نظر آرہے تھے۔ایلنا ہیلن کو دیکھ کے مسکرا دی۔

"کیا ہوا انکل۔؟"

یونیورسٹی جاتے اچانک گاڑی رُکنے پر عمل نے آگے بیٹھے ڈرائیور سے پوچھا۔اس واقعے کے بعد وہ کچھ دن یونیورسٹی نہیں گئی تھی۔کافی دنوں بعد آج جا رہی تھی

"پتا نہیں۔۔۔گاڑی سٹارٹ نہیں ہو رہی۔۔۔"

انہوں نے دو تین بار کوشش کی گاڑی سٹارٹ کرنے کی لیکن وہ سٹارٹ نہیں ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"میں باہر جا کے دیکھتا ہوں ابھی۔آپ اندر ہی بیٹھیں۔"

وہ عمل سے کہتے باہر نکل گئے۔

عمل نے ہاتھ میں پہنی گھڑی پر ٹائم دیکھا۔ صبح کے دس بجنے والے تھے۔

"انکل تھوڑا جلدی۔"

عمل نے شیشہ نیچے کر کے انکل کو کہا جو کھڑے گاڑی کے سامنے بونٹ کھول کے انجن دیکھ رہے تھے۔

"بیٹا انجن خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ صبح تک تو ٹھیک تھا میں نے خود دیکھا تھا۔۔۔ لیکن پتا نہیں اب کیا ہوا ہے۔۔۔۔ آپ تھوڑا سا انتظار کریں میں ابھی میکینک کو بلواتا ہوں۔"

عمل کی طرف آکے تفصیل بتاتے ہوئے شرمندہ ہوئے تھے۔

"نہیں میں انتظار نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ all ready میں آج کافی لیٹ ہو چکی ہوں ۔۔۔۔ ایک کلاس مس ہو چکی ہے دوسری نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔ میں خود ہی پیدل چلی جاؤں گی۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اپنا بیگ اٹھاتی گاڑی سے نکلتے ہوئے بولی۔

"آپ کیسے جائیں گیں۔"

وہ عمل سے شرمندہ بھی تھے اور اس کے لیے پریشان بھی۔

"تھوڑا سا فاصلہ رہ گیا ہے یونیورسٹی کا۔میں چلی جاؤ گی۔آپ میری فکر نا کریں۔

گاڑی ٹھیک کروا کے آپ واپس چلے جائیں گا"

وہ انہیں کہتے سڑک کے کنارے چلنے لگی۔

اسے دس منٹ ہو گئے تھے چلتے چلتے۔Elizabeth streetویران معلوم ہوتی

تھی۔آسمان کو بادلوں نے ڈھکا ہوا تھا جس سے موسم کافی ٹھنڈا تھا۔ہلکے جامنی

رنگ کا پاؤں تک آتا فراک اوپر پاؤں تک آتا کوٹ پہنے گلے میں مفرل لیے بال

کھولے ہوئے تھے پاؤں میں جوگرز پہنے وہ تیز تیز چل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

الزبتھ سٹریٹ میلبورن کی سب سے اہم سڑکوں میں سے ایک تھی۔ یہ میلبورن کے مرکزی ریٹیل ایریا کا ایک داخلی راستہ اور شہر کی نقل و حمل کا ایک بنیادی راستہ تھی۔ الزبتھ اسٹریٹ کو خریداری، پیدل چلنے والوں، سائیکل سواروں اور پبلک ٹرانسپورٹ تک رسائی حاصل تھی۔

الزبتھ سٹریٹ اور فلنڈرز سٹریٹ کا کونا شہر کے سب سے مصروف پیدل چلنے والے چوراہوں میں سے ایک ہے جہاں 9000 سے زیادہ لوگ صبح کی چھوٹی کے دوران چوراہے کو عبور کرتے ہیں۔

سامنے سے ایک شخص بلیک جینز اور شرٹ کے اوپر بلیک جیکٹ اور سر پر بلیک کیپ کے پیچھے اپنا منہ چھپائے وہ عمل کے بالکل ساتھ سے گزرا۔ عمل کی نظر اس کی گردن پر پڑی جہاں ایک ٹیٹو بنا ہوا تھا۔ یہ بالکل وہی ٹیٹو تھا جسے عمل دو بار پہلے بھی دیکھ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عمل کی گھبراہٹ میں مزید اضافہ ہو گیا۔ وہ بہت عجیب ٹیٹو تھا۔ عمل پیچھے مڑے اسے دور جاتا دیکھتی رہی۔ وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ عجیب سے ٹیٹو والا شخص بار بار اس کے سامنے کیوں آنے لگا تھا اور وہ جب بھی نظر آتا کچھ برا ہی ہوتا تھا۔

وہ کون تھا اور اس کا مقصد کیا تھا وہ نہیں جانتی تھی اتنا ضرور جان گئی تھی کہ اب اس کے ساتھ کچھ بہت برا ہونے والا تھا۔

الزبتھ اسٹریٹ کی مزیدار اسٹریٹ فوڈ، گرم مشروبات، زبردست شاپنگ اور لائیو میوزک کے ساتھ مکمل موسم سرما کے ونڈر لینڈ کے لیے ہر دن کوکوئین وکٹوریہ ونٹر نائٹ مارکیٹ کا لوگ بڑی تعداد میں روخ کرتے نظر آتے تھے۔ یہ خاموش ڈسکو پارٹیوں، گھومنے پھرنے والے اداکاروں کو مرکز بنتی تھی۔ شام میں باربی کیو، ہاٹ چاکلیٹ، پگھلا ہوا پنیر والا پاستا، زوال پذیر میٹھے اور ملڈ وائن سے لے کر ہر چیز کی نمائش کی جاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ صبح کے وقت بہت کم تعداد میں لوگ وہاں چلتے پھرتے نظر آرہے تھے۔

اچانک کالے بادلوں نے نیلے آسمان کو خود کے پیچھے ڈھک دیا۔ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا عمل کو چھو کے گزرا اس نے تڑپ سے اپنے ہونٹوں کو خود میں پیوست کیا۔ وہ ابھی بھی وہیں کھڑی پیچھے مڑ کے اسے دور جاتا دیکھتی رہی جب تک وہ اس کی نظروں سے اوجھل نا ہو گیا۔

اسی پل بے حد قریب سے گولی چلنے کی آواز ہوا میں گونجی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عمل کا تسلسل گولی کی زوردار آواز پر ٹوٹا۔آواز اتنے قریب سے آئی تھی کہ اسے یوں لگا جیسے گولی اسے چھو کے گزری ہے۔وہ شوکڈ کی کیفیت میں سہمی کھڑی تھی ۔اس نے مڑ کے دیکھا تو دائیں طرف والی دیوار میں ایک گولی پھنسی ہوئی تھی۔وہ سانس روکے دیوار میں دھنسی گولی کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

عمل نے حیران کن آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھا تو وہاں موجود چلتے لوگوں نے گولی کی آواز سن کے بھاگنا شروع کر دیا تھا۔وہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی اس کا دل لرز رہا تھا۔اسی پل ایک ہی سیکنڈ میں گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔بے اختیار عمل کے منہ سے چیخ نکلی۔

"عائش آج کہیں باہر کا پلین بناتے ہیں۔۔۔۔ ہمم کیا خیال ہے؟"

وہ دونوں لیب ختم ہونے کے بعد وہیں لیب میں بیٹھے تھے جب عفان نے اپنے ارادوں سے آگاہ کیا۔مگر عائش تو اسے سن ہی نہیں رہا تھا۔وہ کسی نقطے پر نظریں جمائے بیٹھا کہیں اور ہی پہنچا ہوا تھا۔

"عائش۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

عفان نے اسے کندھے سے ہلایا۔

"ہاں۔۔۔۔۔۔۔"

عائش نے ایک دم ہوش میں آتے ماتھے پر بل ڈالے عفان کو دیکھا۔آج عائش کا موڈ سخت آف تھا۔

"کہاں کھویا ہوا تھا؟میں نے جو کہا وہ سنا؟"

عفان نے ایک آئی برو آچکا کر اسے دیکھا۔

"کیا کہا؟"

اس کے چہرے کے زاویے بگڑے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسی وقت عائش کا فون چیخا۔عائش نے ایک نظر موبائل پر لکھے نام پر ڈالی وہ اسی فون کا انتظار کر رہا تھا۔وہ اُٹھا اور دروازے کی طرف گیا۔فون کی دوسری جانب

سے کسی کی رازدارانہ مگر گھبرائی ہوئی آواز ابھری۔دوسری طرف کی بات سنتے ہی عائش فوراً فون بند کر کے بنا کچھ سوچے سمجھے باہر کی طرف بھاگا۔

عفان بہت گہری نظروں سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا جب عفان کا فون بھی چیخا۔

عفان فون کی دوسری جانب کی بات سن کے حیران رہ گیا۔اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا مگر عائش جا چکا تھا۔

"جی بوس میں آ رہا ہوں۔۔۔۔"

فون کان سے ہٹاتے باہر نکل گیا۔

----

www.novelsclubb.com

عائشElizabeth streetپر جتنی تیز ہو سکتا تھا اتنی تیزی سے گاڑی چلا رہا تھا۔ ٹینشن اور گھبراہٹ سے اس کے ماتھے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے واضح ہو رہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھے۔وہ جیسے ہی Elizabeth پر queen Victoria market والی سڑک پر مڑا سامنے ہی سڑک کے کنارے عمل اپنے سر کو بازوں میں گرائے گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھی ہوئی تھی۔

وہ فوراً گاڑی سے باہر نکلا اور عمل کی طرف بھاگا۔

عمل کا دل جیسے ہاتھ میں آگیا ہو۔منہ نیچے کیے آنکھیں زور سے بند کیے بیٹھی تھیں ۔

تین سیکنڈ تک گولیاں چلائیں گئیں تھیں۔پھر ہر طرف سناٹا چھا گیا تھا۔

"عمل"

عائش کی آواز پر اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔عائش عمل کے سامنے بیٹھا تھا۔

"تم ٹھیک ہو؟....."

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عائش نے بے چینی میں نظروں سے اس کا جائزہ لیتے پوچھا کہ کہیں گولی تو نہیں لگی۔بھاگنے کی وجہ سے اس کی سانس پھول رہی تھی۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔"

عائش کو اپنے سامنے دیکھ کر اسے تھوڑی راحت ملی تھی۔اس کی بے چینی بھانپتے اتنا ہی بولی۔

عمل کے جواب پر اسے تسلی تو ہوئی مگر ابھی بھی اس کا دل بہت تیز رفتار میں دھڑک رہا تھا۔وہ ڈرتے کھڑی ہوئی۔دیوار کا وہ حصہ جو عمل کے سامنے تھا پورا گولیوں سے بھر گیا تھا۔وہ گہرے گہرے سانس لیتی دیوار میں دھنسی گولیوں کو دیکھنے لگی۔آنسوں کا ایک گولہ اپنے حلق میں اتارا۔

ان گولیوں کی سید میں ایک گھر تھا جس سے پتا چلتا تھا کہ فائرنگ اسی گھر سے کی گئی تھی۔عائش غصے میں اس گھر کی طرف بڑھا۔سڑک عبور کر کے گھر کے سامنے

دروازے کی طرف بڑھتے اس کے قدم ایک پل کو روکے۔عائش غصے سے دروازے کے لاک کو دیکھ رہا تھا جو پہلے سے ٹوٹا ہوا تھا۔وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا تو وہاں کا منظر کچھ یوں تھا کہ جس شخص نے فائرنگ کی تھی وہ کھڑکی کے سامنے عمل کو نشانہ بنائے کرسی پر خون میں لتھ پتھ بے جان پڑا تھا۔اس کے سینے پر ایک ساتھ کئی گولیاں چلائیں گئی تھی۔اور دوسرا زمین پر بے جان پڑا تھا۔اس سے پہلے وہاں کون آیا تھا یہ سمجھنے میں اسے دیر نہیں لگی تھی۔

----

www.novelsclubb.com

فون کی دوسری طرف سے جو بات بتائی گئی تھی وہ اسے یہ سوچنے پر مجبور کر گئی تھی کہ عمل ہی کیوں۔۔۔۔۔؟کون ہے عمل۔۔۔؟

عمل وہیں کھڑی تھیں اس کے قدموں نے چلنے سے انکار کیا۔ ٹھنڈی ہوائیں اسے خود میں جکڑ رہی تھیں۔ اس کی سانسوں کا تسلسل ٹوٹنے لگا۔

عمل کی حالت دیکھتے عائش اس کی طرف متوجہ ہوا۔ عمل اپنا ہوش کھوتی گرنے لگی تھی جب عائش نے اس کی طرف بھاگتے عمل کے گرنے سے پہلے ہی تھام لیا۔

"عمل۔۔۔۔۔۔۔"

اس کے بازوں کو جھنجھوڑا۔ وہ چند منٹ پہلے کے واقعے سے بہت ڈر گئی تھی۔ اس کے لیے وہاں کھڑا ہونا بھی محال تھا۔

"عمل کیا ہوا ہے تمہیں؟ تم ٹھیک ہو؟"

عائش اسے سیدھا کھڑا کرتا اس کے لیے پریشان ہوا۔ عمل کے حلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔

"تم گاڑی میں آکر بیٹھو۔"

عائش نے گاڑی کا فرنٹ دروازہ کھول کے عمل کو بیٹھایا۔

سامنے والے شیشے کے آگے سے پانی والی بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھکن کھول کے عمل کے آگے کی۔

گرین جیم سٹون آنکھوں نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔وہ عائش کے ہاتھ سے بوتل لیتے ہچکچا رہی تھی۔

عائش نے دھیرے سے پلکیں جھپکاتے عمل کو پانی پینے کا اشارہ کیا۔اس کے ہاتھ سے بوتل لے کے دو گھونٹ پیے۔وہ پانی پیتی عمل کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے کھڑا تھا۔

اس کا چہرا ہلکے جامنی رنگ میں چاند کی مانند چمک رہا تھا۔وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی بے تحاشا خوبصورت لگ رہی تھی یا پھر یہ صرف عائش کی نظروں کا کمال تھا کہ عمل ہمیشہ اسے کسی کی یاد دلاتی تھی۔

وہ یہ بات مانتا تھا کہ عمل باقی لڑکیوں سے بہت الگ اور خوبصورت اور معصومیت کے بھی سارے ریکارڈ توڑ چکی تھی۔

بعض دفعہ تو عاہش کو گومان ہوتا کہ یہ وہی ہے لیکن پھر اپنی سوچوں کو جھٹک کے حقیقت کو تسلیم کرلیتا کہ وہ اس سے بہت دور تھی۔

عمل کو دیکھتے وہ اپنی سوچوں میں اس حقیقت کو قبول کر رہا تھا۔

عمل نے بوتل والا ہاتھ واپس اس کی طرف بڑھایا یک دم اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔

مسلسل عائش کو خود کی طرف دیکھتا پا کر کنفیوژ ہوتی عمل نے اس کی بھوری آنکھوں میں جھانکا۔عائش کی بھوری آنکھوں میں خالی پن سا دیکھتی بے چین ہوئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بوتل تھامتے وقت عائش کی نظر اس کے ہاتھوں پر پڑی۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اور دائیں ہاتھ پر رگڑ کا نشان بھی تھا جس سے خون نکل رہا تھا۔ عمل نے اپنی نگاہیں جھکا لیں۔

"ہاتھ آگے کرو۔۔۔۔"

عائش نے اپنا بوتل والا ہاتھ آگے کیا۔

گرین جیم سٹون آنکھوں میں پانی سمیٹ گیا تھا۔

عمل نے اس کے کہنے پر بھی ہاتھ آگے نا کیا۔عائش ٹھنڈی سانس لیتا اس کی کلائی سے پکڑ کے ہاتھ آگے کیا۔ تو عمل نے اپنا بازو پیچھے کھینچنا چاہا جب اس کی نظر عائش کے بے حد سنجیدہ نظروں پر پڑی تو وہی روک گئی۔

www.novelsclubb.com

اس نے عمل کے ہاتھ کے زخم پر بوتل سے پانی ڈالا۔

عمل یوں بیٹھی تھی جیسے ابھی رو دے گی۔

"تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔۔۔ تمہیں گھر ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔۔۔۔"

اس کے ہاتھ کا خون صاف کرنے کے بعد عائش باغور اسے دیکھتے بولا۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔"

عمل فوراً کھڑی ہوئی۔

"لیکن عمل۔۔۔۔۔۔۔"

عائش نے اسے روکنا چاہا تھا مگر وہ اسے انسنا کرتی پھر سے سڑک کے کنارے چلنے لگی۔

"عمل موسم بہت خراب ہو رہا ہے۔میں تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں"

www.novelsclubb.com

عائش عمل کے پیچھے آیا۔

"میں خود جا سکتی ہوں پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دو۔"

عمل یک دم پلٹی۔اس کا لہجہ بالکل سپاٹ تھا۔

عائش تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔

عمل واپس موڑی اور آگے کو چل دی۔عائش اسے ایسے جانے نہیں دے سکتا تھا وہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر وہ لڑکی ہے کون۔اس کے دل میں ایک چھوٹی سی خواہش جاگی تھی۔

عمل تیز قدم اٹھاتی چلی جا رہی تھی جب کافی دور آگئی تو تھک کے وہی فٹ پاتھ پر ہی بیٹھ گئی۔

قطرہ قطرہ آنسو آنکھوں سے نکل کے زمین میں جذب ہونے لگے۔

اس نے کرب سے آنکھیں میچی۔اچانک بارش کے قطرے گرنے لگے۔

بارش کی مچلتی بوندوں کے ساتھ کھیلتے دنیا کے سارے غم بھلا دینے والی لڑکی کے لیے دنیا کی ہر خوشی بے معنی سی ہو گئی تھی۔اسے دنیا کی حقیقتوں سے بہت جلد واقف کر دیا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

دس سال پہلے ہونے والے واقعیے نے اس کی زندگی بدل دی تھی اور آج بھی بالکل وہی واقع پیش آیا تھا۔

فرق صرف اتنا تھا کہ دس سال پہلے اس سیاہ رات میں اس نے بہت کچھ کھو دیا تھا اور آج دن کے اُجالے میں اس کے پاس کچھ کھونے کے لیے نہیں تھا۔

گرین جیم سٹون آنکھیں آنسوں سے بھر گئیں تھیں۔ایک خوف اس کے دل میں بیٹھ چکا تھا۔

وہ اپنے بازوؤں میں سر گرائے رو رہی تھی اور بارش اسے بھیگا رہی تھی۔

کچھ دیر یوہی روتے رہنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ بارش ہو رہی ہے لیکن میرے اوپر بارش کے قطرے کیوں نہیں گر رہے۔؟

www.novelsclubb.com

آنسو صاف کرتے عمل نے اپنے اوپر دیکھا کوئی اس کے اوپر عمبریلہ پکڑے اس کے پیچھے کھڑا تھا۔ عمل نے مڑ کے اپنے پیچھے دیکھا تو عائش ایک ہاتھ سے چھتری اس

کے اوپر کیے اور دوسرا ہاتھ جینز کی جیب میں ڈالے بہت خاموشی سے بارش میں بھیگتے عمل کو روتے کھڑا سن رہا تھا۔

وہ حیران ہوئی اور ساتھ شرمندہ بھی۔ بنا کچھ کہے اس نے اپنا رخ آگے کر لیا۔

عائش کچھ بھی کہے بغیر اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنی گاڑی کی طرف لایا۔

زوروں شعروں سے ہوتی بارش میں آس پاس کی ہر چیز بھیگ رہی تھی سوائے ان دونوں کے۔

بارش کی بوندوں کی خاموشی کو عمل کی آواز نے توڑا۔

"یہ کیا حرکت ہے چھوڑو مجھے۔۔۔۔ میں نے کہا چھوڑو۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

عمل غصے میں بولتی اس کے ساتھ کھینچی چلی گئی۔ مگر عائش اس کی تمام مزاحمتوں کو نظر انداز کرتا اسے گاڑی تک لایا۔

"خاموشی سے بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔ نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔اسی گھر میں تمھیں ان لاشوں کے ساتھ بند کر جاؤ گا۔۔۔۔۔"

عائش نے دھمکی دی اور وہ جانتا تھا یہ دھمکی ضرور کام کرے گی۔

آخری جملے پر تو جیسے عمل کو کرنٹ لگ گیا ہو

وہ تو خود کا وہاں ہونا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔وہ فوراً گاڑی میں بیٹھی۔

عمل نے فرنٹ سیٹ پر مجبوراً بیٹھتے ایک گھوری سے عائش کو نوازا۔عائش مسکراتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر آکے بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔

اسی گھر کی چھت پے کھڑے کسی نے اس منظر کو اپنی آنکھوں میں قید کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

راستے میں ان کی آپس میں کوئی بات نہیں ہوئی۔ عمل کچھ دیر پہلے ہونے والے واقعے کو بھلائے عائش کی زبردستی اسے گاڑی میں بیٹھانے والی حرکت پر غصے میں

بار بار اسے دیکھ رہی تھی۔وہ اس کی نظروں سے بخوبی واقف تھا ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے انجان بنا رہا۔۔۔۔۔۔۔

"ہیلن جلدی سے اپنا ضروری سامان اٹھاؤ ہمیں ابھی نکلنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ابان صاحب نے گھر آتے جلدی میں ہیلن کو اپنی طرف متوجہ کیا۔جو ہاتھ میں برش پکڑے کینوس پر جھکی تھی۔گویا تصویر کے رنگوں کو ترتیب دینے کا جیسے آخری موقع ہو۔

"بابا کہاں جارہے ہیں ہم۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے حیرانگی سے بے چین باپ کو اپنے سامنے کھڑے پایا۔اور برش رکھ کے ان کی طرف مڑی۔

"بیٹا میں تمہیں سب کچھ راستے میں بتاتا ہوں چلو جلدی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ابھی ان کی بات پوری ہی ہوئی تھی کہ کسی نے دروازے پر کافی زور سے دستک دی ۔آبان نے اچانک دروازے کو دیکھا وہ جلد سے جلد بھاگ جانا چاہتا تھا اس سے پہلے کہ گریس کنگ جس کا ڈیول کنگ موڈ آن ہو چکا ہو گا وہ آنا جائے لیکن شاید اب کافی دیر ہو چکی تھی۔

"دروازا مت کھولنا۔۔۔۔۔۔۔"

ہیلن دروازا کھولنے لگی تھی جب پیچھے سے آبان صاحب نے ہاتھ اٹھا کے اسے روکنا چاہا مگر ہیلن دروازا پہلے ہی کھول چکی تھی۔ان کا دل جیسے ہاتھ میں آگیا ہو۔

"آبان صاحب ہم آپ کو شیخ سر کے پاس لے جانے آئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

دروازے کے سامنے دو آدمی کھڑے جو دیکھنے میں باڈی گارڈ معلوم ہوتے تھے۔

شیخ کا نام سن کے اسے تھوڑی سی تصلی ہوئی تھی۔ ہیلن دروازے پر کبھی ان آدمیوں کو تو کبھی اپنے بابا کو دیکھتی کنفیوز کھڑی تھی۔

"ہاں ٹھیک ہے ہم آرہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔"

ان آدمیوں سے کہتا ہیلن کی طرف آیا

"ہیلن چلو جلدی کرو ہمیں جلدی نکلنا ہے ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بابا ہم کہاں جارہے ہیں؟ مجھے ایگزیبیشن پر جانا ہے کل۔ ہم کل تک واپس آجائیں گے نا؟۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"تم چلو تو راستے میں بتاتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اتنی جلدی میں اس کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آیا۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ لوگ اچانک کہاں جارہے تھے اور کتنی مدت کے لیے جارہے تھے

ان گلیوں سے گزرتے بار بار مڑ مڑ کے دیکھ رہی تھی اسے ان گلیوں سے بہت محبت تھی وہ وہاں کی شہزادی تھی۔اسے واپس وہیں لوٹ کے آنا تھا یہ سوچ دل میں لیے گھر سے باہر نکلی۔ سینٹورینی کو اس کی معصومیت اور اس کے خوبصورت دل نے آباد کیا تھا۔اس کی چہکنے سے وہاں رونک آتی تھی۔وہ اسے اس طرح سے ویران نہیں کر سکتی تھی۔

وہ گاڑی میں بیٹھے سینٹورینی سے باہر نکل رہے تھے "بابا پلیز بتائیں ہم کہاں جا رہے ہیں؟ کیا ہم کہیں دور جا رہے ہیں؟ مجھے یہیں رہنا ہے مجھے کہیں نہیں جانا۔۔ بابا کل کا دن میرے لیے بہت ضروری ہے۔۔۔میں نے اس دن کا بہت انتظار کیا ہے بابا ۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔میں یہ بالکل بھی مس نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ ضد کرنے لگی تھی۔

ابان صاحب نے گہری سانس لیتے اسے بتانا شروع کیا

"ہیلن اب تم چھوٹی نہیں رہی ہوں بڑی ہو گئی ہو اور حالات کو سمجھ سکتی ہو اس وقت حالات بہت خراب ہے تمہیں کسی محفوظ جگہ پہنچانا بہت ضروری ہے میں تمہیں کسی کے پاس لے جا رہا ہوں وہ بھروسے مند آدمی ہے تمہارا اچھے سے خیال رکھے گا"

شیخ کے کام کے بدلے اس نے ہیلن کو محفوظ جگہ فراہم کرنے کا اس سے وعدہ لیا تھا

۔

"بابا آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟ آپ کیوں نہیں ہوں گے؟"

"ہیلن میری بات تو سن لو کوئی ہے جو مجھے ڈھونڈ رہا ہے اسے لگتا ہے میں اس کا دشمن ہوں۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن بابا اب تو بہت اچھے ہیں آپ کسی کے دشمن نہیں ہو سکتے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں میں یہی اسے سمجھانا چاہتا ہوں۔میں نہیں چاہتا کہ وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچائیں اسی لئے پہلے تمہیں محفوظ جگہ پہنچادو۔پھر جب سب ٹھیک ہو جائے گا ہم واپس اپنے گھر آجائیں گے۔"

انہوں نے بہت صفائی سے جھوٹ بول کے اسے بہلا یا۔

"وعدہ؟"

"ہاں وعدہ"

آبان صاحب نے جلدی سے وعدہ کرکے اس کے سوالوں سے جان چھڑائی اور ایک بار پھر اپنی جان کی فکر لاحق ہونے لگی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہیلن نے بہت یقین سے وعدہ لیا تھا اور ایک وعدے پر ہی خوش ہو گئی تھی۔

مگر ہیلن آنے والے وقت سے واقف نہیں تھی وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ کچھ وعدے پورے کرنے کے لیے نہیں کیے جاتے اور ان میں سے ایک اس کے باپ کا کیا گیا وعدہ تھا۔

کچھ نامعلوم سی حقیقتوں کو وعدوں کی گرہ میں باندھ دیا جاتا گویا کبھی تو کھلے گئیں۔۔۔۔۔۔

آبان صاحب نے مایوسی سے کھڑکی سے باہر دیکھا جہاں وہ سینٹورینی کو اپنے پیچھے چھوڑے جا رہے تھے۔اسے اس کا ضمیر اجازت نہیں دے رہا تھا کہ ہیلن کے حوالے سے شیخ پر بھروسہ کرے۔ مگر اس کے پاس اور کوئی راستہ بھی نہیں تھا۔

وہ جہاں بھی چلا جائے گریس کنگ نے اسے ڈھونڈ کے مار ہی دینا تھا آخر کو اس نے گریس کنگ سے غداری کی تھی۔افسوس تو اس بات کا تھا کہ دھوکا دیا بھی تو گریس کنگ کو وہ بھی شیخ کے لیے جو کہ گریس کنگ کے سامنے کچھ بھی نہیں تھا دادا کے

انڈر ایک غنڈہ تھا۔وہ کیا مجھے گریس کنگ سے بچائے گا۔اب اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ وہ اب دوبارا اسینٹورینی نہیں دیکھ پائے گا مگر اپنے زندہ بچنے کی ناکام سی کوشش میں ہیلن سے اس کی آنکھوں میں چمکتی روشنی اس سے نہیں چھین سکتا تھا۔

اب جبکہ اسے اپنی موت قریب آتی ہوئی دیکھائی دے رہی تھی تو ہیلن کو شیخ کے حوالے کرنے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

ایک غلطی کی سزا سے فرار حاصل کرنے کے لیے ایک اور غلطی کرنے جا رہا تھا۔

اس نے ساتھ بیٹھی ہیلن کو دیکھا جس کے چہرے پر ایک وعدے کی خوشی واضع دکھائی دے رہی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ گاڑی سینٹورینی واپس مڑواتا ہیلن سے کیا وعدہ پورا کرتا۔اچانک ہی ڈرائیور نے بریک لگائی۔

"کیا ہوا؟"

ابان صاحب ڈرائیور سے پوچھتا پریشانی میں فرنٹ مرر سے سامنے کا منظر دیکھتا خوف سے کانپنے لگا تھا۔

گریس کنگ اپنی گاڑی کے سامنے دونوں ہاتھ جیب میں ڈالے کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

سینٹورینی کا سورج ڈوب رہا تھا گریس کنگ کی گاڑی کی لائیٹس سیدھا ان کی گاڑی پر پڑ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

جس کی وجہ سے ہیلن اسے دیکھ نہیں پائی تھی۔

"ہم آپ کی بیٹی کو صحیح سلامت شیخ سر کے پاس پہنچادے گے۔آپ فکر مت کریں گا۔"

ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے خضر نے پیچھے مڑ کے اپنا ماسک اتار کے آبان سے کہتے آنکھ ماری۔

آبان صاحب نے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا۔اس کے دیکھتے ہی دیکھتے خضر نے خود کو مکمل پیچھے کی طرف موڑ کر زور سے ہیلن کی گردن پر ہاتھ مار کے اسے بے ہوش کر دیا۔

"ہیلن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ہیلن کو سیٹھ پر بے ہوش پڑے دیکھ کر آبان صاحب کی زبان سے بے اختیار نکلا۔

خضر نے آبان صاحب کو مزاحمت کا موقع دیے بنا اسے گاڑی سے باہر نکالا۔ گریس کنگ کی گاڑی سے پچھلی گاڑی میں بٹھایا۔

"مجھے معاف کردو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے جانے دو۔۔۔"

وہ چیخ رہا تھا مگر اس کی سن کون رہا تھا۔

خضر گریس کنگ کے ساتھ گیا تھا جبکہ گریس کنگ کا دوسرا آدمی ہیلن والی گاڑی لے کے اسے وہاں لے گیا جہاں گریس کنگ نے لے جانے کا کہا تھا۔

گریس کنگ لائٹ ہاوس کے سامنے چٹان پہ کھڑا تھا۔وہ بلیک پینٹ کورٹ پہنے سمندر میں ڈوبتے سورج کو دیکھ رہا تھا۔

چونکہ سینٹورینی بنیادی طور پر اپنے شاندار غروب آفتاب اور اس کے رنگوں کے لیے مشہور تھا جو کیلڈیرا کی زبردست چٹانوں پر بنے چھوٹے سفید گھروں میں

جھلکتے تھے اکروتیری کا لائٹ ہاؤس بھی ایک اور نمایاں مقام تھا جہاں سے سحر انگیز غروب آفتاب کی تعریف کی جاتی تھی۔

یہ قدرتی لائٹ ہاؤس اکروتیری کے خوبصورت اور پرسکون گاؤں میں سمندر کے بالکل اوپر ایک اونچی چٹان کے کنارے پر واقع تھا۔

سائکلیڈز کے سب سے خوبصورت لائٹ ہاؤسز میں سے ایک سمجھا جاتا تھا۔ لائٹ ہاؤس ایک پرامن جگہ پر واقع جو سمندر سے گھرا ہوا تھا جو خوشگوار، رومانوی لمحات کے لیے مثالی تھا یہ جزیرے، اکروتیری کے قدیم کھنڈرات اور یقیناً قریبی دیہات کے شاندار نظارے پیش کرتا تھا۔

لائٹ ہاؤس ایک بہت ہی تنگ اور کافی کچی سڑک کے آخر میں تھا جس میں عمارت کے دائیں طرف صرف ان کی گاڑیاں کھڑی تھیں۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران صرف ایک مختصر وقفے کے ساتھ، یہ لائٹ ہاؤس 1892 میں تعمیر ہونے کے بعد سے چل رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

لائٹ ہاؤس اسے گریس کے قدیم ترین مقامات میں سے ایک بناتا تھا۔۔۔

آبان صاحب کو خضر نے گاڑی سے باہر نکالا۔

وہ اس کے پیروں میں گھر کے معافی مانگنے لگا۔ گریس کنگ پلٹا۔

"مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔ مجھ پر رحم کرو مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس کے سامنے منتیں کر رہا تھا جس سے اسے رحم کی بالکل بھی امید نہیں تھی مگر پھر بھی وہ جینا چاہتا تھا۔

وہ چیخا چلایا مگر اسے اس پر ترس نہیں آیا تھا

www.novelsclubb.com

"تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ تم نے کیا کیا ہے اپنی ٹیم میں لوگوں کو اس لیے جگہ نہیں دیتا کہ وہ میرے دشمنوں کے ساتھ ہاتھ ملا کے میرے ہی پیٹ پیچھے چھورا گھونپے۔۔۔ تم نے جو کیا ہے۔۔۔ اس کی کوئی معافی نہیں ہے۔۔۔"

اس کی گردن دباتے اس کے منہ پر غرایا تھا۔

"م۔۔۔۔م۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔۔مع۔۔۔۔۔معاف۔۔۔۔۔۔۔کر۔۔۔۔
دو۔۔۔۔۔"

اس کو سانس نہیں ارہی تھی اس کی آواز حلق میں ہی دم توڑ رہی تھی۔

گریس کنگ کو اس کی آواز زہر لگ رہی تھی اچانک ایک ہی جھٹکے میں اسے دور پھینکا۔وہ گھری گھری سانس لیتا روکی ہوئی سانسیں بحال کرنے لگا۔۔

"تمہیں کیا لگا مجھ سے غداری کر کے مجھ سے بچ سکو گے اور اسی لئے تم اپنی اکلوتی بیٹی کو شیخ جیسے انسان کے ہاتھ دینے جا رہے تھے تا کہ وہ تمہیں مجھ سے کسی محفوظ جگہ پر چھپا سکے تم جیسے انسان کو جینے کا کوئی حق نہیں ہے جس نے اپنی جان بچانے کی خاطر اپنی ہی بیٹی کا سودا کر ڈالا ہو۔"

اس کے نقوش خطرناک حد تک بگھڑے تھے۔رگیں تن گئی تھیں۔

"نہیں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔۔۔ یہ جھوٹ ہے۔۔۔۔۔میں نے ایسا نہیں کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔۔میرا یقین کرو۔۔۔۔۔"

ابان کو اپنی وضاحت دینے کا موقع دیے بنا ہی اس پر گولیاں برسانا شروع کر دی۔

اس نے اپنی پستول میں کوئی گولی نہیں چھوڑی تھی وہ اپنے دشمن کو اتنی بے رحمی کی موت دیتا تھا کہ جب تک اس کی آخری سانس نا نکل جائے تب تک اس پر گولیاں برساتا رہتا تھا۔

اس نے ساری گولیاں اس کے سینے میں اتار دی تھی وہ تڑپ تڑپ کا آخری سانسیں لیتا مر گیا۔

پیچھے کھڑے خضر نے ایک نظر آبان کے مردہ جسم پر ڈال کے گریس کنگ کے ہاتھ سے پستول تھام لی۔

اب ہر طرف سناٹا چھا گیا اس کی لاش خون میں تہرنے لگی تھی کچھ ہی دیر میں سورج غروب ہونے والا تھا۔ ہر طرف اندھیرا چھا رہا تھا۔

خاموشی سے لیٹا سمندر بھی ایسے باپ کے ہونے پر افسردہ ہوا تھا جسے زندگی نے اپنی صفائی کا ایک موقع بھی نہیں دیا۔

جبکہ ساحل سے ٹکراتی لہروں نے الگ ہی شور برپا کیا تھا۔

خضر نے اس کی لاش کو کسی بوری میں ڈال کے چٹان سے نیچے سمندر میں پھینک دیا۔

تبھی سورج سمندر کے پیچھے جا چھپا اور ہر طرف سیاہ اندھیرا پھیل گیا صرف ساحل کے چمکتے سٹون

www.novelsclubb.com

اپنی موجودگی کا احساس دلا رہے تھے۔سمندر کی مچلتی لہروں کے گیت دور تک سنائی دے رہا تھا۔اور سینٹوریني بے شمار روشنیوں میں جگمگا اٹھا تھا اس کے سامنے چاند کی روشنی بھی مدہم پڑ رہی تھی۔

دونوں ہاتھ جیب میں ڈالے چٹان کے کنارے اندھیرے میں کھڑا تھا پتھروں کی روشنی اس کی آنکھوں میں چمکتی دکھائی دے رہی تھی۔چٹان سے ٹکراتی لہروں کی طرح اس کے اندر بھی ایک شور بر پا تھا گویا کسی جنگ کا ساماں ہو۔بظاہر خاموش دکھنے والا سمندر اپنے اندر ساری دنیا سے الگ ایک جہاں آباد کیے بیٹھا تھا ویسے ہی وہ بھی اپنے اندر کئی ٹکڑوں میں ٹوٹی دنیا ہی لیے جی رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

----

www.novelsclubb.com

"امی ہمارے پاس کیا نہیں ہے سب کچھ تو ہے ہمارے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر آپ کو دوسروں کا محتاج ہونے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔"

عمل اپنے کمرے میں کھڑی نم آنکھیں لیے لاچاری سے چیخی تھی۔وہ سادہ سی کیپری شرٹ پہنے ہوئے تھی۔بالوں کو معمول سے ہٹ کر ڈھیلا سا جوڑا کیا تھا۔

"عمل ایسی بات نہیں ہے۔بے شک ہمارے پاس سب کچھ ہے۔ہمارے پاس جتنی بھی سیونگ ہے وہ تمہارے بابا کی سرجری سے لے کر ان کے ٹریٹمنٹ کے سارے اخراجات کے لیے کافی ہوں گے اور اگر ضرورت پڑی تو ہم یہ گھر بیچ دیں گے۔بات پیسوں کی نہیں ہے بات اپنوں کی ہے۔۔۔۔مشکل وقت میں اپنے ہی کام آتے ہیں بیٹھا۔۔۔"

ماہ نور بیگم اپنے لیے گئے فیصلے سے آگاہ کرنے اس کے کمرے میں آئی تھیں لیکن یہاں تو عمل نے ایک محاذ کھڑا کر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

عمل نے اپنا کمرا بہت خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا۔

"امی آپ سمجھ نہیں رہی ہیں۔ہم یہاں بھی تو بابا کی سرجری کروا سکتے ہیں اس کے لیے پاکستان جانے کی کیا ضرورت ہے۔"

اپنے سامنے کھڑی ماں کو اداسی سے دیکھا۔

"پاکستان میں رشتے دار ہیں تمہاری خالا ہے وہ کوئی غیر نہیں ہے۔۔۔اور خالا کے گھر جانے میں کیسی جھجک۔۔۔اور ویسے بھی کچھ دنوں کی ہی تو بات ہے سرجری کے بعد جب تمہارے بابا ٹھیک ہو جائیں گے تو ہم واپس آجائیں گے۔"

"امی پلیز ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ میں یہاں سے نہیں جانا چاہتی۔یہاں بھی تو اتنے اچھے اچھے ڈاکٹرز ہیں یہاں پر سرجری کیوں نہیں ہو سکتی۔؟"

"عمل بات ڈاکٹرز یا سرجری کی نہیں ہے۔خدانا خواستہ اگر تمہارے بابا کو کچھ ہو جاتا ہے سرجری کے دوران تو کم از کم اپنے تو ساتھ ہوں گے۔اس شہر میں کوئی بھی

رشتے دار نہیں ہیں۔اور جو جان پہچان والے تھے وہ انجان بنتے منہ موڑ چکے ہیں۔تو بتاؤ پھر اس شہر میں تم اکیلی کیا کروگی۔؟.."

"میں سب کچھ کروگی۔میں اپنے بابا کے لیے سب کچھ کروں گی امی ی ی ی ــــــــــــــــ"

اس کی آنکھ سے ایک آنسو موتی کی مانند چھلکا۔

"عمل ـــــــــ بس اب اور بحث نہیں ہوگی۔تمہارے بابا بھی یہی چاہتے ہیں کہ ہم واپس پاکستان چلے جائیں۔وہ اپنے پاکستان والے گھر واپس جانا چاہتے ہیں۔ایان کے ہونے کا احساس محسوس کرنا چاہتے ہیں۔میری بچی انہیں اور تکلیف مت دو ــــــ"

www.novelsclubb.com

ماہ نور بیگم پیار سے سمجھاتی کمرے سے باہر نکل گئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر ساری رات وہ بیڈ پر لیٹی یہی سوچتی رہی تھی کہ آخر کون تھا وہ؟ جس نے مجھ پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی تھی؟ان دونوں کو کس نے مارا ہو گا؟

اگر مجھے ایک بھی گولی لگ جاتی تو ماما بابا کا کیا ہوتا۔ایان کو کھونے کے بعد ان میں اتنی ہمت نہیں کہ اب مجھے کھو سکیں۔اور نا میں بابا کو کھو سکتی ہوں۔

وہ آنکھوں میں آنسوں بھر لائی تھی۔آواز جیسے حلق میں ہی ٹوٹ گئی تھی۔وہ جتنا بھی سوچ لیتی مگر کچھ سوالوں کے جوابات حد درجا سوچنے پر بھی نہیں ملے۔

ایک بار پھر اس کی آنکھوں کے سامنے گولیوں والا منظر واضع ہوا تھا۔اور اس کے پاس سے گزرتے شخص کا ٹیٹو بھی۔دس سال پہلے بھی ایسا ہی واقع پیش آیا تھا مگر شاید تب ان گولیوں سے کوئی اسے بچا نہیں پایا تھا۔

وہ ماہ روخ بیگم کے ڈر کو بھانپ چکی تھی وہ خود بھی یہاں سے جانا چاہتی تھی یہی وجہ تھی کہ اس نے زیادہ مزاحمت نہیں کی تھی۔

www.novelsclubb.com

تین چار دنوں سے جو کچھ اس کے ساتھ ہو چکا تھا وہ چاہ کر بھی اسے بھول نہیں پا رہی تھی۔اس کے دل میں ایک ڈر بیٹھ گیا تھا کہ اگر وہ ٹیٹو والا پھر سے اس کے سامنے آگیا یا اس کو مارنے تو۔۔۔؟

تو وہ کیا کرے گی وہ یہ نہیں سوچنا چاہتی تھی۔اسی لیے اب وہ اس شہر سے جانا چاہتی تھی کہیں بہت دور جہاں کوئی اسے اور اس کے ماما بابا کو ڈھونڈ نا سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوچتے سوچتے جب اسے اپنی زندگی میں آئے حادثوں کی کوئی حد نہیں ملی تو تھک کر سو گئی۔

وہ اب تک نہیں سمجھ پائی تھی کہ کوئی اس کی زندگی کی قیمت لگا چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ میلبرن کے سب سے مشہور ڈانس کلب میں بیٹھے شراب سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

اس کی بے باک نظریں ڈانس فلور پر ناچتی لڑکیوں سے ہٹ نہیں رہی تھیں۔اس کے پاس صوفے پر بیٹھیں وائین پیتی لڑکیوں کے ساتھ پینٹ کورٹ پہنے شان سے بیٹھا تھا۔

اسی وقت اس کا ایک آدمی صوفے کے پیچھے آ کے کھڑا ہوا اور پھر اس کے کان کی طرف جھکا۔

www.novelsclubb.com

گانو کا شور اپنے عروج پہ تھا جس کی وجہ سے اسے پوری بات سمجھ نہیں آئی مگر جتنی بھی بات سنائی دی تھی وہ اس کے تاثرات بدلنے کے لیے کافی تھی۔

وہ مؤدب انداز میں واپس پیچھے جا کے کھڑا ہو گیا۔

شیخ اسے گھورتا کھڑا ہوا۔ وہ وہاں سے باہر نکلا سیڑھیوں سے اترتے انڈر گراؤنڈ فلور پہ گیا۔ تو حقہ بقہ رہ گیا اس کے بھیجے جانے والے آدمی اس کے سامنے لاش بنے لیٹے تھے۔ انڈر گراؤنڈ فلور کی سیڑھیاں لوبی میں ختم ہوتی تھیں جبکہ دائیں جانب سٹور روم اور سامنے کلب کا دوسرا دروازا کھلتا تھا۔

خون ان کے جسم کو بھگوتا ٹھنڈا ہو چکا تھا۔

ایک انجانے خوف نے اسے آگھیرا۔ ابھی تو اس کے آدمیوں کو گریس کنگ نے آسان موت دی تھی۔ اسے اپنی جان کی فکر لاحق ہونے لگی۔ اس کے تو فرشتے بھی اس خوف سے کانپ اٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

شیخ کے آدمی جب انہیں لینے روانہ ہوئے تھے تو گریس کنگ نے راستے میں ہی انہیں روک لیا۔

شیخ کے بندے گاڑی سے باہر نکلے اور گریس کنگ کے سامنے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو گئے۔

" شیخ سر کا حکم ہے کہ ابان صاحب اور ان کی بیٹی کو ان کے پاس لایا جائے "

اس نے مؤدب انداز میں اس کو اطلاع دی کیونکہ وہ اسے اچھے سے جانتے تھے وہ ایمان داری سے اپنا کام بھی کر رہے تھے اور دل میں گریس کنگ کا خوف بھی تھا۔

گریس کنگ دو قدم چل کے اس کے قریب ہوا۔

"اور میرا حکم ہے کہ تم چاروں کو اوپر پہنچایا جائے "

اس کے کہنے کی دیر تھی کہ خضر اور اس کے آدمیوں نے اپنی اپنی پستولیں نکالی اور ان کی کنپٹی پر رکھ دیں۔

www.novelsclubb.com

اور گریس کنگ کا اشارہ ملتے ہی انہیں مار دیا

"اب تم لوگ جانتے ہو آگے کیا کرنا ہے "

اتنا کہہ کر وہ واپس مڑ گیا۔ خضر نے اثبات میں سر ہلایا۔

اب انہیں وہ کام سر انجام دینا تھا جس سے کہ ان کے دشمن خوف سے کانپ اٹھتے تھے۔

گریس کنگ اس سے کئی زیادہ طاقت رکھتا تھا۔ شیخ اس کے پیروں کی دھول کے برابر بھی نا تھا۔

"ابان اور اس کی بیٹی کہاں ہے"

شیخ اپنے خوف کو ضاہر نا کرتے غصے میں پوچھا۔

"ان کا ابھی تک کچھ پتا نہیں چلا"

www.novelsclubb.com

اس کے آدمیوں میں سے کسی نے جواب دیا وہ سب جانتے تھے یہ کس کا کام ہے کس میں اتنی جرت ہو سکتی تھی کہ آپنے دشمن کے آدمیوں کو مار کے ان کی لاشیں

اس کے در پر بھجوا دے۔وہ صرف ایک ہی شخص ہو سکتا تھا۔ڈیول کنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ڈھونڈوا نہیں۔۔۔۔اس کی بیٹی کو ڈھونڈ کے لاؤ میرے پاس جہاں بھی چھپیں ہیں ڈھونڈ کے لاؤ۔۔۔کسی بھی صورت میں مجھے وہ لڑکی چاہیے۔۔۔۔۔"

سامنے کھڑی اپنی ٹیم پر خباست سے چلاتا وحشی پن پر اتر آیا تھا۔

اس سے ڈر کے اپنی جان بچاتے سب وہاں سے نکل گئے پیچھے ان لاشوں کے ساتھ وہ اکیلا ہی کھڑا تھا۔

"گر یسسسسسسسسسس کنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

حلق کے بل زور سے چیخا۔اس کی آواز فضا میں کافی دور تک گونجی جو گانو کی آواز کے ساتھ ہی گھل گئی تھی۔

"سر گریس کنگ اسی طرف آرہا ہے؟"

اسی کے بندے نے واپس آکر اسے اطلاع دی۔

"کیاااا۔۔۔۔۔۔وہ ملبورن کب آیا۔۔۔؟۔"

شیخ اس کے آنے کی وجہ اچھے سے جانتا تھا اس لیے ڈر کے مارے اس کے ہاتھ کانپنے لگے۔

"سر آپ کو فوراً یہاں سے نکلنا ہو گا.."

شیخ کو آگاہ کیا۔

"ہاں ڈرائیور سے کہو گاڑی فوراً بیک گیٹ کی طرف لے کر آئے۔۔۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس بار وہ چیخ کے بولا تھا۔اس کے آدمی نے جلدی سے فون پر ڈرائیور کو گاڑی کلب کی بیک سائیڈ پر لانے کو کہا تاکہ گریس کنگ آئے گا تو فرنٹ سائیڈ سے ہی آئے گا اور ہمیں بھاگنے میں تھوڑا اور وقت مل جائے گا۔

"دادا کو فون کرو۔۔۔۔۔۔ جلدی انہیں بتاؤ کہ گریس کنگ میرے پیچھے لگا ہے۔۔۔۔۔۔"

شیخ جانتا تھا کہ اگر گریس کنگ نے ٹھان لی ہے تو وہ مجھے کہیں سے بھی ڈھونڈ نکالے گا۔۔۔۔۔

وہ اس سے بچنے کی ناکام سی کوشش کر رہا تھا۔

اس کے آدمی نے دادا کا فون ملا کے اسے پکڑایا۔۔۔۔

"دادا... گریس کن۔۔۔۔گ....."

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات دادا کو بتاتا پیچھے سے اس کا فون چھین لیا گیا۔اس نے مڑ کے دیکھا تو گریس کنگ اس کے سامنے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی ٹانگیں کانپنے لگی۔

"گ۔۔۔ گریس۔۔۔۔۔۔ک۔۔۔۔کن۔۔۔۔۔کنگ۔۔۔۔پلیز مجھے معاف کردو۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔سب دادا نے کیا تھا۔۔۔ان کے ہی کہنے پر ہوا تھا جو بھی ہوا۔۔۔پلیز مجھے جانے دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔۔۔۔"

گریس کنگ اس کی ہر وضاحت کو نظر انداز کرتا سامنے والے کمرے میں جا کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

شیخ حیران ہوا۔وہ اس کمرے میں کیوں گیا ہے وہاں کیا ہے؟ وہ نہیں جانتا تھا

۔۔۔۔۔

خضر نے اسے پکڑ کے اس کمرے میں جا کے گریس کنگ کے سامنے کھڑا کیا۔

کمرے کے درمیان میں ایک لوہے کا لمبا سا پائیپ تھا جو یقیناً اوپر کلب تک جاتا تھا۔

ایک آدمی ایک چھوٹے سائیز کا ڈبہ اندر لایا۔کوئی نہیں جانتا تھا اس ڈبے میں کیا تھا سوائے گریس کنگ کے۔ شیخ کو پکڑ کے رسیوں سے پائیپ کے ساتھ باندھ دیا۔۔۔

وہ اس قدر خوف زدہ تھا کہ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ اسے گولی مار کیوں نہیں رہا۔

اس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا۔

گریس کنگ کے ارادوں سے تو خضر بھی انجان تھا۔

گریس کنگ کے اشارے پہ اس آدمی نے وہ ڈبا کھولا اور اس میں موجود سانپ شیخ کے اوپر پھینک دیے۔

شیخ کی دردناک چیخیں پورے انڈر گراؤنڈ فلور پر موجود ہر شخص کے دل کو لرزا رہی تھیں۔ سوائے گریس کنگ کے جو بہت گہری نظروں سے اس شخص کو تڑپتا دیکھ رہا تھا اور اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔

دو سانپ اس کے پورے جسم پر رینگ رہے تھے۔ اور وہ پورا رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ چیخ چیخ کے اس کا حلق پھٹ گیا تھا۔ خضر نے بہت دکھ سے گریس کنگ کی طرف دیکھا۔۔۔۔ وہ اسے روکنا چاہتا تھا مگر اسے کچھ بھی کہنا بے سود تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اپنی کرسی سے کھڑا ہوا اور دیوار پر لگے ایک بٹن کو دبایا۔ جیسے ہی اس نے بٹن دبایا تو چھت کا گولائی میں چھوٹا سا منہ کھلا اور وہ پائپ اوپر کلب میں جا رکا۔۔۔۔۔وہ کلب کے بالکل درمیان میں پائپ پہ لٹکا تھا۔وہاں پر موجود ہر شخص چیخیں مارتا وہاں سے باہر کو بھاگا۔۔۔۔وہاں افرا تفری مچھ گئی تھی۔لوگ ایک دوسرے کو دھکا دیتے گراتے وہاں سے نکل گئے۔۔۔۔ان لوگوں کو کچھ اس بات کا بھی خوف تھا کہ کہیں وہ سانپ ان کے پیچھے نا آ جائیں بلکہ جس کام لگے ہیں اسی کام لگے رہیں۔۔۔۔۔

وہ وہاں ان سانپوں کے ساتھ اکیلا رہ گیا۔۔۔میوزک ابھی بھی چل رہا تھا ۔۔۔۔۔آج سے پہلے ہمیشہ یہاں آنے پر جو میوزک اس کے کانوں میں رس گھولتا تھا آج اسی میوزک میں سانپ کی آوازیں شامل تھیں۔۔۔

دردناک آوازیں بھی آنا بند ہو گئیں۔۔۔۔مگر شاید سانپ کی پیاس ختم نہیں ہوئی تھی وہ اسے ڈسنے سے تھکے نہیں تھے۔۔۔۔۔۔۔

شیخ صدیقی بہت غلط کاموں میں شمار کیا جاتا تھا۔۔۔۔لڑکیوں کی سمگلنگ اور ہر برے کام میں اس کا ہاتھ ضرور ہوتا تھا۔ گریس کنگ کو اس سے نفرت تھی جس کی وجہ شیخ کا کام تھا۔۔۔ مگر دادا کی وجہ سے شیخ کو اس کام سے روکا تھا لیکن وہ دادا کی سپورٹ پر خود کو نا جانے کیا سمجھ بیٹھا تھا۔اسے لگنے لگا تھا کہ گریس کنگ کبھی دادا کے خلاف نہیں جائے گا مگر وہ گریس کنگ کو آج تک جان ہی نہیں پایا تھا بلکہ اسے کوئی بھی نہیں جان سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جس طرح کی جگہ پر اپنی زندگی کا قیمتی وقت ضایع کر دیا اسی جگہ پر آخری سانسیں لیتا مر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس واقعے کی اطلاع دادہ تک پہنچی دادا یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے تھے کہ گریس کنگ بغاوت پر اتر آیا تھا انہوں نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ گریس کنگ کے ساتھ اس کے طریقے سے کھیلے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عمل غائب دماغی سے فوٹ پاتھ پہ چلتی جارہی تھی۔ سڑک پر چلتی ٹریفک کا اس پر رتی بھر بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

"وہ شخص مجھ سے کیا چاہتا ہے۔۔ ہر وقت مجھ پر کیوں نظر رکھتا ہے۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔؟"

وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ وہ اس سے چاہتا کیا تھا۔

"مجھے سکون کیون نہیں آتا۔ میرا دل بے چین کیوں رہتا ہے۔ کیوں ڈرتی ہوں میں کہ کہیں وہ دوبارا سامنے نا آجائے۔"

یہی وجہ تھی کہ وہ یہاں سے جانا چاہتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیکن وہ واپس پاکستان جانے سے ڈرتی تھی۔دس سال پہلے اس گھر میں گزرے حادثے سے وہ بہت مشکل سے نکلی تھی اب دوبارا وہی تکلیف۔۔۔۔۔۔۔

ادھر اُدھر کی دنیا سے بے گانہ وہ فری ٹرم زون والی سڑک پر پہنچ گئی تھی۔یہ سڑک Melbourne شہر کے بالکل درمیان میں واقع تھی۔

میلبورن میں 1850 کی دہائی کے گولڈرش کے دور سے لے کر آج تک کے بہترین ریستوراں اور بارز، عالمی معیار کے کھیلوں کی تقریبات، شوز، نمائشیں، فیشن اور ثقافت اور شاندار فن تعمیر سے لے کر ہر چیز اس کی دہلیز پر موجود تھی۔

میلبورن اپنے اندر ترقی پزیر لین ویز، بوتیک کیفے/بارز، تاریخی عمارتوں اوراڈوں، اور پارکس اور باغات کا تجربہ تھا۔

www.novelsclubb.com

سڑک کے کنارے درخت موجود تھے جو اکتوبر کے ٹھنڈے موسم میں سرخ پتے لیے اس سڑک میں جان ڈالے اسے اور خوبصورت بناتے تھے۔کچھ پتے ٹوٹ کر سڑک پر ہر طرف اپنی سرخی بکھیرتے تو وہاں سے گزرتے ہر شخص کا دل ان پتوں

کی ہل چل دیکھ کر اتنا خوش ہو جاتا تھا کہ وہ لمحہ زندگی کے سارے دکھوں کو بھول جانے پر مجبور کر دیتا تھا۔

عمل اپنے دماغ پر زور دیتی مسلسل چلی جا رہی تھی۔

جب ایک ٹھنڈا ہوا کا جھونکا اسے چھو کے گزرا تب اسے احساس ہوا کہ وہ بہت دور نکل آئی تھی۔

وہ جہاں کھڑی تھی وہاں کی خوبصورتی اسے محسور کرنے لگی تھی۔

کچھ لمحے سڑک کے کنارے کھڑے یہ سوچنے میں گزار دیے کہ مجھ پر گولیاں کس نے چلائیں ہوں گی؟

سڑک کے کنارے روکی سبز سگنل کے جلتے ہی زیبرا کراسنگ پر سڑک پار کرنے کو قدم بڑھائے۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی کہ سامنے سے زیبرا کراسنگ پر دوڑتے سڑک پار کرتا ایک لڑکا جلدی میں اس سے ٹکرا کے گزر گیا۔ جہاں سے لوگوں کا ایک ہجوم سڑک کی دوسری طرف گزر چکا تھا۔ مگر عمل زیبرا کراسنگ پر سڑک کے درمیان میں ہی ٹھہر گئی۔

وہ ایک نظر اسے دیکھ کے واپس مڑی تو بائیں جانب سے ایک کار اس سے ٹکرانے ہی والی تھی کہ کسی نے اس کا بازوں پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔

اس نے حیرانگی سے اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو اس کے باپ کی عمر کا معلوم ہوتا تھا۔

اس ٹکراؤ سے اس کا روخ دوسری طرف مر گیا تھا

جس کی وجہ سے عمل وہ گاڑی دیکھ نہیں پائی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ ان کا شکریہ ادا کرتی وہ سڑک کروس کرنے لگے وہ وہیں کھڑی اسے دیکھ رہی تھی جو سڑک پار کر رہا تھا۔ پھر سر جھٹک کر گھر کی طرف بڑھ گئی۔

اس نے اپنی آنکھیں کھولیں مگر اندھیرے کے باعث کچھ نظر نہیں آیا۔ اٹھنے کی کوشش میں اسے اپنے سر میں درد کا احساس ہوا۔ اور جسم گویا کسی نے جکڑ رکھا ہو۔ ٹھنڈے فرش پر نا جانے کتنے گھنٹوں سے بے ہوش پڑی تھی۔ جس کی وجہ سے اس کا جسم سن ہو گیا تھا۔ اپنی آنکھوں کو زبردستی کھولتے اٹھ کے بیٹھی جبکہ کمرے میں مو نبتی کی مدہم روشنی کمرے کا نقشہ بیان کر رہی تھی۔ اس نے ایک نظر اس کمرے میں دوڑائی۔ سامنے ایک بیڈ، صوفے اور ضرورت کا سامان پڑا تھا۔۔۔۔ پردوں سے کھڑکی کو ڈھکا ہوا تھا۔۔۔ بائیں جانب وارڈروب میں کسی میل کے کپڑے ترتیب دیے لٹک رہے تھے۔

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اس وقت کہاں ہے اور اس کمرے میں کیسے آئی؟

وہ اچانک ہوش میں آئی اسے یاد آگیا تھا کہ میں تو اپنے بابا کے ساتھ تھی پھر یہاں کیسے آئی؟

اسے ایک کمرے میں لا کے چھوڑ دیا اور کسی چیز سے نہیں باندھا۔وہ کافی ڈری کوئی تھی نا جانے کن لوگوں کے ہاتھ لگ گئی تھی۔

اسے اپنا جسم بہت کمزور محسوس ہوا۔وہ اٹھنے ہی لگی تھی کہ ہلکی سی آواز کے ساتھ دروازا کھلا اور کسی نے اپنے قدم اندر رکھے۔

ہیلن نے اندر آتے اس کے قدموں کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

گریس کنگ بلیک پینٹ شرٹ میں بنا ماسک لگائے اپنی خوبرو شخصیت لیے اس کے سامنے کھڑا ہوا۔

دونوں کی نظریں آپس میں ٹکرائیں۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ رات کا کونسا پہر تھا مگر اسے اندازہ تھا کہ وہ اب تک آٹھ گئی ہو گی۔

"کون ہو تم اور میرے بابا کہاں ہیں؟"

وہ اس کے سامنے اٹھ کے کھڑی ہو گئی۔اپنے بابا کا خیال آتے ہی ان کی فکر ہونے لگی تھی۔

"تمہارا یہ جاننا ضروری نہیں ہے کہ میں کون ہوں تمہارا صرف اتنا جاننا ضروری ہے کہ تم اب سے یہیں رہوں گی اور جو میں کہوں گا وہی کروں گی"

گھمبیر لہجے میں اسے تنمبیاں کرتا اس کی آنکھوں میں جھانکا۔۔

www.novelsclubb.com

"میں یہاں نہیں رہوں گی مجھے گھر جانا ہے"

اس کے لہجے کو نظر انداز کیا جب کہ اندر سے اس کا دل کسی بچے کی طرح سہا ہوا تھا

"یہ بھی گھر ہی ہے"

اسے یاد دلایا۔۔۔۔

"مجھے اپنے گھر جانا ہے میرے بابا کو بلاؤ.... کہا ہے وہ؟"

"جہنم میں"

اس نے دل میں کہا۔اسے نفرت تھی ایسے لوگوں سے ان کا زکر سننا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔

"وہ کسی کام سے دوسرے ملک گیا ہے"

وہ بہت کمزور لگ رہی تھی اسے سچ نہیں بتا سکا۔

اسے اپنے باپ پہ بے تحاشا اعتبار تھا جبکہ وہ اس کے کابل نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ واپس کب آئیں گے ؟... کیا انہوں نے واپس آنے تک آپ کو میرا خیال رکھنے کو کہا تھا؟"

اس کے معصومیت سے کیے گئے سوال پر کچھ دیر تو حیرانی سے اسے دیکھتا رہا۔

"جلد ہی"

فقط ایک لفظ بول کر منہ پھیر گیا وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اسے شیخ سمجھ رہی ہے۔ جبکہ وہ اسے سچ بتانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

"مجھے بابا سے بات کرنی ہے میری ان سے بات کرواؤ مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے اپنے گھر جانا ہے میں انہیں بتاؤں گی کہ میں اب بالکل ٹھیک ہوں اور میں یہاں سے جا سکتی ہو اور خود اپنا خیال رکھ سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔"

ایک بار پھر سے ضد کی۔ وہ کسی بھی صورت واپس جانا چاہتی تھی۔

"تمہیں سمجھ میں نہیں آتی ایک دفعہ کی بات کہ تم یہیں رہوں گی اور جو میں کہوں گا وہی کروں گی میری اجازت کے بنا تم ایک بھی قدم اس گھر سے باہر نہیں نکال سکتی اور اگر ایسا کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

ایک لمحے میں اس کے قریب آتے اس کا بازو زور سے جکڑا۔غصے سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے دھمکایا تھا۔اچانک اسے غصے میں دیکھ کر ڈر کے دو قدم پیچھے ہونا چاہا تھا جبکہ بازو ابھی بھی اس کی گرفت میں تھا۔تکلیف سے اس کی آنکھیں بھر آئی تھی۔

ہیلن کی آنکھوں میں آئے انسو دیکھتے فوراً اس کا بازو چھوڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

وہ ایک بار پھر سے اس خالی کمرے میں تنہا رہ گئی اب اس کمرے میں صرف اس کے رونے کی آواز گانج رہی تھی۔

"تم نے جھوٹ کیوں کہا۔۔کہ اس کا باپ کسی کام سے گیا ہے۔۔۔۔"

اس کمرے سے باہر نکلا تو خضر کمرے کے باہر کھڑا سب سن چکا تھا۔

"اس لیے تاکہ وہ زیادہ شور نا مچائے۔۔۔اگر اسے پتا چل گیا کہ اس کا باپ مر گیا ہے۔۔۔۔تو اس کا سنبھالنا بہت مشکل ہو جائے گا۔۔۔۔۔اور میں اپنے گھر میں کوئی بکھیڑا نہیں چاہتا۔۔۔۔۔"

"ہمممم۔۔۔۔کہہ تو بالکل ٹھیک رہے ہو۔۔۔۔لیکن اب اس کا کرنا کیا ہے۔۔۔۔۔کب تک یہاں رکھنا ہے۔۔؟"

"دو دن بعد جب سارا معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔تو اسے گھر بھجوا دیں گے۔۔۔۔"

گریس کنگ بلیک کوٹ پہنتا خضر سے کہتا باہر نکلا خضر بھی اس کے پیچھے ہی باہر نکل گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"شکر ہے یہ کام تو پورا ہوا۔"

عمل نے کچھ ڈاکومنٹس دیکھنے کے بعد لفافے میں ڈال کے ٹیبل کی سائیڈ پر رکھتے اپنے سامنے بیٹھی ایمیلیا سے کہا۔

یونیورسٹی سے کام ختم کرنے کے بعد وہ دونوں لیگون اسٹریٹ کے Italian ریسٹورنٹ میں بیٹھی تھیں۔

لیگون اسٹریٹ میلبورن، وکٹوریہ، آسٹریلیا میں واقع جو کارلٹن، کارلٹن نارتھ، پرنسز ہل اور برنسوک ایسٹ کے اندرونی شمالی مضافاتی علاقوں سے گزرتی تھی

www.novelsclubb.com

میلبرن کے رہنے ہولے کارلٹن کے قلب میں پتوں والی Lygon Street کے ساتھ چہل قدمی اور Little Italy دریافت کرتے تھے۔ وہ جگہ جہاں میلبورن کی مشہور کیفے ثقافت نے جنم لیا۔ جنوب میں کوئنز بیری اسٹریٹ سے شمال میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایلگین اسٹریٹ تک چلتے ہوئے، لیگون اسٹریٹ کا یہ حصہ Italian ریستوراں، آئس کریم کی دکانوں، بوتیکوں اور باروں سے بھرا ہوا تھا۔

"عمل تم لوگ کب جا رہے ہو؟"

ایمیلیا نے لیگون اسٹریٹ کی چہل پہل کو دیکھتی عمل کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

ریسٹورنٹ کے باہر سڑک کے کنارے ایک لائن میں چیر ٹیبل سجائے گئے تھے۔

عمل کی دائیں طرف سے سڑک کا ایک حصہ شروع ہوتا تھا۔۔۔۔

"دو دن بعد فلائٹ ہے۔اصل تو مجھے یونیورسٹی کی ٹینشن تھی۔اب سمسٹر فریز کروا لیا ہے تو آرام سے بابا کے مکمل ٹھیک ہونے کے بعد ہی آئیں گے۔"

کافی کا کپ لبوں سے لگاتے مسکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"عمل مجھے تم سے کچھ کہنا تھا۔میں اس دن تمہیں وہاں اکیلا چھوڑنے کے لیے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔مجھے اندازہ نہیں تھا کہ ایسا بھی کچھ ہو سکتا ہے۔اور اس دن کے بعد سے تم یونیورسٹی بھی نہیں آئی مجھے تم سے معافی مانگی تھی۔"

وہ بہت شرمندہ تھی اپنی غلطی پر۔

وائٹ پینٹ کے ساتھ لونگ گرین شرٹ گرین جیم سٹون آنکھیں لیے ہر دن کی طرح عمل آج بھی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔

جو حادثہ اس کے ساتھ پیش آیا تھا اسے نظر انداز نہیں کر سکتی تھی۔

"تمہیں پتا ہے اس وقت مجھے بالکل سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا ہو رہا ہے میں بہت ڈر گئی تھی۔۔۔میں عائش کی بہت شکر گزار ہوں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس دن کے واقعے کو سوچتے اداس ہوئی۔

"میں ایک بار پھر سے معافی مانگتی ہوں۔۔۔"

وہ اپنا سر شرمندگی سے اوپر نہیں اٹھا پا رہی تھی۔

"کوئی بات نہیں اب تو ہو گیا اب شرمندہ ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔ ویسے بھی اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔۔ غلطی میری تھی مجھے اس پر یقین نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔"

ایمیلیا کی مسکراہٹ گہری ہوئی جس پر عمل بھی کھل کے ہنس دی۔۔۔

فیڈریشن اسکوائر میلبورن، جو میلبورن میں عوامی اجتماع کے سب سے مشہور مقامات میں سے ایک, عالمی معیار کی آرٹ گیلریوں، نمائشوں، کھانے پینے کے اختیارات کی متنوع رینج،اور تقریبات پر مشتمل تھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ، اس جگہ نے بڑے پیمانے پر شہرت حاصل کی تھی۔ دنیا بھر کے لوگ سنسنی اور جوش کے لیے اس جگہ کا دورہ کرتے

وہ ابھی وہیں اپنی اپنی کافی ختم ہونے کے انتظار میں بیٹھی تھیں تبھی سامنے سے آتے ایک شخص نے اپنے ہاتھ میں پکڑا لفافہ اس کے سامنے ٹیبل پر رکھ کے آگے چلا گیا۔

ایمیلیا نے حیرانگی سے اس لفافے کو اور عمل نے مڑ کے اس شخص کو دیکھا۔

"اس نے یہاں کیوں چھوڑا ہے کھول کے دیکھو اس میں کیا ہے؟"

ایمیلیا نے اسے کھولنے کا اشارہ کیا۔ عمل نے کنفیوز ہوتے لفافہ کھولا۔ اس میں ایک تصویر تھی۔

وہ تصویر ایک 19 سال کے لڑکے کی تھی اور اس کے اوپر کچھ لکھا ہوا تھا۔

اس تصویر کو دیکھتے عمل کو گویا کرنٹ لگ گیا ہو۔

www.novelsclubb.com

اس پر لکھے وہ دو لفظ اسے کسی کھائی میں دھکیلنے کے لیے کافی تھے۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے عمل۔۔۔؟ کیا لکھا ہے اس پہ؟ کس کی تصویر ہے؟"

ایمیلیا اس کے آڑے رنگ دیکھ کے پریشان ہوئی۔

وہ اٹھ کے کھڑی ہوئی اور پیچھے مڑ کے دیکھا وہ شخص جا چکا تھا۔

اچانک ہی دھکا لگنے سے وہ تصویر اس کے ہاتھ سے نکل کے سڑک پر چلتے لوگوں کے پیروں میں گر گئی۔

"عمل۔۔۔۔۔"

پیچھے سے ایمیلیا نے اسے آواز دی۔ مگر عمل اس کی سن کہاں رہی تھی۔

وہ اس تصویر کو اٹھانے ہجوم میں جا گھسی۔ کبھی وہ کسی کے پیر کی دھول بن ہی تھی تو کبھی کسی کے۔ تصویر سڑک پر الٹی پڑی تھی۔ عمل نے دیکھا کہ اس کے پیچھے اور بھی کچھ لکھا ہوا تھا جسے وہ پڑھ نہیں پائی تھی۔ وہ اس کے پاس جا کے اٹھانے ہی لگی تھی کہ کسی اور نے تصویر اٹھا لی۔ اس نے اچانک مڑ کے دیکھا وہ شخص تصویر اٹھا کے بھاگتا اس سے دور ہوتا جا رہا تھا۔

"عمل کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ عمل میری بات سنو۔"

ایمیلیا اسے روکنا چاہتی تھی مگر اس پہ تو یوں جیسے کوئی جنون سوار ہو۔

عمل اس کے پیچھے بھاگی۔وہ جاننا چاہتی تھی کہ وہ اس تصویر کے بارے میں کیا جانتا ہے۔اس سے پوچھنا چاہتی تھی۔۔۔۔

لوگوں کو پیچھے دھیکلتی اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔کچھ دور جانے کے بعد وہ اچانک ہی غائب ہو گیا۔

عمل روک کے اپنے بائیں جانب پھر پیچھے پھر دائیں جانب دیکھنے لگی۔مگر اتنے لوگوں میں وہ اسے نہیں پکڑ پائی تھی۔اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔وہ بے بس ہو گئی تھی۔

بھاگنے کی وجہ سے اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔وہاں کوئی نہیں تھا۔وہ اس کا پیچھا کرتی ناجانے کونسے علاقے میں آگئی تھی۔وہ بالکل سنسان تھا۔وہاں جگہ جگہ پر بڑے بڑے ڈبے پڑے ہوئے تھے۔

گول گھومتی ایک بار پھر ہر طرف دیکھنے لگی۔

اچانک اسے اپنی بائیں طرف بڑے سے ڈبے کے پیچھے سے کسی کا شور سنائی دیا۔

اس نے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اس ڈبے کے دوسری جانب چھپ کر دیکھا۔

سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا چہرہ زرد کی مانند پر گیا۔

ایک شخص اسی لڑکے کے سامنے کھڑا تھا۔جو لفافہ رکھ کے گیا تھا۔

عمل ایک بار پھر سے ٹیٹو والے کو اپنے سامنے دیکھ کے ڈر گئی۔

وہ یارا سمندر کے کنارے معافیہ کے اڈے پر کھڑی تھی۔ گردن پر ٹیٹو لیے پوری طرح سیاہ لباس میں ملبوس تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس سے کافی دور کھڑا تھا۔عمل کی طرف اس کی بیک تھی جس کی وجہ سے وہ اسے دیکھ نہیں پا رہی تھی۔

عمل بھاگنا چاہتی تھی۔اس کا دل کہہ رہا تھا کہ وہ اتنا دور بھاگ جائے کہ پھر کبھی اس کو نا دیکھ پائے۔

مگر۔۔۔وہ بھاگ نہیں پا رہی تھی۔۔۔وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔اس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ جو وہ سوچ رہی ہے وہ یہ نا ہو۔۔۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ شخص ایان کو کیسے جانتا تھا۔۔۔۔۔۔کیسے ۔۔۔۔۔۔اسے جانتا تھا وہ کیا بتانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی کسی نے پیچھے سے اس کا ہاتھ پکڑ کے اس کا روخ اپنی طرف کیا۔

"تم کون ہو لڑکی اور یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔"

اس کے سامنے دو آدمی کھڑے اسے گھور رہے تھے۔

وہ اپنا ہاتھ چھڑوا کے پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔وہ اتنا گھبرائی ہوئی تھی کہ کچھ بول نہیں پا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

عمل نے پیچھے پلٹ کے دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے لفافہ رکھنے والا ٹیٹو والے کے سامنے کھڑے تھا مگر اب وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

"تم کس کے ساتھ آئی ہو۔۔۔۔۔۔ تمہیں کون لے کے آیا یہاں۔۔۔۔۔۔؟"

بار بار اسے خونخوار نظروں سے دیکھتے پوچھ رہے تھے۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ انہیں کیا بتائے کہ وہ یہاں کیوں آئی تھی۔وہ جس جگہ کھڑی تھی غنڈوں کا علاوہ تھا یہ جان کے اس کا دل گویا مٹھی میں آگیا ہو۔

"میں۔۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔میں یہاں کسی کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔لیکن شاید میں غلط جگہ پر آگئی ہوں۔۔۔۔میں واپس جاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے ادھر ادھر کسی کو ڈھونڈنے کا ناٹک کرتے واپسی کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔اس کا وہاں کھڑا ہونا بھی بہت خطرناک تھا۔

"پکڑو اس لڑکی کو اور لے چلو۔۔۔۔۔"

پیچھے کھڑے آدمی نے واپس جاتی عمل کو دیکھتے دوسرے آدمی کو کہا۔

عمل کے کانوں سے اس کے الفاظ ٹکراتے ہی اس کی آنکھیں پھٹی اور قدم وہیں تھم گئے۔۔۔۔

وہ پیچھے مڑی۔۔۔وہ شخص اسے پکڑنے کے لیے اس کے کریب ارہا تھا۔

اچانک عمل نے بھاگنا شروع کر دیا۔۔۔۔

"اے ے ے ے ے ے۔۔۔۔۔۔روک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ چیختا اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔۔

وہ کسی صورت ان لوگوں کے ہاتھ نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔وہ بھاگی چلی جا رہی تھی۔وہ وہاں سے باہر جانا چاہتی تھی۔مگر بھاگتے بھاگتے واپسی کا راستہ کھو چکی تھی۔

بھاگتے بھاگتے بڑے سے ڈبے کے پیچھے جا چھپی۔۔

اس کا دل تیز رفتار میں دھڑک رہا تھا۔سانس بند ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔

اس کی طرف آتے قدموں کی آہٹ تیز ہونے لگی۔

اسے لگا وہ یہاں آ کے پھنس گئی ہے اب وہ نکل نہیں پائے گی۔آنکھیں بند کیے سانسیں روکے کھڑی تھی۔

قدموں کی آواز اور تیز ہو گئی۔وہ اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

"عمل۔۔۔۔۔۔"

اچانک ڈرتے پیچھے ہوئی۔

"عمل تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔"

سامنے عائش کھڑا سختی سے اس سے پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

عمل ڈری سی گھبرائی ہوئی کیفیت میں کھڑی حیرانگی سے عائش کو دیکھ رہی تھی

۔۔۔۔

"تم آؤ چلو یہاں سے۔۔۔۔۔۔"

اس کا ہاتھ تھام کے وہاں سے باہر لے گیا۔۔۔۔

جبکہ عمل حیران تھی اس پہ۔۔۔۔۔۔ کیا اتنا آسان تھا کسی مشکل سے باہر نکل جانا ۔۔۔۔۔۔۔؟....."

"تمہیں کیسے پتا چلا کہ مجھے مدد کی ضرورت ہے؟..... تم نے مجھے کیسے ڈھونڈا۔۔۔۔۔؟"

عمل کا ہاتھ ابھی بھی اس کی گرفت میں ہی تھا۔

جبکہ عائش خاموشی سے اسے لے کے چلتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔ کچھ دور آنے کے بعد وہ رکا۔۔۔

"تمہاری دوست تمہارے لیے پریشان ہو رہی ہے۔۔۔۔ تم اس کے پاس جاؤ ۔۔۔۔ مجھے کچھ کام یاد آگیا ہے۔۔۔"

سامنے اسی ریسٹورنٹ کے باہر ایمیلیا کھڑی تھی۔

عائش اسے کہتا واپس اسی طرف چلا گیا۔

وہ اسی ریسٹورنٹ کے باہر ٹیبل کے پاس آئی جہاں ایمیلیا پریشان بیٹھی تھی۔

"تم کہاں چلی گئی تھی عمل؟ پتا ہے میں کتنا پریشان ہو رہی تھی۔"

عمل کے قریب آتے ہی وہ غصہ کرنے لگی۔۔۔

"ایمیلیا چلو یہاں سے"

اس کے سوال کو نظرانداز کرتے بولی اس کی آواز کی لرزش کو محسوس کرتے غور سے اسے دیکھا۔ عمل نے اپنے آنسوؤں کو بامشکل روکا ہوا تھا۔

عمل نے ٹیبل سے اپنا بیگ اٹھایا اور گھر کی جانب چل دی جبکہ ایمیلیا نے اس کی خاموشی پر زیادہ وضاحت نہیں مانگی۔

www.novelsclubb.com

وہ خاموشی سے بالکونی میں آئی اور سوفے پر بیٹھ گئی جو کہ گھر کے بائیں طرف چھوٹی بالکونی بنائی ہوئی تھی۔وہاں سے غروبِ آفتاب کا منظر دیکھنے کو ملتا تھا۔گھر کی دیوار کے ساتھ ایک بڑا سوفا رکھا تھا اس پہ وائیٹ چادر بچھی اور کچھ کشنز رکھے تھے۔اس سے آگے دو قدم کے فاصلے پر بالکونی کے ہینڈل تھے باہر کی طرف سے گملوں کے پھول اور پتے لکڑی کے ہینڈل میں سے اندر جھانک رہے تھے۔

رات کافی گھری ہو چکی تھی اور وہ اس رات میں خود کو پہلے سے بھی زیادہ اکیلا محسوس کر رہی تھی۔دیوار سے لے کر بالکونی کے ہینڈلز پر یلو لائیٹس لگائی گئی تھی جس کی روشنی اس کے چہرے پر پھیلی پریشانی کو واضح طور پر عیاں کر رہی تھی۔

سوفے کے ساتھ نیچے تین سے چار چھوٹی بڑی خوبصورت خوشبو والی موتیاں شیشے کے واس میں رکھی ہوئی تھیں جنہیں دیکھتے آج کے واقعے کو سوچتے اس کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں۔

"وہ اتنا بے رحم انسان کیوں ہے۔۔۔۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔۔۔۔"

عمل کے آنسو روک نہیں رہے تھے اب تو وہ باقاعدہ رو رہی تھی۔

"وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔میری تکلیف بڑھتی چلی جا رہی ہے۔۔۔وہ کون ہے۔۔میرے بارے میں کیا جانتا ہے۔۔۔؟"

آنسو بہاتی پھر سے سارے سوالات کو دھرا ہی تھی لیکن اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا یہی تھی اس کی زندگی۔۔۔۔۔کیسے کیسے راز چھپے تھے جنہیں جاننا ابھی باقی تھا

۔۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف عائش ہوٹل کے کمرے کی کھڑکی میں ایک ٹانگ باہر لٹکائے اور دوسری ٹانگ پہ بازو رکھے بیٹھا تھا۔وہ اپنے دوست کے پاس آیا تھا ملنے مگر اس کا دل کسی چیز میں نہیں لگ رہا تھا۔اس کے دل میں خالی پن نے اپنی جگہ بنالی تھی۔

عائش اس کمرے کی کھڑکی کھول کے کھڑکی پر ہی بیٹھ گیا تھا۔وہ بہت اونچی منزل پر بیٹھا ہوا تھا۔اس کے پیروں کے نیچھے ملبورن کی سڑکیں اپنی ہی دھن میں روشن تھیں۔وہاں سے رات میں ملبورن کا منظر دیکھنے کا ایک الگ ہی مزا تھا۔

وہ بہت اداسی سے بیٹھا ٹھنڈی ہوئیں بھی اسے سکون نا دے سکیں۔

اس نے ساری زندگی ایک ہی شخص کے پیچھے بھاگنے پر لگا دی۔۔۔۔

وہ وہاں نہیں تھا جہاں اسے ہونا تھا۔اس کی زندگی کا مقصد کچھ اور ہی تھا۔

وہ آنکھوں میں نمی لیے نیچھے سڑک پر چلتی روشنیوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ اب آگے کیا کرے گا لیکن اتنا ضرور جانتا تھا کہ اب میں اور نہیں لڑ سکتا۔وہ ایک ایسا راستہ تھا جس کا کوئی انجام نہیں تھا۔

وہ دروازا کھول کے اندر داخل ہوا۔پورے فلیٹ میں مدھم سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

گریس کنگ کل رات کا گیا اگلی رات کو آیا تھا۔وہ اتنا تھکا ہوا تھا کہ آرام کرنے کے لیے سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔ہر دن کی طرح آج بھی بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس ہاتھ میں بلیک کوٹ پکڑے کمرے میں گیا۔

کمرے کا دروازا کھولنے پر اندھیرے نے آگھیرا۔۔اس نے بھی لائیٹ چلانے کی زحمت نہیں کی اور دروازا بند کر کے کوٹ صوفے پر پھینکتے خود بیڈ پہ گر گیا۔دائیاں

بازو اپنی آنکھوں پہ رکھے جبکہ بائیاں بازو بیڈ پر پھیلائے لیٹا تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے اپناہاتھ ہلایا تو اس کا ہاتھ کسی چیز سے ٹکرایا تھا۔ گریس کنگ اچانک ہوش میں آیا۔۔

اس نے دوبارا اسے چھوا تو وہ کسی کا ہاتھ تھا۔۔۔

یک دم اس کو کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔

تبھی اسے ہیلن کا خیال ایا۔ دایاں ہاتھ بڑھا کے لیمپ جلایا۔۔۔ لیمپ کی مدھم سی روشنی پورے کمرے کا نقشہ بیان کر رہی تھی۔

اس نے اپنے دائیں جانب دیکھا جہاں وہ آرام سے تکیے پر سر رکھے سو رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہیلن کے کچھ بال گردن پر پھیلے ہوئے تھے۔۔۔وہ جن کپڑوں میں لائی گئی تھی ابھی بھی اسی حالت میں تھی۔ گریس کنگ اسے اپنے بیڈ پر لیٹے دیکھ کر بالکل بھی حیران نہیں ہوا تھا۔۔۔

لمبی لمبی پلکیں گوری رنگت ہر میکپ سے عاری نازک سی ہیلن اس کے سامنے لیٹی تھی۔

ایک بھرپور نظر اس پر ڈال کہ اس کا ہاتھ واپس وہیں چھوڑ کے بیڈ سے اٹھ گیا۔

وہ دوسرے کمرے میں جانے کے لیے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ بے دھیانی میں اس کا پاؤ ٹیبل سے ٹکرایا اور گلاس نیچے گر کے ٹوٹ گیا۔

گریس کنگ نے فوراََ پیچھے پلٹ کے بیڈ پہ لیٹی ہیلن کو دیکھا۔جو گلاس ٹوٹنے پر زرا سا بھی نہیں ہلی تھی۔اس نے آنکھیں چھوٹی کرتے غور سے اس کا چہرا دیکھا۔ تبھی وہ چلتا ہوا اس کی طرف گیا تھا۔

"ہیلن۔۔۔اٹھو۔۔۔۔۔"

اس کے سر پہ کھڑے ہوتے اسے اٹھایا۔جب وہ نہیں اٹھی تو گریس کنگ نے اس کا بازو ہلایا۔

"ہیلن۔۔۔۔۔۔"

لیکن وہ پھر بھی نہیں اٹھی۔ گریس کنگ نے اس کی گردن سے بال ہٹائے اور اپنی انگلیاں اس کی گردن پر رکھے اس کے دل کی دھڑکن کو محسوس کیا۔

وہ زندہ تھی مگر بے ہوش تھی۔۔۔۔۔

اس نے فوراً صوفے پر پھینکے کوٹ کی جیب سے فون نکالا اور خضر کو کال کر کے اسی وقت کسی ڈاکٹر کو لانے کا بولا۔ جبکہ اس وقت گھڑی کی سوئیاں سوا ایک بجا رہی تھیں۔۔۔۔

گریس کنگ فون رکھتے صوفے پر بیٹھ گیا۔دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پیوست کیے ان پر تھوڑی ٹکائے گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جو دنیا سے بے خبر اس کے بیڈ پہ بے ہوش پڑی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ڈور بیل بجی۔وہ اس پر سے نظریں ہٹاتا کمرے سے باہر نکلا اور دروازہ کھولا تو سامنے خضر ڈاکٹر کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔

"بھائی آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپ نے اتنی رات کو ڈاکٹر کیوں بلوایا۔۔؟"

خضر اس کے دروازا کھولتے ہی فوراً بولا۔اس ڈاکٹر کو دیکھتے گریس کنگ کو شدید غصہ ایا۔۔۔

"مجھے میل نہیں فیمیل ڈاکٹر چاہیے۔۔۔اسے واپس لے جاؤ اور کسی لیڈی ڈاکٹر کو لاؤ۔۔۔فوراً۔۔۔نہیں تو میں تمہیں گولی مار دوں گا۔۔"

گریس کنگ اچانک اس پہ بھڑکا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس وقت میں کہاں سے لے کے آؤں۔۔۔یہ ڈاکٹر بہت مشکل سے ملا ہے۔۔۔"

"میں نے تمھیں کہا مجھے ابھی اسی وقت فیمیل ڈاکٹر چاہیے۔۔۔۔ جیسے مرضی لاؤ ۔۔۔۔تمہارے پاس صرف پندرہ منٹ ہیں۔۔۔۔"

اس کا گریبان پکڑتے کرخت لہجے میں اس سے کہتا واپس چلا گیا۔

کمرے میں آیا تو ہیلن اسی پوزیشن میں بے ہوش پڑی تھی۔ صوفے کے سامنے پڑے ٹیبل پر دوسرے گلاس کو پانی سے بھر کے اس کی طرف گیا۔ گریس کنگ نے پورے گلاس کا پانی اس کے منہ پر پھینک دیا۔ تبھی

ہیلن گہری گہری سانسیں لیتی ہوش میں ائی۔اس کی آنکھوں کے سامنے ہر چیز دھندلی سی نظر آرہی تھی۔

ہیلن ایک بار پھر سے اسے اپنے سامنے دیکھ کے فوراً اٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

"مجھے اپنے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔"

اٹھتے ہی اس کے منہ سے یہی الفاظ نکلے تھے۔

"تم بے ہوش کیسے ہوئی تھی۔۔۔"

اسے مخاطب کیا مگر وہ اپنی زد پر ہی آڑی تھی۔

"مجھے بابا کے پاس جانا ہے۔۔۔۔"

تبھی ایک بار پھر ڈور بیل بجی۔۔۔ گریس کنگ اسے گھورتا ہوا باہر گیا اور دروازہ کھولا۔اس بار خضر ایک لیڈی ڈاکٹر لایا تھا۔۔۔جس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔وہ بہت ڈری ہوئی تھی نا جانے خضر اتنی رات کو اسے کیسے لے کے آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

گریس کنگ ڈاکٹر کے ساتھ اندر آیا تو ہیلن بیڈ سے اٹھ کے کھڑی تھی۔۔

"مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔۔مجھے پلیز جانے دو۔۔۔"

گریس کنگ چلتا ہوا اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ ہیلن کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں

۔۔۔

"کیا آپ نے اس لڑکی کو زبردستی یہاں رکھا ہوا ہے۔؟"

ڈاکٹر نے ہیلن کی حالت دیکھتے پوچھا۔

"ڈاکٹرررررررر۔۔۔۔۔۔ جس کام کے لیے تمہیں بلایا ہے وہی کام کرنا ہے

بس۔۔۔۔ سوال نہیں کرنے۔۔۔"

خضر نے اپنے کوٹ سے ایک بار پھر پستول نکال کے اس کی کمر پہ ٹکائی۔ ڈاکٹر خوف سے بالکل سیدھی کھڑی ہو گئی۔۔۔

"تم کہیں نہیں جا رہی۔۔۔ تم یہی رہو گی تب تک جب تک میں چاہوں گا

۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس بار اس کا لہجہ سخت تھا۔اس کا جسم اتنا کمزور ہو گیا تھا کہ وہ کھڑی نہیں رہ پا رہی تھی۔وہ اچانک بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

"تم ٹھیک ہو۔؟۔۔۔"

گریس کنگ نے اس کی طرف جھکتے پوچھا تھا۔ڈاکٹر اس کے قریب بیڈ پہ آ کے بیٹھی.

"میں نے کہاں نا کہ میں بالکل ٹھیک ہوں مجھے کسی ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔۔"

ڈاکٹر نے اسے دیکھنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ہیلن یک دم آٹھ کے چیخی

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔

بیڈ کی سائیڈ پر پڑا واس اٹھا کے اس کے پاؤ کے قریب پھنکا جو تیز آواز کے ساتھ بکھر کے ٹوٹ گیا۔پھر گلاس ہاتھ آیا وہ اٹھا کہ زمین پہ پھینکا۔۔۔۔۔۔

"مجھے نہیں رہنا یہاں مجھے گھر جانا ہے ے ے ے۔۔۔"

گریس کنگ اس کا پاگل پن دیکھتا غصے میں اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔وہ بھاگ کے دروازے کی طرف گئی تھی۔۔۔ باہر جانا چاہتی تھی اس قید سے رہائی چاہتی تھی جواب ناممکن ہو گئی تھی۔

"تم کہیں نہیں جاؤ گی۔۔۔۔۔۔"

دروازے کی طرف بھاگتی ہیلن کا بازو پکڑ کے واپس کھینچا۔۔۔غصے میں اس کا بازو دبوچے کھڑا تھا۔

اس کے ہاتھ کی سختی اور اس کے غصے سے ہیلن کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے ۔۔۔۔۔اسے کھینچ کے بیڈ پہ بٹھایا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو بہت کمزوری ہو گئی ہے۔۔۔۔شاید آپ نے کل سے کھانا نہیں کھایا۔۔۔ ابھی آپ کو ایک ڈرپ لگاؤ گی۔۔۔۔جس سے آپ میں پانی کی کمی پوری ہو گی۔۔۔اور آپ بہتر محسوس کریں گئیں۔۔۔۔۔"

اس کے سامنے ڈاکٹر بیٹھی اسے دیکھتے سمجھا رہی تھی۔ جبکہ گریس کنگ سامنے کھڑا اسے گھوری جا رہا تھا۔ لیکن اس نے چہرا جھکائے آنسو بہانے شروع کر دیے۔ ہیلن اتنے سخت رویئے کی عادی کبھی نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی جھولی میں رکھی ہتیلی کو دیکھتی جا رہی تھی۔۔۔ گریس کنگ نے اس کی اس حرکت کو دیکھتے کوٹ کی جیب سے پستول نکالی اور اس کی ہتیلی پر رکھی۔۔۔۔ ہیلن کو جیسے کرنٹ لگا تھا۔۔۔اپنی ہتیلی پر رکھی پستول کو دیکھ کے سامنے کھڑے گریس کنگ کو دیکھا۔۔۔۔۔ایک کی آنکھوں میں غصہ تھا تو ایک کی خوف سے بھیگی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔

"فوراََہاتھ آگے کرو۔۔۔۔۔نہیں تو جس،تتیلی کو دیکھ رہی ہو اسی،تتیلی کو گالی سے اڑا دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔"

"میں تم سے ڈرتی نہیں ہوں۔۔۔"

کھڑے ہو کے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بھادری کا مظاہرہ کیا تھا ۔۔۔۔۔مگر دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے بالکل بھی کمزور نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔چاہے وہ اس سے جیسا بھی سلوک کرے وہ ہار نہیں مانے گی۔۔۔۔۔۔

ہیلن بے خوف اس کے سامنے کھڑی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا دو قدم اور کریب ہوا۔

جہاں اسے صرف آنسو نظر آرہے تھے ان آنکھوں میں بھی وہ اپنی دہشت کا خوف دیکھنا چاہتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے اپنی پستول والا ہاتھ اس کی طرف اٹھایا اور ٹریگر دبا دیا۔۔۔۔

"بھائی ی ی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

خضر حیرانگی سے آگے آیا۔ جبکہ ڈاکٹر ڈر کے پیچھے ہو گئی۔۔۔

اس نے گولی چلادی تھی۔۔۔ جس کی توقع کسی کو نہیں تھی۔۔۔۔ ہیلن نے کانپتے پیچھے دیوار میں پیوست گولی کو دیکھا۔

"ڈاکٹر سے ڈرپ لگوا رہی ہو یا اگلی گولی تمہارے ہاتوں پر ماروں؟..."

اس نے گولی دیوار پہ ماری تھی۔ اور اس بار اس کا نشانہ اس کے ہاتھ تھے جنہیں کچھ دیر پہلے اپنی گود میں رکھے گھور رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

گریس کنگ اب اس سے زیادہ اس کے نخرے برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ اگر ضروری نا ہوتا تو اسے کب کا گالی مار چکا ہوتا۔۔۔۔

ہیلن کے آنسوؤں کی رفتار میں اضافہ ہونے لگا۔

اس بار تو مجبوراً اُس کی بات ماننی ہی تھی۔۔۔ ہیلن خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔۔اس کے آنسو ابھی بھی جاری تھے۔۔۔۔

ڈاکٹر نے اس کا ہاتھ پکڑ کے ڈرپ لگائی۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے جس کی وجہ وہ شخص تھا جو سامنے ہاتھ میں پستول لیے کھڑا تھا۔

خضر ڈاکٹر کو واپس گھر چھوڑنے چلا گیا تھا۔۔ڈاکٹر نے اس کے ڈرپ لگادی تھی ۔۔۔ ہیلن بیڈ پہ لیٹی سو چکی تھی۔۔۔

گریس کنگ اسے سوتا پا کے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

لاؤنج سے گزر کے بالکونی میں کھڑا ہو گیا۔

رات میں فیرو سٹیفانی کا جو منظر دیکھنے کو ملتا تھا وہ کسی شاندار تحفے سے کم نہیں ہوتا تھا۔

فیروسٹیفانی پر گہرے نیلے پانی کے کنارے سرخ، سیاہ اور سفید کنکریاں دور سے نظر آتی جزیرے کو اور زیادہ خوبصورت بنا رہی تھیں۔۔

عام گھروں کے درمیان سفید نیلے گرجا گھر روشنی پھیلائے لوگوں کی توجہ مبذول کر رہے تھے۔

بلو ڈولفن ہوٹل کی بالکونی سے کئی روشنیوں سے جگمگاتا فیروسٹیفانی اور سمندر تک کے شاندار نظارے نظر آ رہا تھا۔

اس نے اپنی پینٹ کی جیب سے فون نکال کے کسی کو کال کی۔۔۔ وہ کافی تھکا ہوا تھا اسے آرام کا وقت بھی نہیں ملا تھا۔

فون کان سے لگائے دس منٹ تک بات کرتا رہا تھا۔ کال کاٹ کے واپس اندر آیا ۔۔۔ کپڑے بدل کے سونے لگا تھا کہ کھلے دروازے پر نظر پڑتے اس کے شرٹ کے بٹن کھولتے ہاتھ روک گئے۔۔۔

اس نے اس کے کمرے میں جا کے دیکھا تو اس کا بیڈ خالی تھا۔ خضر جاتے وقت دروازا لاک کر کے نہیں گیا تھا اور گریس کنگ بھی فون پہ مصروف تھا۔

اسی موقے کا فائیدہ اٹھا کے ہیلن وہاں سے بھاگ گئی تھی۔۔۔

گریس کنگ جانتا تھا ہیلن کو اندازہ بھی نہیں ہے کہ اس گھر سے باہر اس کے انتظار میں کتنی مصیبتیں کھڑی ہیں۔۔۔۔

"اس لڑکی میں اتنا حوصلہ آتا کہاں سے ہے۔۔۔؟۔۔۔پوری اپنے باپ پہ گئی ہے۔۔۔۔۔"

منہ میں بڑبڑاتا اپنی پستول میں گولیاں چیک کیں اور باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گاڑی پارک کرتے باہر نکلا۔ بازو میں کوٹ لٹکائے گھر میں داخل ہوتے قدم فون کی آواز پر روکے۔ جیب سے فون نکال کے سکرین پر دیکھا۔ عائش نے حیران ہوتے فون کان سے لگایا۔

"تمہارے دوست کو اس وقت تمہاری شدت سے ضرورت ہے۔۔۔روم نمبر 102۔۔۔جاؤ وہ تمہارا انتظار کر رہا ہو گا۔۔۔"

"تم۔۔۔۔۔"

اس نے اپنی بات کہ کے فون بند کر دیا۔۔۔عائش کو اس کی بات پہ غصہ بھی آیا تھا اور اس کی بات پہ پریشان بھی ہوا۔۔۔

وہ الٹے قدم واپس مڑا اور گاڑی ہاسپٹل کی طرف بھگائی۔

ہاسپٹل میں جاکر جب فون پر بتائے گئے کمرے میں جاکر دیکھا تو سامنے بیڈ پر ایک شخص لیٹا تھا جس کا ایک ہاتھ اور پاؤں توڑ دیا تھا۔

مگر اتنا احسان کیا تھا کہ جان بخش دی تھی۔۔۔۔۔

اسے سٹریچر پر پٹیوں میں بھندے بے ہوش پڑے دیکھ غصے سے عائش کی رگیں تن گئی تھیں۔

اس نے فوراً وہاں سے باہر نکل کے فون نکال کے کسی کا نمبر ملایا۔وہ کمرے کے باہر فون ہاتھ میں لیے کھڑا تھا جب پیچھے سے ڈاکٹر نے اسے مخاطب کیا۔۔اس نے مڑ کے دیکھا۔

"ارے عائش کیسے ہو کافی دیر بعد چکر لگا یا۔۔۔"

ڈاکٹر نے بے تکلفی دکھائی تھی۔

"ہاں۔۔۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں تم سناؤ۔۔۔۔۔"

وہ اس کا سینیر رہ چکا تھا اور دونوں میں کافی اچھی جان پہچان بھی تھی۔۔۔۔

"بالکل فٹ۔۔۔۔اچھا یہ اس روم والا پیشنٹ تمہارا کچھ لگتا ہے؟"

"ہاں۔۔۔ا مممم۔۔۔دوست۔۔۔دوست ہے میرا۔۔۔کیسی حالت ہے اب۔۔۔؟"

وہ اچانک کنفیوز ہوا تھا۔

"چلو آؤ تم میرے آفس میں بات کرتے ہیں۔۔"

اس کے کہنے پر عائش اس کے ساتھ اس کے آفس ایا۔

"اس کی فیملی نہیں آئی؟"

اس نے ڈاکٹر سیٹ سمبھالتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں میں نے اطلاع دے دی ہے۔۔۔آنے والے ہوں گے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

عائش اس کے سامنے والی سیٹ پر بیٹھا۔

"یہ ہے اس کے پاؤں کا x-ray اس کا پاؤں بہت بری طرح سے ٹوٹا ہے یا یوں کہنا بہتر ہوگا کہ کسی نے بے رحمی سے پاؤں کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ہو"

ڈاکٹر x ray کی طرف اشارہ کرتے اسے صورتحال سے آگاہ کر رہا تھا مگر عائش کا دھیان اس پر نہیں تھا۔ انقریب عائش بھی ڈاکٹر بننے والا تھا اسی وجہ سے اسے نازک صورتحال کا اندازہ پہلے سے ہی تھا وہ تو کچھ اور سوچ رہی تھا۔

"عائش تم مجھے سن رہے ہو نا؟"

بغور اسے دیکھتے ہلکا سا اس کی طرف جھکتے پوچھا۔۔

"ہاں۔ں۔ں۔۔۔۔۔۔سون رہا ہوں۔۔۔۔۔"

عائش سیدھا ہوا۔

"ہاں تو پھر ہم کہاں تھے۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر نے پھر بات کرنا شروع کی۔ عائش کی نظر اس کے ٹیبل پر پڑی ایک فائیل پر لکھے نام پر ٹھر گئی۔۔۔

اس نے اچانک وہ فائیل اٹھائی اور دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

اس فائیل پر تیمور صاحب کا نام کے ساتھ تصویر بھی لگی تھی۔ان کی فائیل پر لکھی کچھ خاص معلومات پڑھتے اس کا شک یقین میں بدل گیا۔۔۔۔

"یہ فائیل۔۔۔۔۔کیا میں مل سکتا ہوں ان سے؟"

عائش نے فائیل کی طرف اشارہ کرتے اس سے پوچھا۔

"اس پیشنٹ کو تو صبح ہی ڈسچارج کر دیا تھا۔۔۔۔"

عائش کو حیران پا کے اس نے مزید کچھ نہیں کہا۔

اسے تیمور صاحب کا نام یاد تھا جبکہ چہرا ماضی کے پردوں پر دھندلا پڑ گیا تھا۔

"عائش۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ فوراً وہاں سے باہر نکلا پیچھے سے ڈاکٹر کی آواز ہوا میں گونجی۔۔۔

وہ اندھا دھند ڈرائیونگ کرتا عمل کے گھر گیا تو وہاں کا منظر کچھ یوں تھا کہ پورا گھر بکھرا ہوا تھا۔ ہو چیز ٹوٹی بکھری پڑی تھی۔۔۔۔کمرے لائنچ یہاں تک کہ دروازے کا لاک بھی ٹوٹا پڑا تھا۔۔۔۔۔

"عمل۔۔۔۔۔عمل۔ل۔ل۔ل۔۔۔۔۔۔"

اسے آوازیں دیتا پورا گھر دیکھ لیا مگر وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔۔۔

"عمل۔ل۔۔ل۔ل۔۔۔۔۔۔"

پھر واپس باہر گیا ملبورن کی گلیوں میں اسے تلاش کرنے لگا۔اس کا دل بے چین ہونے لگا تھا۔وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔۔۔۔کہیں بھی نہیں۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بلند آواز میں اس کا نام لے کر چیخا۔

"ایان۔ن۔ن۔ن۔ن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کے گرا۔۔۔۔۔

ایک بار پھر سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے عمل کو ایک بار پھر سے کھو دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com